جواہر البیان فی اسرار الارکان

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور زیارت حرمین کے

آداب اور حکمتیں

تصنیف لطیف:

امام المتکلمین مولانا المفتی نقی علی خاں قدس سرہ العزیز

والد ماجد اعلیٰحضرت مولانا الشاہ احمد رضا قادری رضی اللہ عنہ

ناشر:

مکتبہ مہریہ رضویہ

نزد جامع مسجد نور، ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ

الحمد للہ تعالےٰ یہ رسالہ جسمیں روزہ نماز حج وزکوٰۃ کا مفصل بیان اور آداب دعا و اسم اعظم و اوقات اجابت تدبیر سفر و اعمال قضائے حاجت وغیرہ مسائل نافعہ روشن بیان ہے

خصوصاً

زیارت سراپا طہارت مدینہ طیبہ علیٰ صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیۃ کا باب

تو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے سفر حج میں جسکے پاس یہ ہو اسے کسی معلم و مشیر کی ضرورت نہیں

جواہر البیان فی اسرار الارکان

تالیف لطیف و تصنیف منیف

حضرت حجۃ الخلف بقیۃ السلف افضل الافاضل فی الفضائل و الفواضل اعلم العلما اکمل الکملا
زبدۃ المدققین عمدۃ المحققین مولانا مولوی حاجی محمد نقی علی خاں صاحب بریلوی قدس اللہ
وافاض علی المسلمین برّہ

—

مکتبہ مہریہ رضویہ نزد مسجد نور ڈسکہ

marfat.com

الاھداء

کتاب مستطاب مسمی بجواہر البیان فی اسرار الارکان مصنف امام المتکلمین مولانا علامہ نقی علی خاں قدس سرہ متوفی ۱۲۹۷ھ ارکان اربعہ کے مسائل اور آداب وحکمتوں پر مشتمل جس کی اشاعت کا شرف ۱۹۷۱ء میں مولانا انوار الاسلام مالک مکتبہ حامدیہ علیہ الرحمت کو حاصل ہوا۔ اب ماہ ذی قعدہ ۱۴۱۹ھ بمطابق ماہ مارچ ۱۹۹۹ء مکتبہ مہریہ کی جانب سے اشاعت کی جا رہی ہے۔
بندہ دعاگو ہے کہ مولیٰ تعالیٰ عاجز کی اس سعی و کوشش کو قبول فرمائے۔
اور بندہ اس اشاعت کا اجر و ثواب بطور ہدیہ مولانا علامہ الحاج انوار الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح پر فتوح کو پیش کرتا ہے۔
خداوند قدوس مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

ابوالخیر محمد رفیق قادری عفی عنہ

نام کتاب	جواہر البیان فی اسرار الارکان
مصنف	امام المتکلمین مولانا نقی علی خان قدس سرہ
تعداد	۱۱۰۰
صفحات	۲۵۶
قیمت	روپے
ناشر	مکتبہ مہریہ رضویہ ڈسکہ

marfat.com

فہرست مضامین

ابواب و فصول	مضامین	صفحہ نمبر	سطر نمبر
	مختصر حالات حضرت مصنف علام قدس سرہ الملک المنام	۶	۱
	تواریخ ولادت، تواریخ وفات	۹	۱
	ابتدائیہ مشتمل بر حمد و صلوٰۃ	۱۲	۱
	مقدمہ مشتمل بر فضائل عبادت	۱۷	۷
	عبادات اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ	۱۷	۱۱
	ارشاد حضرت خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ	۱۷	۱۳
	عبادات اور حضرت محمد جریر رضی اللہ عنہ	"	۱۵
	" " حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ	"	۱۹
	" حضرت ابوبکر ابن عیاش رضی اللہ عنہ	۱۸	۲
	ارشاد حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ	"	۵
	عبادات اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ	"	۸
	ارشاد حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ	"	۱۳
	واقعہ شیطان اور عابد	"	۱۸
	روایت حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ	۱۹	۹
	واقعہ حضرت خواجہ فرید الدین عطار	۲۰	۲۰
	فضیلت عباد اور عبادت کے پچاس فوائد	۲۱	۵
باب اول فصل اول	**فضائل و فوائد نماز**	۲۹	۱۳

ابواب و فصول	مضامین	صفحہ نمبر	سطر نمبر
	وضو کا نور	۳۱	۲
	واقعہ امیرزادی اور سانپ	۳۲	۱۵
فصل دوم	**شرائط نماز**	۳۶	۱
	طہارت و ستر عورت و نیت	"	۳، ۱۷
	نقص عبادت کے چار وجوہ	۴۰	۵
	وقت و استقبال قبلہ	"	۲۱
	توجہ کے دو مرتبے	۴۳	۱، ۲۰
	پہلا مرتبہ کانک تراہ	۴۴	۶
	دوسرا مرتبہ فانہ یراک	"	۷
فصل سوم	**صفت نماز**	۴۵	۱۷
	توجہ	۴۹	۱۸
	تکبیر تحریمہ	۵۱	۸
	قیام	۵۲	۶
	تعوذ	"	۱۵
	تسمیہ	۵۳	۲۰
	فاتحہ	۵۴	۷
	ضم سورہ	"	۱۵
	رکوع	۵۰	۷
	قومہ	"	۱۱

marfat.com

ابواب و فصول	مضامین	صفحہ نمبر	سطر نمبر
	دعا بوقت دخولِ حرم	۱۶۶	۱۲
	دعا بوقتِ دخول باب السلام	"	۲۱
	طواف	۱۶۸	۱۷
	رمل	۱۶۹	۱۱
	رکن عراقی	"	۱۹
	میزاب رحمت	"	۲۱
	رکن شامی	۱۷۰	۳
	رکن یمانی	۱۷۰	۵
	ملتزم	۱۷۱	۷
	باب الصفا	۱۷۲	۹
	میلین اخضرین	۱۷۳	۱۴
	نقشہ متبرکہ کعبہ شریف	۱۷۵	۰
	تنبیہات	۱۷۶	۱
	ساتویں تاریخ	۱۷۷	۵
	آٹھویں تاریخ	"	۶
	منیٰ	"	۱۰
	شبِ عرفہ	"	۱۴
	جبل رحمت	۱۷۸	۱۵
	عرفات	"	۱۶
	وقوف	۱۸۰	۱۰
	فائدہ جلیلہ	۱۸۳	۹

ابواب و فصول	مضامین	صفحہ نمبر	سطر نمبر
	حدیث اوّل	۱۸۴	۱۷
	حدیث ثانی و ثالث	۱۸۵	۲
	" رابعہ	۱۸۶	۷
	ادب واجب الحفظ	۱۸۶	۱۹
	مزدلفہ، مشعر الحرام	۱۸۷	۱۱، ۱۸
	وادی محسر، جمرۃ العقبیٰ۔ قربانی	۱۸۸	۳ تا ۱۵
	طواف الزیارۃ	۱۸۹	۱۵
	جمرۂ وسطیٰ	۱۹۰	۹
	وادی محصب	"	۱۵
	طوافِ وداع	"	۱۶
باب پنجم	اسرارِ حج	۱۹۳	۱۹
	زیارتِ سراپا طہارت	۲۰۷	۳
فصل اوّل	فضائلِ زیارت سراپا طہارت	۲۰۸	۸
	حدیث اوّل تا ثامن عشر	۲۱۰	۲
	فائدہ	۲۲۱	۱۵
فصل دوم	آداب زیارت سراپا طہارت	۲۲۲	۱۲
	ابیات	۲۳۸	۱۶
	"	۲۴۰	۱۰
	"	۲۴۱	۱۰
	رباعی۔ نقل	۲۴۲، ۲۴۳	۱۰، ۹
	تمت	۲۵۱	۱۷

marfat.com

ابواب و فصول	مضامین	صفحہ نمبر	سطر نمبر
	سجدہ اولیٰ	۵۹	۱
	جلسہ	"	۳
	سجدۂ ثانیہ	"	۸
	رکعتِ اُخریٰ	"	۱۶
	تشہد	۶۰	۱
	دعا و سلام	۶۱	۱۸
فصل چہارم	امورِ متفرقہ کا بیان	۶۲	۱
	لطیفہ	۶۳	۱
	لطیفہ	"	۱۱
	فائدہ	۶۵	۱۰
	لطیفہ	"	۱۴
	حکمت	"	۱۹
	حکمت	۶۷	۵
	فائدہ	"	۸
	چار نکتے	[illegible]	۹
			۲
	جماعت میں چار فائدے	۷۰	۴
	لطیفہ	۷۱	۱۹
	لطیفہ	۷۲	۱۲
باب دوم	روزہ کا بیان	۰	۱۴

ابواب و فصول	مضامین	صفحہ نمبر	سطر نمبر
	فائدۂ جلیلہ لطیفۂ جمیلہ	۸۳	۱۳
فصل	فضائلِ ماہِ رمضان	۸۸	۸
	تتمہ	۹۴	۱۲
باب سوم	زکوٰۃ کا بیان	۱۰۳	۱
	ادائیگی زکوٰۃ کے فوائد	۱۰۸	۱۵
فصل اول	حصولِ حقیقتِ روحِ زکوٰۃ	۱۱۲	۲۰
	زکوٰۃ کے مستحق پانچ گروہ	۱۱۷	۱۳
فصل دوم	زکوٰۃ لینے والا سات باتوں کی رعایت کرے۔	۱۱۹	۱
فصل سوم	صدقہ	۱۲۲	۹
باب چہارم	حج کا بیان	۱۳۵	۱
فصل اول	وللّٰہِ علی الناسِ حج البیت	"	۵
فصل دوم	فضائل حج و عمرہ و تارکین حج کی مذمت میں	۱۲۸	۹
	حکایت	۱۴۱	۲
	"	۰	۱۸
	"	۱۴۲	۱۴
	"	۱۴۳	۲
فصل سوم	مقدماتِ حج میں اور آدابِ سفر	"	۹
فصل چہارم	ترتیب اعمال	۱۶۵	۱
	میقات برائے اہل ہند یلملم	"	۳

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا المحمدی السنی الحنفی
القادری البرکاتی البریلوی غفرلہ اللہ وحقق امله آمین

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم

مختصر حالاتِ حضرت مصنّف علّام قدس سرہ الملک المنعام

وہ جناب فضائل مآب تاج العلماء راس الفضلا حامی سنت ماحی بدعت بقیۃ السلف حجت الخلف رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہُ و فی اعلیٰ غرف الجنان براہ سلخ جمادی الآخرہ یا غرۂ رجب ۱۲۴۶ھ بارہ سو چھیالیس ہجریہ قدسیہ کو رونق افزائے دار دنیا ہوئے اپنے والد ماجد حضرت مولائے اعظم جرعظیم فضائل پناہ عارف باللہ صاحب کمالات باہرہ و کرامات ظاہرہ حضرت مولانا مولوی **محمد رضا علی خاں** صاحب رَوَّحَ اللّٰہُ رُوْحَہٗ وَ نَوَّرَ ضَرِیْحَہٗ سے اکتساب علوم فرمایا بحمد اللہ منصب شریف علم کا پایہ ذروۂ علیا کو پہنچایا عہ

راست میگویم و یزداں نہ پسند د جز راست

کہ جو دقت انظار و حدت افکار و فہم صائب و رائے ثاقب حضرت حق جل و علیٰ نے انہیں عطا فرمائی ان دیار و امصار میں اس کی نظیر نظر نہ آئی فراست صادقہ کی یہ حالت تھی کہ جس معاملہ میں جو کچھ فرمایا وہی ظہور میں آیا۔ عقل معاش و معاد دونوں کا بر وجہ کمال اجتماع بہت کم سنا یہاں آنکھوں دیکھا علاوہ بریں سخاوت و شجاعت و علو ہمت و کرم و مروت و صدقات خفیہ

عہ سچ کہتا ہوں اور اللہ تعالےٰ سچ ہی پسند کرتا ہے۔ ۱۲

عہ یہ وہ دریا نہیں جو تحریر کے کوزے میں آجائے۔ ۱۲

marfat.com

ومبرات جلیلہ و بلندی اقبال و دبدبۂ و جلال و موالات فقراء امر دینی میں عدم مبالات باغنیاء حکام سے عزلت رزق موروث پر قناعت و غیر ذلک فضائل جلیلہ و خصائل جمیلہ کا حال وہی کچھ جانتا ہے جس نے اس جناب کی برکت صحبت سے شرف پایا ہے ؎

ایں نہ بحریست کہ در کوزۂ تحریر آید

مگر سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اس ذات گرامی صفات کو خالق عز وجل نے حضرت سلطان رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ کی غلامی و خدمت اور حضور اقدس کے اعدا پر غلظت و شدت کے لیے بنایا تھا بحمد اللہ ان کے بازوئے ہمت و طنطنۂ صولت نے اس شہر کو فتنۂ مخالفین سے یکسر پاک کر دیا کوئی اتنا نہ رہا کہ سر اٹھائے یا آنکھ ملائے یہاں تک کہ ۲۶ شعبان ۱۲۹۳ھ ہجری کو مناظرۂ دینی کا عام اعلان مسمے بنام تاریخی اصلاح ذات بین ۱۲۹۳ طبع کرایا اور سوا مہر سکوت یا عار فرار و غوغائے جہال و عجز و اضطرار کے کچھ جواب نہ پایا فتنۂ ششم مثل کا شعلہ کہ مدت سے سر بفلک کشیدہ تھا اور تمام اقطار ہند میں اہل علم اس کے اطفا پر عرق ریز و گرویدہ اس جناب کی اونے توجہ میں بحمد اللہ سارے ہندوستان سے ایسا فرو ہوا کہ جب سے کان ٹھنڈے ہیں اہل فتنہ کا بازار سرد ہے خود اس کے نام سے جلتے ہیں مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی یہ خدمت روز ازل سے اس جناب کے لیے ودیعت تھی جس کی قدرے تفصیل رسالہ تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال ۱۲۹۱ میں مطبوع ہوئی ہے

وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

تصانیف شریفہ اس جناب کی سب علوم دین میں ہیں نافع مسلمین و دافع مفسدین والحمد للہ رب العلمین۔ از انجملہ اَلْكَلَامُ الْاَوْضَحُ فِیْ تَفْسِیْرِ سُوْرَةِ اَلَمْ نَشْرَحْ کہ مجلد کبیر ہے

marfat.com

علوم کثیرہ پر مشتمل رسیلۃ النجاۃ جس کا موضوع ذکر حالات سید کائنات ہے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلد وسیط سرور القلوب فی ذکر المحبوب کہ مطبع نولکشور میں چھپی اور یہ کتاب مستطاب جواہر البیان فی اسرار الارکان جس کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے ؎

ذوق ایں می نشناسی بخدا تا نہ چشی

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے صرف اس کے ڈھائی صفحوں کی شرح میں ایک رسالہ مسمی بہ زواہر الجنان من جواہر البیان ملقب بنام تاریخی سلطنۃ المصطفٰے فی ملکوت کل الورٰی تالیف کیا اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد جس میں وہ قواعد ایضاح و اثبات فرمائے جن کے بعد نہیں مگر سنت کو قوت اور بدعت نجدیہ کو موت حضرت ہدایۃ البریہ الی الشریعۃ الاحمدیہ کہ دس فرقوں کا رد ہے یہ کتابیں مطبع صبح صادق سیتاپور میں منطبع ہوئیں اذاقۃ الاثام لمانعی عمل المولد والقیام کہ اپنی شان میں اپنا نظیر نہیں رکھتی اور انشاء اللہ العزیز عنقریب شائع ہو گی فضل العلم والعلما ایک مختصر رسالہ کہ بریلی میں طبع ہوا ازالۃ الاوہام رد نجدیہ تزکیۃ الایقان رد تقویۃ الایمان کہ یہ عشرۂ کاملہ زمانۂ حضرت مصنف قدس سرہ میں تبییض پا چکا الکواکب الزہرا فی فضائل العلم و اداب العلماء جس کی تخریج احادیث میں فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے رسالۂ النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب لکھا الروایۃ الرویۃ فی الاخلاق النبویہ التقادۃ التقویہ فی الخصائص النبویہ ؛ لمعۃ النبراس فی آداب الاکل واللباس ؛ الکلم فی تحقیق مسائل التزین ؛ احسن الوعاء لآداب الدعاء ؛ خیر المخاطبہ فی المحاسبۃ والمراقبۃ ؛ ہدایۃ المشتاق الے

ہے اس شراب طہور کی لذت بخدا چکھے بغیر تو نہیں جان سکتا۔ ۱۲

ہے پہلی بار مطبع اہلسنت میں طبع ہوئی اور شائع ہو چکی مدت سے ایک نسخہ بھی باقی نہ رہا اب انشاء اللہ دوبارہ طبع ہو کر شائع ہوگی۔ ۱۲

marfat.com

سیر الانفس والآفاق ۔ ۱۹ ارشاد الاحباب الی آداب الاحتساب ۔ ۲۰ اجل الفکر فی مباحث الذکر ۔ ۲۱ عین المشاہدہ لحسن المجاہدہ ۔ ۲۲ تشوق الاواہ الی طرق محبۃ اللہ ۔ ۲۳ نہایۃ السعادہ فی تحقیق الہمۃ والارادہ ۔ ۲۴ اقوی الذریعہ الی تحقیق الطریقہ والشریعہ ۔ ۲۵ ترویج الارواح فی تفسیر سورۃ الانشراح ۔ ان پندرہ رسائل مابین وجیز و وسیط کے مسودات موجود ہیں جن کی تبییض کی فرصت حضرت مصنف قدس سرہ نے نہ پائی فقیر عفراللہ تعالیٰ لہ کا قصد ہے کہ انہیں صاف کر کے ایک مجلد میں طبع کرائے انشاء اللہ سبحانہ و تعالیٰ ع

کہ حلوا[1] بہ تنہا نبایست خورد ۔

ان کے سوا اور تصانیف شریفہ کے مسودے بستوں میں ملتے ہیں مگر منتشر جن کے اجزا اول آخر یا وسط سے گم ہیں ان کے بارہ میں حسرت و مجبوری ہے ۔ غرض عمر اس جناب کے ترویج دین و ہدایت مسلمین و نکات اعداد حمایت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گزری جَزَاہُ اللہُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرَ جَزَاءٍ آمین پنجم جمادی الاولیٰ ۱۲۹۴ھ کو مارہرہ مطہرہ میں دست حق پرست حضرت آقائے نعمت دریائے رحمت سید الواصلین سند الکاملین قطب اوانہ و امام زمانہ حضور پر نور سیدنا و مرشدنا مولانا و ماوٰنا ذخرتی لیومی و غدی حضرت سیدنا سید شاہ آل رسول احمدی تاجدار مسند مارہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہُ وَافاض علینا مِنْ بَرَکَاتِہٖ وَنَعْمَاءُہٗ پر شرف بیعت حاصل فرمایا حضور پیر و مرشد برحق نے مثال خلافت و اجازت جمیع سلاسل و سند حدیث عطا فرمائی یہ غلام ناکارہ بھی اسی جلسہ میں اس جناب کے طفیل ان برکات سے شرفیاب ہوا

---

[1] حلوا تنہا نہیں کھانا چاہیئے ۔ ۱۲

[2] رواہ البخاری والترمذی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ ۱۲

والحمد للہ رب العالمین چھبیس شوال ۱۲۹۵ھ ہجری کو باوجود شدت علالت وقوت
ضعف خود حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے خاص طور پر بلاتے
ہے کہ من رآنی فی المنام فقد رآنی عزم زیارت وحج مصمم فرمایا یہ غلام اور چند
احباب وخدام ہمراہ رکاب تھے ہر چند احباب نے عرض کی کہ علالت کی یہ حالت
ہے آئندہ سال پر ملتوی فرمایئے ارشاد کیا کہ مدینہ طیبہ کے قصد سے قدم دروازہ
سے باہر رکھوں پھر چاہے روح اسی وقت پرواز کر جائے دیکھنے والے جانتے
ہیں کہ تمام مشاہد میں تندرستوں سے کسی بات میں کمی نہ فرمائی بلکہ وہ مرض ہی
خود نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ایک آبخورہ میں دوا عطا فرمانے سے کہ
من رآنی فقد رای الحق حدیث نہ رہا وہاں حضرت اجل العلما اکمل الفضلا حضرت
مولانا سید احمد زین دحلان شیخ الحرم وغیرہ علمائے مکہ معظمہ سے مکرر سند حدیث
حاصل فرمائی سلخ ذی القعدہ روز پنجشنبہ وقت نماز ظہر ۱۲۹۷ھ ہجریہ قدسیہ کو اکاون برس
پانچ مہینے کی عمر میں بعارضہ اسہال دموی شہادت پاکر شب جمعہ اپنے حضرت
والد ماجد قدس سرہ کے کنار میں جگہ پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ روز
وصال نماز صبح پڑھ لی تھی اور ہنوز وقت ظہر باقی تھا کہ انتقال فرمایا نزع
میں سب حاضرین نے دیکھا کہ آنکھیں بند کیے متواتر سلام فرماتے تھے جب چند
انفاس باقی رہے ہاتھوں کو اعضائے وضو پر یوں پھیرا گویا وضو فرماتے ہیں
یہاں تک کہ استنشاق بھی فرمایا سبحان اللہ وہ اپنے طور پر حالت بیہوشی میں
نماز ظہر بھی ادا فرما گئے جس وقت روح پر فتوح نے جدائی فرمائی فقیر
سرہانے حاضر تھا واللہ العظیم ایک نور ملیح علانیہ نظر آیا کہ سینہ سے اٹھ کر
برق تابندہ کی طرح چہرہ پر چمکا اور جس طرح لمعان خورشید آئینہ میں جنبش کرتا
ہے یہ حالت ہو کر غائب ہو گیا اس کے ساتھ ہی روح بدن میں نہ تھی۔

marfat.com

پہلا کلمہ کہ زبان فیض ترجمان سے نکلا لفظ اللہ تھا وبس اور اخیر تحریر کہ دست مبارک سے ہوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم تھی کہ انتقال سے دو روز پہلے ایک کاغذ پر لکھی تھی بعدہ فقیر نے حضور پیر و مرشد برحق رضی اللہ عنہ کو رویا میں دیکھا کہ حضرت والد قدس سرہ الماجد کے مرقد پر تشریف لائے غلام نے عرض کی حضور یہاں کہاں آؤ لفظاً ھذا معناہٗ فرمایا آج سے یا فرمایا اب سے ہم یہیں رہا کریں گے رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ ؎

ذھب الذین یعاش فی اکنافھم — وبقیت فی ناس کجلد الاجرب

لیلھن دعاء الناس ولیفرح الجھل — فبعدک لا یرجو البقاء من لہ عقل

اللھم ارحمھما وارض عنھما واکرم نزلھما وافض علینا من برکاتھما آمین برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولینا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین

فقیر غفرلہ نے چند سجع اس جناب کی تواریخ ولادت باسعادت و وصال مآل میں ملہم غیب سے پائے جن میں التزام ہے کہ باوجود انتظام سجع ہر فقرہ میں ایک مستقل جملہ ہو جو کسی طرف تعلق عطف بھی نہ رکھتا ہو جس کے سبب جو پارہ چاہیئے تنہا محل تاریخ میں سنایئے کہ تعداد مراد کا نتیجہ حاصل یہی ہے ساتھ یہ اہتمام بھی رہا کہ تکمیل عدد کو لفظ حشو نہ بڑھا بعض مادے یہاں صفحہ قرطاس پر جلوہ فزا

marfat.com

تواریخ ولادت

۱۲۴۶ — ۱۲۴۶ — ۱۲۴۶

جار ولی نقی الثیاب علی الشان ۔ رضی الاحوال بہی المکان ۔ ہو اجل محققی الافاضل ۔

۱۲۴۶ — ۱۲۴۶ — ۱۲۴۶

شہاب المدققین الاماثل ۔ قمر فی برج الشرف ۔ بری من الخسوف والکلف ۔

۱۲۴۶ — ۱۲۴۶

افضل سباق العلماء ۔ اقدم حذاق الکرما

تواریخ وفات

۱۲۹۷ — ۱۲۹۷ — ۱۲۹۷

کان نہایۃ جمع العظما ۔ خاتم اجلہ الفقہا ۔ امین اللہ فی الارض ابدا ۔

۱۲۹۷ — ۱۲۹۷ — ۱۲۹۷

ان فقدنا فلک کلمۃ بہا یہتدی ۔ ان موتہ العالم موتۃ العالم ۔ وفاۃ عالم الاسلام ثلمۃ فی جمع الانام ۔

۱۲۹۷ — ۱۲۹۷ — ۱۲۹۷ — ۱۲۹۷

ظل فی باب العباد لا یسد الی یوم القیام ۔ یا غفور ۔ کمل لہ ثوابک یوم النشور ۔ منحہ جنات المتقین

۱۲۹۷

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد و الہ واہلہ اجمعین

---

۱ فیہا اشارة الی اسمہ قدس سرہ ۱۲ ۲ الثیاب الاعمال قال تعالیٰ وثیابک فطہر ۱۲ ۳ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم العالم امین اللہ فی الارض اخرجہ الامام ابو عمر فی کتاب العلم ۱۲ ۴ فیہ اثبات لدعوی الابدیۃ ۱۲ ۵ فی الخبر موت العالم ثلمۃ فی الاسلام لا تسد الی یوم القیمۃ او کما ورد واللہ تعالیٰ اعلم

marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حمد بیحد اس قادر مطلق کو شایان جس نے تمام ممکنات عالم تشریف وجود سے مشرف فرمائے اور چھ دن میں ساتوں زمین و آسمان بنائے عجائب حکمت و غرائب صنعت اس کے ادراک عقول سے باہر اور احاطۂ وہم و فہم سے برتر ہے

چناں آفریدی زمین و زمان ہماں گردش انجم و آسماں
کہ چندانکہ اندیشہ گردد بلند سر خود بروں نا ورد زیں کمند

ہر مصنوع صنعت صانع باکمال پر بلسانِ حال شاہد ہے زمین کو دیکھ تمام عمر چلے اس کی سیر نہ کر سکے آسمان سے مینہ اتارا اس سے ہر قسم کے غلّے اور رنگ رنگ کے پھول اور شگوفے پیدا کیے دریا کو دیکھ زمین کو محیط ہے اور جس قدر زمین سے زیادہ اور لطیف ہے اسی قدر عجائب اس کی عجائب زمین سے نفیس اپنی پیدائش میں تامل کر کیسے کیسے نقش بدیع ایک قطرۂ آب پر کھینچے اور کس کس طرح کی قوتیں تیرے ظاہر و باطن میں ودیعت رکھیں ہے

ہر آنچہ آفرید او باسباب نیست بدریا فتن عقل را تاب نیست
خرد دانش آموز تعلیم اوست دل از داغداران تسلیم اوست
پر از حکمت و حکم او شد جہاں بحکم آشکارا بحکمت نہاں
طلباشیر صبح و غباشیر شام ہے چراغان و خورشید و ماہ تمام

marfat.com

ہمہ نور از فیض نور دیند　　لیالی بعالم ستورِ دیند

قریب ترین مخلوقات آدمی سے ہستی اس کی ہے انا کہتا ہے اور نہیں جانتا حقیقت میری کیا ہے ؎

تنت زندہ بجان و جاں نہانی　　تو از جاں زندہ و جاں راندانی

دانایان عالم اس کی حکمت کاملہ میں حیران اور تمام جہان شوق وطلب میں سرگرداں ہر طرف اس کے کشتے پڑے ہیں اور ہر گوشہ میں اس کے سوختہ جل رہے ہیں، یہود و نصاریٰ اکنشت و کلیسا اور ہنود و مجوس بتخانے اور آتشکدے میں اسی کو ڈھونڈتے ہیں مگر عین طلب میں راہ گم کرتے ہیں. مسلمان مسجد و خانقاہ میں اسی کا دم بھرتے ہیں اور اس کے فضل سے مطلب کو پہنچتے ہیں نسیم کس کی تلاش میں کو بکو دواں ہیں اور دریا کس کی طلب میں بے سرو پا رواں پھول نے کس کے شوق میں گریباں چاک کیا اور بلبل نے کس کی یاد میں آہ دردناک ایک عالم اس کے شوق و محبت میں مشغوف ہے اور زمین و آسمان اور جو ان میں ہے اس کی تسبیح و تحمید میں مصروف ہے ؎

نگہ کن ذرہ ذرہ گشتہ پویاں　　بگوشش نکتہ توحید گویاں

اَلَم تَرَ اَنَّ اللہَ یُسَبِّحُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ خدا کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور پرند صفت باندھے ؎

مرغان چمن بہر صباحی　　خوانند ترا باصطلاحی

ہمہ نقش ایں گنبد زرنگار　　گواہند بر صنع پروردگار!

اگر گوہر آمد و گرچہ خسے است　　برون و درونش حکایت بسے است

تو گر گفت ایشاں ندانی خموش　　کہ گفتند لیکن نداری تو گوش

نسیم لطف اس وقت گزرتی ہے ایک ساعت میں ناقص کو کامل کرتی ہے اور دریائے

marfat.com

رحمت اس کا جیب جوش مارتا ہے ہزاران ہزار دفتر معصیت ایک قطرے سے دھوتا ہے یکایک رسول قبول یہ مژدہ جانفزا سناتا ہے یُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِي مَعَكَ کلامٌ حبیب نجار ایک بت تراش تھے سعادت ازلی نے دستگیری فرمائی قوم انھیں قتل کرتی اور وہ کہتے يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ط جادوگر فرعون کے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مقابلہ کو آئے ایک جھلک زرہ توحید کی نظر آئی بے اختیار پکار اُٹھے اَللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى فرعون کہتا ہے تمہیں سولی دونگا اور ہاتھ پاؤں کاٹوں گا جواب دیتے لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ٥ کچھ نقصان نہیں ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں یہ سولی نہیں وسیلہ حصول مطلوب اور نردبان بام محبوب ہے عمر فاروق رضی اللہ عنہ جس زمانے میں بت پوجتے اس کے علم میں امیر المومنین تھے اور فضیل بن عیاض رحمہ اللہ راہ مارتے اور اس کے نزدیک رہبر اہل دین جسے اپنا کرتے ہیں ایک جذبہ غیبی سے وہاں کھینچ لیتے ہیں کہ دوسرے ہزار برس کی مشقت و ریاضت سے نہیں پہنچتے جَذْبَةٌ مِّنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تُوَازِي عَمَلَ الثَّقَلَيْنِ عابدین ہفتاد سالہ حیران رہ جاتے ہیں کیا تھا کیا ہو گیا کہاں تھا کہاں پہنچا کبریائی اور عزت اس کے جواب دیتی ہے۔ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ٥ مالک مختار ہے جسے چاہے نوازے کسی کی کیا مجال کہ اس کے کام میں دخل دے اور جسے رد کرتے ہیں ستر برس ایک گھاٹی میں بھٹکتا ہے اگر وہ بدنصیب اپنی نامرادی پر کسی وقت تاسف کرتا ہے الٰہی سب تیرے بندے ہیں اور وں کو راہ دکھاتا ہے اور مجھے محروم رکھتا ہے سراپردہ ہیبت سے ندا ہوتی ہے خبردار ہوشیار ادب ہاتھ سے نہ دے يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ٥ مالک حقیقی اپنے ملک میں جس طرح چاہے تصرف کرے فضول کی کیا حقیقت جو دم مارے ہزاروں طالبوں کی [illegible] کی غیوری سے برباد ہے اور لاکھوں دل سوختہ دریائے لاابالی میں غرق زعاف و عالم ندلے

marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ سے اپنے کام میں حیران اور پیغمبر و صدیق اس کی بے نیازی سے خائف و ترساں برقِ غضب اس کی ہزار برس کی طاعت و ریاضت جلاکر خاک بناتی ہے معلمِ ملکوت کو ایک آن میں شیطان و ملعون کرتا ہے اور بلعم باعور کو لمحہ میں مردود و مقہور تو کیا چیز ہے کہ اس کے کام میں دخل دے جب نظر عنایت خاک پر ہوئی ملائکہ نے مدت سے تسبیح و تقدیس میں مشغول اور طہارت و عصمت کے ساتھ موصوف تھے عرض کیا الٰہی ہم تیری عبادت میں مشغول ہیں باوجود ہمارے یہ مایہ فساد و خونریزی کب لیاقت خلافت رکھتی ہے ارشاد ہوا اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ۝ تحقیق میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ؎

ہست ما را ز عالمِ پاک ۔۔۔ رازہائے نہفتہ در دلِ خاک

جب مقربانِ حضرت بال عصمت و طہارت ایک مخلوق الٰہی کی خوبی و بزرگی سے واقف نہ ہوئے اور بہزار عجز و نیاز اپنی نادانی کا اعتراف کیا سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۝ اس مشت خاک بے بضاعت محمد نقی علی عفی محمدی قادری بریلوی کی حقیقت کہ بایں لوث معصیت حمد و ثنا اس کی بجا لاوے یا نعت اس کے حبیب والا مقام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لکھ سکے ؎

وصفِ خلقِ کسے کہ قرآن ست ۔۔۔ خلق را وصفِ او چہ امکان ست

خدایا در فضل بکشادۂ! ۔۔۔ کزلیاں رسولے فرستادۂ

تو والی من او راسیارم ستود ۔۔۔ پس از من بجانش تو برخوانِ درود

درودے چو باد صبا مشکبار ۔۔۔ درودے چو مہر سما نور دار

درودیکہ چوں پائے بر لب نہد ۔۔۔ دلِ مردہ را جانِ تازہ دہد!

صلے اللّٰہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین۔ مَا اَسْتَنَارَ الْقَمَرَانِ وَ اَسْتَدَارَ الْمَلَوَانِ

اَلْمَلَوَانِ ناچار تحریر مطلب میں مشغول ہوتا ہے کہ فرائض اربعہ یعنی نماز و زکوٰۃ و

حج و روزہ افضل اعمال و ارکان دین متین ہیں جس قدر تاکید اور تارک پر وعید ان کے باب میں وارد دوسری عبادت کی نسبت نہیں لہٰذا فقیر یہ مختصر مسمے بہ رسالہ جواہر البیان فی اسرار الارکان ان کے بیان میں تالیف اور ہر ایک کے لیے ایک باب جداگانہ اور مطلق عبادت کے بیان میں ایک مقدمہ وضع کرتا اور ناظرین سے دعائے مغفرت کی امید رکھتا ہے وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ لِلسَّدَادِ وَمِنْہُ الْھِدَایَۃُ وَالرَّشَادُ اِنَّہٗ ملکٌ کریمٌ جوّادٌ۔

مقدمہ بیان عبادت میں

عبادت حاصل زیست ہے اور سرمایۂ نجات ثمرۂ علم و فائدہ حیات وسیلۂ جنت و کیمیائے سعادت طریق اولیاء و بضاعت اتقیا مقصد سالکان و حرفت مردان نتیجۂ نظام عالم و غایت آفرینش جن و آدم مقبول ابرار و مقربین محبوب انبیاء و مرسلین بزرگان دین شب و روز عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے ابو دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مجھے زندگی تین چیز کے لیے مفید ہے۔ سجدۂ دراز سلتوں میں اور شدت تشنگی روزوں میں اور صحبت ان لوگوں سے جن کی باتیں پسندیدہ ہوں خواجہ جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں سری سقطی کی عمر اٹھانوے برس کی ہوئی کسی نے بجز وقت مرگ لیٹے نہ دیکھا۔ محمد جریری ایک سال مکہ میں رہے نہ سوئے نہ پیٹھ سیدھی کی نہ پاؤں پھیلائے اویس قرنیؓ ایک رات رکوع اور دوسرے سجدہ میں تمام کرتے ربیع کہتے ہیں میں نے انھیں نماز صبح میں پایا جب فارغ ہوئے دل میں کہا وظیفہ پڑھ لیں تو باتیں کروں ظہر تک اسی حال پر بیٹھے رہے پھر ظہر پڑھی اور عصر تک اور عصر سے مغرب اور مغرب سے عشاء اور عشاء سے صبح تک نماز و وظیفہ میں مشغول رہے

marfat.com

ایک ساعت آنکھ لگی چونک اُٹھے اور کہا الٰہی میں چشم بسیار خواب و شکم بسیار خوار سے پناہ مانگتا ہوں ابوبکر بن عیاش چالیس برس نہ لیٹے آنکھ میں پانی آگیا تین برس اہل و عیال سے چھپایا ہر روز تیس ہزار بار سورۂ اخلاص اور پانچ سو رکعت پڑھتے اور دن میں کئی ختم کرتے اور فرماتے جو تمام عمر آخرت کے لیے عبادت کرے، تھوڑی ہے کہ آخرت نہایت نہیں رکھتی سفیان ثوری کہتے ہیں کہ ایک رات میں رابعہ بصریہ کے پاس گیا اور ہم دونوں رات بھر نماز میں مشغول رہے صبح کو ان سے کہا شکر اس توفیق کا کیا ادا کیا جائے کہا شکر اس کا یہ ہے کہ دن کو روزہ رکھا جائے بعض تابعین عصر کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے امام اعظم ابو حنیفہ کوفی نے چالیس برس صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی۔ ہر شب دو رکعت میں قرآن ختم کرتے شب و روز میں کسی وقت نہ سوتے صرف عصر و مغرب کے درمیان دیوار مسجد سے تکیہ لگا کر قدرے آرام لیتے خود حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ دن کو روزہ رکھتے اور رات قیام میں بسر فرماتے یہاں تک کہ پائے مبارک پر ورم آگیا، سلطان الاصفیا حضرت نظام الدین محبوب الٰہی فرماتے ہیں شوخ چشم مشائخ عظام کہلاتے ہیں اور مشائخ میں سوا عظام کے کچھ باقی نہیں رہتا اے عزیز ہر چند کار مقدور مقسوم ہے مگر جسے نوازنا چاہتے ہیں" لسے محنت و ریاضت میں مصروف اور جسے رد کرتے ہیں عیش و عشرت میں مشغول رکھتے ہیں ؎

تا بردہ رنج گنج میسر نمی شود　　　مزد آں گرفت جان برادر کہ کار کرد

شیطان نے ایک عابد کو بہکایا تو رات دن اللہ اللہ کرتا ہے کبھی اس طرف سے بھی جواب آتا ہے غیب سے خطاب ہوتا ہے تیرا اللہ اللہ کہنا ہی ہمارا جواب ہے اور تیرا سوز دل ہمارا ایلچی اے عزیز اگرچہ ازل میں فرما دیا فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَ فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ اور سعادت و شقاوت پہلے پیدائش سے لکھ دی السَّعِیْدُ مَنْ

marfat.com

سَعِدَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَالشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ مگر علامت سعادت و شقاوت کی اس وقت ظاہر ہے جسے ہلاک کیا چاہتے ہیں اس کے دل میں یہ بات ڈالتے ہیں جو لکھا ہے ہوگا جہد و مشقت و عبادت و ریاضت سے کیا حاصل جس کی موت بحکم ازل آجاتی ہے اس کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس وقت مرنا مقدر ہے کبھی نہ بچوں گا پھر کھانے پینے سے کیا فائدہ اور جس کی زندگی منظور ہوتی ہے اسے کھانے پینے اور تجارت اور زراعت کی طرف راغب کرتے ہیں اسی طرح اگر تجھے عبادت و ریاضت کی توفیق دیں علامت تیری نجات و سعادت کی ہے اور جو بطالت و غفلت میں مبتلا کریں یقین جان کہ تیری تقدیر میں خرابی لکھی ہے۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں ایک بار جب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور دست اقدس میں ایک چھڑی تھی کہ اس سے زمین کریدتے یعنی ایک تفکر قلب انور پر طاری تھا کہ سر والا اٹھایا اور ارشاد فرمایا کوئی جان ایسی نہیں جس کا گھر پہلے سے نہ معلوم ہو چکا ہو کہ جنت میں ہے یا دوزخ میں صحابہ نے عرض کیا فَلِمَ نَعْمَلُ اَفَلَا نَتَّکِلُ پھر ہم عمل کیوں کریں کیا تکیہ نہ کر بیٹھیں یعنی جو مقدر میں ہے وہ ہوگا۔ ہمارے عمل سے کیا ہوتا ہے۔ ارشاد ہوا اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک کو وہی سامان مہیا کر دیا جاتا ہے جس کے لیے پیدا ہوا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی o وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی o فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی o وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی o وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی o فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی o اے عزیز دنیا مزرع آخرت ہے جیسا عمل کرے گا ویسا پاویگا

؎ گندم از گندم بروید جو ز جو ‎ ‎ ‎ ‎ از مکافاتِ عمل غافل مشو

لہو و لعب میں عمر عزیز برباد کرنا اور عیش آخرت کی امید رکھنا یا گناہ کرنا اور نجات کا متوقع ہونا حماقت نہیں تو کیا ہے۔ رباعی

marfat.com

اے دل بہوس بر سر کائے نرسی		تا غم نخوری بغمگسارے نرسی
تا سودہ نگردی چو حنا در تہ سنگ		ہرگز بکفِ پائے نگارے نرسی

اگرچہ کوئی عمل بے عنایت و رحمت الٰہی کام نہیں آتا مگر عنایت و رحمت اسی پر ہوتی ہے جو نیک عمل کرتا ہے وہ خود فرماتا ہے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ہ جو آج دوزخ کی طرف چلتا ہے دوزخ سے قریب اور بہشت سے دور ہوتا جاتا ہے کل اگر بہشت کی طرف چلنا چاہے گا چلنے نہ دیں گے اس وقت اپنی نادانی کا معترف ہوگا اور قدر اس دار العمل کی سمجھے گا ؎

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت		کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور

مگر اس وقت جاننا محض بیکار ہے ہر چند عرض کرے گا رَبِّ ارْجِعُوْنِ اَعْمَلُ صَالِحًا ط ملامت کے سوا جواب نہ پاوے گا ؎

؎ نامہ کاں بحشر خواہی خواند		از ہمیں جا سواد باید کرد

ایک دن قہار مطلق کے حضور کھڑا ہونا اور ایک ایک نعمت کا حساب دینا ہے۔ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ہ جب فرمائے گا ہم نے تمہیں ہاتھ پاؤں زبان کان ناک آنکھیں اور طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں تو نے انھیں کس کام میں رکھا۔ اس وقت کیا جواب دے گا اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا ہ قطع نظر ان نعمتوں اور عنایتوں کے صرف ربوبیت و الوہیت مقتضی اس کی ہے کہ اس کی بندگی و عبادت کی جاوے قال تعالیٰ و تقدس اَنَا رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْنِ ہ دیکھو یہ تفریع اس مدعا میں صریح ہے حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ فرماتے ہیں اَفَلَآ اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا یہ عبادت و ریاضت تحصیل نجات و مغفرت کی غرض سے نہیں بلکہ باقتضائے بندگی ہے خواجہ فرید الدین قدس سرہٗ نے ایک لونڈی خریدی اسے بچھونا بچھانے کا حکم دیا اس نے عرض کیا شیخ تمہارا کوئی مولیٰ بھی ہے بڑی شرم کی

marfat.com

بات ہے کہ تم سوؤ اور وہ جاگتا رہے بالجملہ غلام پر فرمانبرداری و خدمت مولیٰ کی واجب ہے اور جو نسبت کہ مولیٰ اور بندہ میں ہے عبادت و بندگی کے لیے کافی مگر ناقص اس نسبت پر نظر نہیں کرتے اور جب تک اپنے حظ و نصیب کو دخل نہ ہو کسی کام کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ان کے لیے چند فوائد اس عمدہ کام کے مسطور ہوتے ہیں

اول: جو عبادت کرتا ہے ممدوحین خدا میں داخل ہوتا ہے کہ پروردگار عالم عابد کی مدح و ثنا کرتا ہے۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ○

دوم: اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ○

سوم: اسے قبول عام عطا فرماتے ہیں سوا بدبختان ازلی کے سب اسے دوست رکھتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب خدا بندہ کو دوست رکھتا ہے جبریل سے فرماتا ہے اے جبریل میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو اس سے محبت کر جبریل تمام زمین میں ندا کر دیتے ہیں اے اہل زمین خدا کو فلاں شخص سے محبت ہے تم اسے دوست رکھو یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ۔

چہارم: اللہ عز وجل اس کے سب کام درست کرتا ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ط

پنجم: اس کے رزق کا کفیل ہوتا ہے وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ○

ششم: اس کی مدد کرتا ہے اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا ○

ہفتم: خدا کے نزدیک موقر و معظم ہو جاتا ہے فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ ○

ہشتم: حق تعالیٰ اسے دنیا میں وہ عزت بخشتا ہے کہ ملوک و سلاطین و جباران زمین اس کی خدمت و فرماں برداری کرتے ہیں بعض مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے تمام عالم میں اس کا حکم جاری ہوتا ہے۔

marfat.com

تو یک عہد گر خود بجا آوری
سر بہ فلک زیر پا آوری!

کسب رضا نار فلک زیر پا بہ ہیں
کس بے رضا بدرد علیا نمی رسد

صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو اپنی طرف نسبت کیا نَاقَۃَ اللّٰہِ وَسُقْیٰھَا ۵ سب جانور اہلی و جنگلی اس سے ڈرتے کعبہ معظمہ کو اپنا گھر کہا طَھِّرَا بَیْتِیَ آدمی اس کی زمین میں شکار نہیں کھیلتے پرند اس پر ہو کر نہیں اڑتے اصحاب فیل کو ان کی بے ادبی نے ہلاک کیا اور اس کے ہاتھی محمود نے اسے دیکھ کر سجدہ کیا ہر چند مارا نہ اٹھا مسمے مطابق اسم ہوا ۔

گرادماغ کہ از کوئی یار برخیزد
نشستہ ایم کہ از ما غبار برخیزد

نہم: اسے ہمت بلند عطا فرماتا ہے کہ لوث حرص و طمع اس کے قریب نہیں آتا اور صبح و شام غیر خدا سے کچھ کام نہیں رہتا یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ ۔

دہم: دل اس کا تونگر ہو جاتا ہے کہ دولت ہفت اقلیم اس کی نظر میں حقیر و بیقدر ہو جاتی ہے وَاِنَّمَا الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ ۔

یازدہم: اس کے دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کی روشنی میں ملکوت آسمان و زمین اس پر منکشف ہوتے ہیں وَکَذٰلِکَ نُرِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ۵

دوازدہم: وحشت اس کے قریب نہیں آتی اور خود مالک حقیقی اس کا مونس ہوتا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۵

سیزدہم: اس کا دل اس قدر فراخ و منشرح فرماتے ہیں کہ علوم و معارف بے تکلف حاصل اور نظریات بدیہی ہو جاتے ہیں اور انتہا اس کی یہ ہے کہ تعلیم الٰہی بے واسطہ توجہ فرماتی اور مشق لوح قلم بیکار ہو جاتی ہے مرتبہ است

marfat.com

کہ خاصہ جناب ہے اسی سے عبارت اور عَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ۵ اور عُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اسی طرف اشارت ۔

چہاردھم: اس کا رعب خلق کے دل میں پیدا ہوتا ہے کہ زبردستان عالم اس کے نام سے کانپتے ہیں اور کج کلہاں جہاں اس کے سامنے بات نہیں کر سکتے ہے

طَارَتْ الْقُلُوْبُ الْعِدٰی مِنْ بَاسِہِمْ فَرَقاً

فَمَا تُفَرِّقُ بَیْنَ الْبُہْمِ وَالْبُہُمِ !

اور نہایت اس کی یہ ہے کہ شیطان اس کے سایہ سے بھاگتا ہے اور جس راہ وہ چلے اس راہ سے نہیں گزرتا ہے اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ وَمَا لَقِیَکَ الشَّیْطٰنُ سَالِکًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ ۔

پانزدھم: خلق کو اس سے محبت ہو جاتی ہے یہاں تک کہ آسمان و زمین اس کی موت پر روتے ہیں کَمَا وَرَدَ فِی الصِّحَاحِ ۔

شانزدھم: اس کے ہر کام اور ہر چیز میں برکت ہوتی ہے حتیٰ کہ لوگ اس کے کپڑوں اور مکان سے تبرک کرتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جہاں جاتا ہے رحمت الٰہی نازل اور رضائے ربانی حاصل ہوتی ہے ۔

لِلّٰہِ قَوْمٌ اِذَا حَلُّوْا بِمَنْزِلَۃٍ

حَلَّ الرِّضٰی وَیُسِیْرُ الْجُوْدُ اِنْ سَارُوْا

ہفتدھم: بارگاہ عزت میں ایسا قبول و وجاہت پاتا ہے کہ اس کے پاس بیٹھنے والے بھی بدبخت اور رحمت الٰہی سے محروم نہیں رہتے۔ ہُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِہِمْ جَلِیْسُہُمْ ۔

ہیجدھم: زمین اور پانی اور ہوا اور وحوش وطیور و سباع اس کے مسخر ہوتے

marfat.com

ہیں کہ پانی پر چل سکتا ہے اور ہوا میں اڑ سکتا ہے چاہے تو ہزار کوس زمین ایک ساعت میں طے کرے اور اڑتے جانور ہوا سے اتار لے وحوش سباع کو بے آلات و اسباب پکڑ سکتا ہے مَنْ کَانَ لِلّٰهِ کَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔

نوزدہم:۔ دعا اس کی قبول ہوتی ہے شفارش منظور جو چاہتا ہے خدا اپنے فضل و کرم سے کر دیتا ہے جس بات پر قسم کھاتا ہے وہی ہو جاتا ہے۔ حدیث میں ہے رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ اَقْسَمَ بِاللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔

بستم: عبادت سے بدن ضعیف ہو جاتا ہے اور اس کا ضعف روح کو قوت بخشتا ہے ؎

مردن تن در ریاضت بندگیست — رنج این تن روح را پایندگیست

تن ریاضت گرچہ لاغر می کند — صدر را چوں بدر انور می کند

بست ویکم: اس کے وسیلہ سے مخلوق خدا رزق پاتی اور نصرت الٰہی نازل ہوتی ہے

بست ودوم: رفتہ رفتہ یاد خدا اس کی خمیر ہو جاتی ہے دل ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے کہ کوئی کام اس سے مانع نہیں ہوتا لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

بست وسوم: درگاہ الٰہی میں اسے ایسا جلیلہ رتبہ عطا فرماتے ہیں کہ لوگ اس کی جاہ و برکت کو اپنی حاجتوں میں وسیلہ کرتے ہیں اور اس کے توسل و شفاعت سے مرادیں پاتے ہیں وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

بست وچہارم: انجام کار جب عبادت نہایت کو پہنچتی ہے تو عابد و معبود میں ایک ایسی نسبت مجہول الکیفیت حاصل ہوتی ہے کہ زبان جس کے بیان سے قاصر اور دستِ عقل دامن ادراک سے کوتاہ جناب باری حلول سے پاک ہے اور واجب و ممکن کا اتحاد محال مگر جو بات کہتا

marfat.com

ہے خدا کا کلام ہے اور جو فعل کرتا ہے اللہ کا کام ہے

شرح ایں معنی بر دل از آگہی ست

پا نہادن اندریں رہ بیر ہی ست

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار اکرم سے ناقل ہیں مَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِہَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِہَا وَفُؤَادَہُ الَّذِیْ یَعْقِلُ بِہٖ وَلِسَانَہُ الَّذِیْ یَتَکَلَّمُ بِہٖ ہمیشہ بندہ میری نزدیکی چاہتا رہتا ہے نوافل سے یہاں تک کہ میں اسے دوست رکھتا ہوں پس جب میں اسے دوست رکھتا ہوں تو ہو جاتا ہوں اس کا وہ کان جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا وہ ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا وہ پیر جس سے وہ چلتا ہے اور اس کا وہ دل جس سے وہ سمجھتا ہے اور اس کی وہ زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے۔

بست و پنجم:۔ وقت مرگ ایمان ثابت اور مکر و وساوس شیطان سے محفوظ رہتا ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطٰنٌ ۔

بست و ششم: فرشتے اسے خدا کی رضامندی کے ساتھ بشارت دیتے ہیں اور کہتے ہیں یَآ اَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ٥ اے مطمئن جان پھر چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے اس وقت وہ جان بہزار شوق و رغبت دار آخرت کی طرف متوجہ ہوئی ہے اور ثمرہ اس رغبت کا یہ ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ بھی اس کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور پسند فرماتا

marfat.com

ہے مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ ۔

بست و ہفتم: جب وہ جان اپنے مالک کے حضور پہنچتی ہے محبوب حقیقی اپنے جوار رحمت میں جگہ دیتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۔

بست و ہشتم: اسے مکرت آسمان میں جلوہ دیتے ہیں اور ملاء اعلیٰ پر عرض کرتے ایک خوشبو روح پاک سے نکلتی ہے کہ دماغ قدسیان معطر کر دیتی ہے ملائکہ اس کی زیارت کرتے ہیں اور اس کے حق میں دعائے خیر دیتے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَسَدٍ کُنْتِ تَعْمُرِیْنَہٗ ۔

بست و نہم: قبر کے فتنے سے محفوظ رہتی ہے اور سوال نکرین کا جواب غیب سے اسے تعلیم ہوتا ہے یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۚ

سیم: پروردگار عالم اس کی قبر کو روشن و فراخ کرتا ہے اور ایک کھڑکی بہشت کی طرف اس کی قبر میں کھول دیتا ہے کَمَا نَطَقَتْ بِہِ الصِّحَاحُ ۔

سی و یکم: اس کی روح بہشت و متبرک مکانات کی سیر کرتی ہے تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ تَشَاءُ ۔

سی و دوم: حشر کے روز اُسے خلعت و تاج کرامت عنایت ہوگا اور میدان قیامت میں نور کے اونٹوں پر سوار ہو کر جاوے گا یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۙ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَہَنَّمَ وِرْدًا ۝

سی و سوم: قیامت کے ہول سے مامون رہے گا اُولٰٓئِکَ لَہُمُ الْاَمْنُ وَہُمْ مُّہْتَدُوْنَ ۝

سی و چہارم: اسے عرش کے سایہ میں جگہ دیں گے کہ تیزی آفتاب حشر کی نہ ستائیگی

marfat.com

یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ

سی و پنجم: اس کے چہرے کو وہ نور عطا فرمائیں گے کہ آفتاب و مہتاب میں نہیں وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَۃٌ ۝ ضَاحِکَۃٌ مُّسْتَبْشِرَۃٌ ۝

سی و ششم: نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا یا اسے نامۂ اعمال نہ دیں گے کَمَا وَرَدَ فِی الْاَحَادِیْثِ

سی و ہفتم: پلہ اس کے نیک اعمال کا گراں ہو گا یا اعمال اس کے وزن نہ کیے جاویں گے مَا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ سَبِیْلٍ

سی و ہشتم: حساب اس کا بآسانی ہو گا یا بلا حساب بہشت میں داخل کریں گے یَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِکَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَیْہِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَیْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ وَہُمْ شُرَکَاءُ النَّاسِ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ مِنَ الْاَبْوَابِ

سی و نہم: پانی حوض کوثر کا پلاویں گے کہ پھر کبھی پیاس میں مبتلا نہ ہو گا۔ لَا تَظْمَأُ بَعْدَہٗ اَبَدًا۔

چہلم: پل صراط سے بہت جلد اور باسانی گزرے گا کَطَرْفِ الْعَیْنِ وَکَالْبَرْقِ وَکَالرِّیْحِ وَکَالطَّیْرِ وَکَاَجَاوِیْدِ الْخَیْلِ وَالرِّکَابِ۔

چہل و یکم: میدان حشر میں اپنے متعلقوں کی شفاعت کرے گا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْکُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَۃً فِی الْحَقِّ قَدْ تَبَیَّنَ لَکُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِلّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِاِخْوَانِہِمُ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ۔

چہل و دوم: ملک ابدی یعنی بہشت بریں اسے عنایت کریں گے کہ جہاں کبھی کوئی رنج و تکلیف اس کے پاس نہ آوے گی لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

چہل و سوم: روز قیامت اسے نور کے تودے پر بٹھا دیں گے یا عرش ؛

marfat.com

یا عرش محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ تلے جگہ دیں گے۔ نِعْمَ الثَّوَابُ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا

چہل و چہارم: اللہ جل شانہٗ اس سے ایسا خوشنود ہوگا کہ پھر کبھی ناراض نہ ہوگا کہ پھر کبھی ناراض نہ ہوگا لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَ زِیَادَۃٌ ای رِضْوَانُ اللہِ

چہل و پنجم: جناب باری اس کے سب مرادیں بر لاوے گا اور جو مانگے گا حضرت کریم عطا فرمادے گا لَہُمْ مَا تَشْتَہِیْہِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْیُنُ

چہل و ششم: دیدار محبوب سے مشرف ہوگا اور اس نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ سے کوئی نعمت دنیا و عقبیٰ کی نسبت نہیں رکھتی وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ ۝ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ ۔

چہل و ہفتم: عبادت باعث معرفت ہے اور معرفت اقصیٰ مرادات ہے

چوں نشستی بر سر کوے کسے
عاقبت بینی تو ہم روے کسے

چہل و ہشتم: رفاقت و معیت انبیاء و صدیقین و شہدائے صالحین سے مشرف ہوتا ہے وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۝

چہل و نہم: ہفتہ میں دو بار عبادتیں اس کی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کی جاتی ہے حضور اس سے خوش ہوتے ہیں اور اس کے حق میں دعائے خیر فرماتے ہیں وَ ذٰلِکَ ہُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۔

پنجاہم: ہر عمل کا اجر معین ہے کہ اس سے تجاوز نہیں کرتا بخلاف عبادت کے کہ دہ گونہ سے سات سو گونہ تک حاصل ہوتا ہے

marfat.com

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِہَا اور ارشاد ہوتا ہے مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَہُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ان کی مثل جو خدا کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں دانے کے مانند ہے جس نے اگائیں سات بالیاں ہر بالی میں سو دانے اور اوقات فاضلہ مانند ماہ رمضان خصوصاً عشرہ اخیرہ اور شعبان و ماہ ہائے حرام و شب قدر و شب برأت اور پہلی اور دسویں رات محرم اور پہلی اور پندرھویں اور ستائیسویں رجب اور شب عید و شب عرفہ اور ستائیسویں شب رمضان کی اور اماکن متبرکہ مانند کعبہ معظمہ و مسجد نبوی و بیت المقدس و مشاہد طیبہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مساجد اور مجالس و مقابر علماء و اولیا میں اس سے بھی زیادہ ملتا ہے مثلاً کعبہ میں ہر عبادت کا ثواب بیس لاکھ گونہ ہوتا ہے اور مسجد حرام میں ایک لاکھ اور مسجد حضور میں پچاس ہزار اور بیت المقدس میں پانچ ہزار و وَرَدَ غَیْرُ ذٰلِکَ اور ماہ رمضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر عُمْرَۃٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّۃً مَّعِیَ اور فرض کا لاانفل ستر گونہ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○

پہلا باب

اعظم ارکان و افضل اعمال یعنی نماز کے بیان میں

اس باب میں چار فصلیں ہیں۔

فصل اوّل

فضائل و فوائد نماز میں نماز حضوری بارگاہ بے نیاز ہے اور مقام مناجات

marfat.com

دراز اگر مصلی جانے کس کے حضور بُلایا جاتا ہوں دُنیا و ما فیہا ترک کر کے سر کے بل مسجد کی طرف دوڑے مقصود و غایت ہر عبادت سے ثواب و جنت ہے اور نماز خود مقصود و غایت عارفین کہتے ہیں اگر بندے کو نماز و بہشت میں کریں نماز اختیار کرے یہ دولت ہے نہایت قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ فَنِصْفُھَا لِیْ وَنِصْفُھَا لِعَبْدِیْ بہشت میں کہاں جو مسجد میں جاتا ہے گویا خدا کی زیارت کرنے والا ہے اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے دوسرے پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے جو بندہ خالصاً وجہ اللہ نماز پڑھتا ہے گناہ اس کے برگ ہائے درخت کی طرح جھڑتے ہیں اور فرشتے خدا کے حضور اس کی مدح و ثنا کرتے ہیں اور اس کے حق میں دعا اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں پروردگار اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ اپنے فرشتوں سے مباہات کرتا ہے اور ایک منادی پکارتا ہے اگر یہ مناجات کرنے والا جانتا کس سے مناجات کرتا ہے دوسرے کی طرف التفات نہ کرتا اور جو رات کو نماز کے لیے لحاف سے جدا ہوتا ہے خدائے تعالےٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میرے اس بندہ کو دیکھو میرے واسطے اپنا لحاف چھوڑ کر نماز میں مشغول ہے ارباب طریقت فرماتے ہیں جب بندہ برعایت ارکان و شرائط و جمع ظاہر و باطن نماز پڑھتا ہے اس کے دل پر ایک نور چمکتا ہے جس سے عجائب ملک و غرائب ملکوت بقدر صفائی قلب و ہمت مصلی منکشف ہوتے ہیں بعض پر حقائق اشیاء اور بعض پر ان کی مثالیں اور کسی پر صفات الٰہیہ کے انوار اور دوسروں پر اسرار افعال ظاہر کرتا ہے جو ترقی مسلمان کو نماز میں حاصل ہوتی ہے کسی کام میں نہیں اور جو راز اس سے کھلتے ہیں کسی عمل سے ظاہر نہیں ہوتے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بہشت و دوزخ نماز میں ملاحظہ فرمائے اور حاجیوں کے کپڑے چرانے والے اور اس

marfat.com

عورت کو جس نے بلی باندھ کر بھوک اور پیاس سے ہلاک کی دوزخ میں دیکھا ، حقیقت اس کی اذہان سافلہ کے ادراک سے درا ہے شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ کے مرید نے ان کے حجرے میں ایک نور دیکھا بے اختیار چلایا اِنِّیْ رَاَیْتُ رَبِّیْ تحقیق میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا شیخ نے فرمایا اے نادان تو کہاں اور وہ ذات پاک کہاں یہ نور تیرے وضو کا ہے جب نور وضو کا یہ حال ہے تو نماز کی حقیقت ہر کس و ناکس کب سمجھے مگر قیامت کو یہ نور مصلی کی پیشانی پر ظاہر ہوگا کہ نشان سجدے کا چودھویں رات کے چاند کے مانند چمکے گا اگر شامت اعمال سے دوزخ میں جاوے گا آتش جہنم مواضع سجود کو نہ جلا سکے گی ، خدا کو کوئی عمل نماز سے زیادہ پیارا نہیں ورنہ فرشتوں کو اس میں مشغول کرتا وہ ارکان نماز میں مصروف ہیں بعض رکوع بعض سجود بعض قیام بعض قعود میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو خوشی و راحت نماز میں حاصل ہوتی کسی عبادت میں نہ ملتی اکثر فرماتے اَرِحْنَا یَا بِلَالُ بِالصَّلٰوۃِ آرام پہنچا ہمیں اے بلال نماز سے حدیث میں ہے نماز بہشت کی کنجی ہے احمد و ابو داؤد کی حدیث میں آیا پانچ نمازیں خدا نے فرض کیں جو ان کا وضو اچھی طرح کرے اور انھیں وقت پر پڑھے اور ان کا رکوع و سجود خضوع و خشوع سے پورا کرے اس کے لیے خدا پر عہد ہے کہ بخش دے اور جو ایسا نہ کرے اس کے لیے خدا پر عہد نہیں چاہے بخشے چاہے عذاب کرے امام مالک و ابن حبان و نسائی کی روایت میں بھی قریب اس کے وارد اللہ جل شانہ فرماتا ہے وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ صبر و نماز سے مدد چاہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کچھ رنج و ملال ہوتا نماز پڑھتے ابن عباس کا بیٹا مرگیا نماز پڑھنے لگے اور ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے کسی نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض

marfat.com

کیا فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا اور صبح ہوتے چوری کرتا ہے ارشاد ہوا اسے منع کر دے گی تو کہتا ہے یعنی نماز اس کی چوری چھڑا دے گی اور فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ ہُمْ عَلٰی صَلَاتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ہُمْ فِیْہَا خَالِدُوْنَ ۝ یہ آیت باواز بلند پکارتی ہے کہ نماز دخول فردوس میں دخل تام رکھتی ہے اور فرماتا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْہِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ ۝ سیاق آیت سے ظاہر کہ حسنات سے نمازیں مراد ہیں اور ان کے سبب گناہ بخشے جاتے ہیں حدیث میں بھی وارد ہوا نماز پنجگانہ گناہوں کو اس طرح دور کرتی ہے جیسے پانی میل کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ پروردگار تقدس وتعالیٰ نمازی سے راضی ہوتا ہے اور قیامت کو اُسے اپنے دیدار سے مشرف کرے گا اور یہ ایسی دولت ہے کہ نہایت نہیں رکھتی اور دنیا و ما فیہا بلکہ بہشت جنت اس کی قیمت نہیں ہو سکتی سخت بے ہمت ہے کہ اُس عمدہ کام ہی جس کی بدولت یہ دولت اور بے نہایت نعمت حاصل ہو کاہلی کرے اور اپنی جان مصیبت میں ڈالے عذاب آخرت کی صعوبت جو بے نمازپر ہو گی بیان سے باہر ہے دنیا میں بھی ہزار طرح کی بلا و آفت اس پر نازل ہوتی ہے لکھا ہے بغداد میں ایک امیر زادی مرگئی جب غسل کے لیے چادر اتاری ایک اژدہا بدن سے لپٹا نظر آیا لوگوں نے مارنا چاہا میت کے باپ نے کہا یہ سانپ خدا کے غضب کا ہے مارا نہ جاوے گا پھر سانپ سے کہا میں جانتا ہوں تو خدا کے حکم سے آیا مگر ہمیں بھی حکم ہے کہ سنت کے مطابق تجہیز و تکفین کریں اس کام کی مہلت دے سانپ فوراً جدا ہو گیا اور ایک کونے میں جا بیٹھا جب اسے غسل و کفن دے کر پلنگ پر ڈالا جھپٹ کر بدستور لپٹ گیا آخر ساتھ ہی دفن ہوا لوگوں نے اس امیر سے پوچھا یہ لڑکی کیا گناہ کرتی تھی کہا کبھی نماز قضا کرتی اس سے

marfat.com

زیادہ مصیبت کیا ہوگی کہ تارک جمعہ کے حق میں وارد ہوا اگر باز نہ آوے گا حق تعالیٰ اس کے دل پر مہر کردے گا پس تارک پنجگانہ کا کیا حال ہوگا اور ارشاد ہوتا ہے اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اس آیت سے ظاہر ہے کہ بے نماز قیامت آنے کا اعتقاد نہیں رکھتا اور جو اس کا اعتقاد نہیں رکھتا خدا کی بات جھٹلانے والا ہے اس لیے ارشاد ہوا وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اور جب کہا جائے رکوع کرو نہیں کرتے، خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے دوسری جگہ اس سے زیادہ تصریح ہے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ نماز برپا رکھو اور مشرکین سے مت ہو جاؤ اور حدیث میں بھی وارد مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ جس نے نماز ترک کی تحقیق کافر ہوا اسی طرح بہت آیات و احادیث کہ بعض ان سے ہم نے سرور القلوب فی ذکر المحبوب اور اپنی تفسیر میں ذکر کیں بے نمازی کے کفر پر دلالت کرتی ہیں اور امیر المومنین عمر اور سیدنا عبداللہ ابن مسعود اور عبداللہ بن عباس اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبداللہ اور ابو درداء اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور عبداللہ بن مبارک اور ابراہیم نخعی اور حکم بن عینیہ اور ابو ایوب سختیانی اور ابو داؤد طیالسی اور زہیر بن حرب وغیرہم صحابہ تابعین و ائمہ دین رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین اسے کافر کہتے اور امام مالک و امام شافعی قتل کا حکم دیتے ہیں، اکثر مالکیہ، حنبلیہ و شافعیہ گردن مارتے اور بعض شافعیہ و مالکیہ تیز ہتھیار سے بدن میں زخم لگاتے ہیں یہاں تک کہ مرجاوے یا توبہ کرے امام اعظم اور ابو یوسف اور زہری اور مزنی اور حافظ ابوالحسن علی مقدسی اگر توبہ نہ کرے دائم الحبس کرتے ہیں اور بعض شافعیہ و مالکیہ کا فتویٰ یہ ہے کہ بے نماز کو غسل نہ دیا جائے اور نماز جنازہ اس کی نہ پڑھی جائے قبر اس کی بلند نہ کی جائے بلکہ تذلیل کے لیے زمین کے برابر رکھیں کہ اُس نے ایسے عمدہ فرض کو ذلیل سمجھا اور حق اس کا ادا نہ کیا بالجملہ جو

marfat.com

قدر و منزلت اس عبادت کی ہے کسی عمل کی نہیں اور جس قدر اہتمام شارع
کو اس کا منظور دوسری عبادت کا نہیں روزہ مریض و مسافر اور حج سفر سے عاجز
اور زکوٰۃ بے مقدور پر فرض نہیں مگر نماز سوا حائض اور نفساء کے سب مکلفوں
پر فرض ہے اسی لیے اس عبادت میں نیابت اصلا مداخلت نہیں رکھتی بخلاف
حج کے کہ غیر کی طرف سے ہو سکتا ہے اور شیخ فانی روزہ کے عوض فدیہ دے
سکتا ہے زکوٰۃ وغیرہا عبادات مالیہ میں بھی نیابت جاری ہے پہلا فرض اس
امت پر نماز ہے اور پہلے اسی کا حساب ہو گا اور اسی سے مواخذہ کیا جاوے
گا اگر وہ پوری نہ نکلی سب اعمال رد کر دیے جاویں گے مسلمانوں کو چاہیئے
اس عمدہ عبادت کو کمال شوق و رغبت سے بجا لاویں اور عذر و بہانے
پیش نہ کریں یہ عذر و بہانے قیامت کے دن پیش نہ کیے جاویں گے اس
روز اگر دریا خون کا آنکھوں سے بہائیں گے دو رکعت نماز کی اجازت نہ
پاویں گے وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ۝ آج اختیار باقی ہے
قضا نمازیں ادا کریں اور پنجگانہ مسجد میں حاضر ہو کر جماعت کے ساتھ
پڑھیں احادیث صحیحہ میں جماعت کی تاکید اور تارک پر وعید شدید وارد فقہا
فرماتے ہیں اگر اہل شہر جماعت چھوڑ دیں امام ان پر جہاد کرے بعض نمازی
جماعت میں حاضر نہ ہوئے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ارادہ
کیا کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور ان پر ان کے گھر جلا دوں۔ ایک روز
آپ نے نماز صبح پڑھائی پس از فراغ ارشاد فرمایا کیا فلاں فلاں شخص حاضر ہیں
لوگوں نے عرض کیا نہیں فرمایا یہ دو نمازیں یعنی صبح و عشا منافقین پر نہایت گراں
ہیں اور اگر وہ ان کی فضیلت سے واقف ہوتے تو افتاں و خیزاں آتے اور
فرماتے ہیں اگر کسی قریہ یا بادیہ میں تین آدمی بھی ہوں اور نماز جماعت سے

marfat.com

نہ پڑھیں شیطان ان پر غالب ہو جاوے اور فرماتے ہیں کہ جماعت لازم پکڑو کہ بھیڑیا یعنی شیطان اسی کو کھاتا ہے جو گلہ سے الگ ہوتی ہے اور فرماتے ہیں جو اذان سن کر بلا عذر مسجد میں نہ آئے گھر میں نماز پڑھ لے وہ نماز اس کی قبول نہ ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ عذر کیا ہے فرمایا خوف یا مرض اور فرماتے ہیں اگر عورتوں اور لڑکوں کے بہلنے کا خوف نہ ہوتا تو اپنے غلاموں کو حکم دیتا کہ تارکان جماعت عشا اور ان کے گھر اور مال و متاع کو جلا دیں اور فرماتے ہیں جو اذان سن کر مسجد میں حاضر نہ ہو ملعون ہو جاوے ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جسے خوش آتا ہو کہ روز قیامت خدا سے مسلمان ملے نماز پنجگانہ مسجد میں پڑھے اگر نمازیں گھر میں پڑھوگے تو اپنے نبی کی سنت ترک کروگے اور جب اپنے نبی کی سنت ترک کروگے گمراہ ہو جاؤ گے عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی جماعت ترک نہ کرتا تھا مگر منافق ظاہر النفاق اس کے سوا بہت احادیث وارد ہیں کہ ترک جماعت کے جرم عظیم و سخت گناہ ہونے پر شاہد ہیں۔ سلف صالح کی تکبیر اولی فوت ہوتی تو تین روز اور جماعت ہاتھ نہ آتی تو سات روز تک اپنا ماتم کرتے حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میری نماز جماعت فوت ہوئی سوا ابو اسحق بخاری کے کوئی تعزیت کو نہ آیا اگر میرا بیٹا مر جاتا تو دس ہزار آدمی سے زیادہ تعزیت کو آتے کہ مصیبت دین مصیبت دنیا سے لوگوں کی نگاہ میں سہل و آسان ہے میمون بن مہران مسجد میں آئے کسی نے کہا نماز ہو گئی فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥ مجھے یہ نماز ولایت عراق سے زیادہ عزیز تھی لِنَمَا وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوفِیقِ وَمِنْہُ الْوُصُولُ اِلٰی سَوَآءِ الطَّرِیقِ اِنَّہٗ تَعَالٰی بِالْاِسْتِعَانَۃِ حَقِیقٌ۔

marfat.com

فصل دوسری شروط نماز کے بیان میں

شرع میں شرط خارج موقوف علیہ کو کہتے ہیں اور وہ پانچ ہیں۔

اوّل طہارت: اور وہ دو قسم ہے طہارت ظاہر کہ بدن و جامہ و مکان کی پاکی سے عبارت ہے اور طہارت باطن کہ حسب تصریح امام حجۃ الاسلام محمد بن غزالی کے تین قسم ہے پاکی سرّ کی غیر حق و ما سوائے اللہ سے اور یہ طہارت انبیا و صدیقین کی ہے قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ ۝ دوئم پاکی دل کی اخلاق رذیلہ سے مانند کبر و حسد و عجب و ریا کے یہ طہارت متقین کی ہے اور اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ اس کی طرف اشارہ سوئم پاکی جوارح کی ذنوب و معاصی سے کہ طہارت پارساؤں کی ہے جو لوگ طہارت کو طہارت ظاہر میں منحصر سمجھتے اور اس میں حد سے زائد تکلف اور مبالغہ کرتے ہیں حقیقت طہارت سے جاہل ہیں صحابۂ کرام اس میں اس درجہ تکلّف و اہتمام نہ فرماتے ہمہ تن تطہیر و تنظیف باطن میں مصروف رہتے آیا یہ فضائل بُنِیَ الدِّیْنُ عَلَی النَّظَافَۃِ اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ ۝ صرف طہارت ظاہر کے ہیں حاشا و کلا بلکہ طہارت حقیقیہ و نظافت قصوی طہارت باطن ہے خصوصاً قسم اول کہ افضل مراتب ہے ہاں یہ طہارت کمال نماز کے لیے شرط ہے اور اصل نماز کی صحت اس پر موقوف نہیں لہٰذا فقہا اس سے بحث نہیں کرتے۔

دوم ستر عورت کہ فقہا کے نزدیک جز و خاص بدن چھپانا اور اہل طریقت کے طور پر اس کے ساتھ فضائح باطنیہ کا اخفا شرط ہے لیکن چھپانا ان کا علام الغیوب سے ممکن نہیں ناچار خوف و ندامت و خجلت کو قائم مقام اس کے کرتے ہیں کہ جو غلام اپنے رحیم و کریم مولی کی نافرمانی کر کے بھاگے اور

marfat.com

کہیں ٹھکانہ نہ پاکر پھر اُسی کے در پر آ پڑے خوف سے بدن کانپتا ہو اور اپنی حرکتوں پر شرمندہ کہ ندامت و خجلت سے سر نہ اٹھا سکے وہ مولیٰ ایسے غلام کی حرکتوں سے چشم پوشی و اغماض کرتا ہے اور اس کے قصور سے درگزر فرماکر اپنی مہربانیوں سے نوازتا ہے۔

سوم نیت اور وہ اس جگہ ارادہ خالصہ للہ سے عبارت ہے اور مراتب خلوص متفاوت ایک یہ کہ امتثال امر الٰہی ملحوظ ہو اور غیر کی طرف نظر نہ کرے جو شخص عبادت سے اپنی ناموری یا قدر و منزلت خلق کے دل میں چاہتا ہے عبادت اس کی ہرگز قبول نہیں قیامت کو اس سے کہا جاوے گا اے فاجر اے غادر اے کافر اے خاسر تیرا عمل گم اور اجر حبط ہوا اپنا اجر اس سے لے جس کے لیے عمل کرتا تھا اور اعلیٰ مرتبہ اس کا یہ ہے کہ اپنے حظ و نصیب کو بھی دخل نہ دے جو عذاب آخرت کے خوف سے نماز پڑھتا روزہ رکھتا ہے اس غلام کے مانند ہے کہ مار کے ڈر سے چار ناچار مولیٰ کی خدمت کرتا ہے اور جو حور و قصور کے لیے بندگی و عبادت کرتا ہے وہ درحقیقت خادم ان چیزوں کا ہے نہ خادم مولیٰ یہ مرتبہ ہر چند عقل کا مقتضیٰ ہے کہ عاقل جب دنیا کی عشرتوں اور نعمتوں کو فانی اور غم و نقصان اور دوسرے عیبوں سے مشوب و مکدر دیکھتا ہے اور جانتا ہے ایک عالم اور ہے اور اشرف و اکمل و دائم عیوب و نقصان سے پاک و مبرا اوقات عزیز اپنی اس کی طلب میں مصروف کرتا اور تھوڑی دیر کا آرام و راحت چھوڑ کر ثواب آخرت کی طرف کہ باقی و ثابت ہے راغب ہوتا ہے مگر کامل اس عبادت کو چار وجہ سے ناقص سمجھتے ہیں۔

وجہ اوّل: جس بات میں حظ نفس کو دخل ہے خالص نہیں اور جو خالص نہیں

marfat.com

ناقص ہے بندہ مخلص اپنے حظ و نصیب سے مطلب نہیں رکھتا اور اپنی خواہش و مراد محبوب پر قربان کرتا ہے عارف حکم محبت میں ہے وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ٥ اور مردے کو خواہش و آرزوے کام نہیں اسی جگہ سے کہتے ہیں مَنْ لَہٗ شُغْلٌ فِیْ دُنْیَاہُ اَوْ فِیْ قَلْبِہٖ حَدِیْثُ عُقْبَاہُ فَلَیْسَ لَہٗ نَصِیْبٌ مِنْ خِدْمَۃِ مَوْلَاہُ

وجہ دوم امام شمس الدین سجاوندی کہتے ہیں بندے کو مولیٰ کی خدمت میں اُجرت پر نظر رکھنا بیجا ہے مسئلہ شرع ہے کہ غلام اپنے مولیٰ کے کام میں اُجرت کا مستحق نہیں پروردگار نے اسے جو نعمتیں عطا کیں کسی شئے کے عوض نہ دیں اسے بھی چاہیئے کہ اس کی بندگی کو جنت کا وسیلہ اور دوزخ سے سپر نہ ٹھہرادے سوا اس کے عبادت اس کی توفیق سے ہوتی ہے ملک شاہی سے کوئی چیز بادشاہ کے پیش کش کرنا اور اسے حسن خدمت و موجب استحقاق سمجھنا نرا جنون ہے اور خواہ مخواہ عوض ضرور ہے تو کیا وہ نعمتیں جو خدمت سے پہلے عنایت ہوئیں تھوڑی ہیں جو ابھی مطالبہ باقی ہے طرہ یہ ہے جو چیز عبادت کے بدلے طلب کرتا ہے تیری ناقص عبادت اس کی قیمت نہیں و لنعم ما قیل ؎

قدسی ندانم چوں شود سودائے بازارِ جزا
او نقد آمرزش بکف من جنس عصیاں در بغل

جو نادان مٹھی بھر جَو بادشاہ کے حضور لے جاوے اور سمجھے ہیں اس خدمت سے بڑے عہدے کا مستحق ہو گیا دیوانہ ہے اگر عقل رکھتا نقصان خدمت پر شرمندہ ہوتا ؎

چگونہ سرز خجالت بر آوردم از پیش
کہ خدمتے بسزا بر نیامد از دستم

marfat.com

اے عزیز اپنی ناچیز خدمت پر نظر کرتا ہے اور اس شئے کی قدر و منزلت جسے اس کی عوض چاہتا ہے نہیں دیکھتا پروردگار اسے عزیز و گرامی فرماتا ہے اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْکًا کَبِیْرًا ○ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بیش بہا فرماتے ہیں اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ غَالِیَۃٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ الْجَنَّۃُ تو بھی عزیز و گرامی سمجھ اور بیش قیمت جان اور اپنی ناقص عبادت اس کے مقابلہ میں شمار نہ کر اگر تجھے ہزار برس کی عمر دیں اور تمام انفاس اپنے بندگی و عبادت میں صرف کرائیں اس ملک عظیم و بے بہا نعیم کے سامنے کیا حقیقت ہے۔

اپنے فعل پر نظر اور اس کے لیے قدر و قیمت ثابت کرنا کم ظرفی ہے۔

وجہ سوم اَلْحَذَرْ اَلْحَذَرْ اَیُّہَا الْمَاکِرُ وَ الْمُدَّرُ بڑے بڑے ولا ور اس جگہ معترف بقصور ہیں مَا عَبَدْنٰکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ تیری کیا حقیقت جو اپنی عبادت پر ناز کرتا ہے کیا تو نے نہ سُنا ابلیس نے اسی ہزار برس عبادت کی ایک ساعت اپنی طرف دیکھا سب حبط ہوئے اور ملعون ابدی ہو گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ جَاھَدَ فَاِنَّمَا یُجَاھِدُ لِنَفْسِہٖ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ○ جو مجاہدہ کرتا ہے اپنی جان کے لیے کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ تمام جہان سے بے پرواہ ہے ایسے غنی کو جسے تمام عالم کی پرواہ نہیں حقیر خدمت اور ناقص عبادت دکھاتا ہے ہیہات ہیہات یہ خدمت اس درگاہ کے لائق نہیں ہاں وہ کریم ہے اور کریم ناقص ہدیہ رد نہیں کرتا اور تھوڑی محنت پر بہت انعام دیتا ہے اگر اپنے فضل و کرم سے قبول کرے اور انعام بے نہایت کہ لَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ اور مَالَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ جس سے عبارت ہے عنایت فرما دے کچھ بعید نہیں ہے

ے
می توانی کہ دہی اشک مرا حسن قبول
اے کہ دُر ساختہ قطرہ بارانے را

بلکہ جس حالت میں براہ بندہ نوازی بلا استحقاق ہماری عبادت پر ثواب آخرت و نعیم جنت کا وعدہ کیا تو امید قوی ہے کہ اس انعام سے ہمیں نوازے گا حقیقت رجا عبادت میں یہی ہے نہ یہ کہ اُسے ثواب آخرت و نعیم جنت کی قیمت سمجھے اور استحقاق اپنا ثابت کرے۔

وجہ چہارم محب صادق سوا محبوب کے کسی طرف التفات نہیں کرتا ے

چو دل با دلبرے آرام گیرد
ز وصل دیگرے کے کام گیرد
ہی صد دستہ ریحان پیش بلبل
نخواہد خاطرش جز نکہت گل

اور عیش و عشرت سے کام نہیں رکھتا ے

ہنیئاً لارباب النعیم نعیمہم
و للعاشق المسکین ما یتجرع

اگر وعدۂ دیدار بہشت میں نہ ہوتا ذکر اس کا دوستانِ خدا کی زبان پر نہ آتا اور کوئی خوشی کے ساتھ اس میں قدم نہ رکھتا یہ لوگ اگر مطلوب حقیقی بہشت میں نہ پا دیں اس کی نعمتیں رحمت سمجھیں اور بفرض محال دیدار دوزخ میں میسر ہو تو آتش جہنم کو توتیائے چشم بنائیں اور طوق و سلاسل بہشت کے کنگنوں سے بہتر نظر آئیں اور کریمہ سَارِعُوا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّکُمْ وَ جَنَّةٍ اس مقام پر وارد نہیں کہ مشتاق کو اس مکان کی طرف جس میں وصل موعود ہو دوڑنا ضرور ہے ے

امر علی الدیار دیار لیلیٰ — اُقبل ذا الجدار و ذا الجدارا

وما حب الدیار شغفن قلبی ولکن حب من زان الدیارا

اے عزیز بہشت کو انواع نعمت و ہزاران زینت سے آراستہ کرنا اور اسے حصول دیدار کی جگہ ٹھہرانا پھر اس کی طرف بلانا امتحان کے لیے ہے کہ کون مطلوب بالذات سمجھ کر اس کی طرف دوڑتا ہے اور کون وصل یار ولذت دیدار کے لیے طلب کرتا ہے جب طلب آخرت کا یہ حال ہے تو جو لوگ دنیا کے لیے عبادت کرتے ہیں دین کو دنیا کے بدلے بیچتے ہیں کیا عجب یہود کے ساتھ ایک رسی میں باندھے جاویں اگر اعلیٰ مرتبۂ اخلاص بخت کی نارسائی سے حاصل نہ ہو تو ادنیٰ مرتبہ کہ ثواب خلق کی طرف نظر نہ کرے واجب لیکن صرف یہ امر عدمی کافی نہیں نیت و ارادہ للہ یعنی لا اقل اس قدر سمجھنا کہ خدا کے لیے نماز پڑھتا ہوں ضرور ہے یہاں تک کہ نماز غفلت دل کے ساتھ صحیح نہیں اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اصل امر میں وجوب ہے وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغَافِلِیْنَ ۝ اور ظاہر نہی سے تحریم حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس نماز میں دل حاضر نہیں عذاب کی طرف شتابی کرنے والی ہے ابوالعالیہ کریمہ اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ ۝ کی تفسیر فرماتے ہیں یعنی وہ لوگ جو نماز میں بھولتے ہیں کہ رکعتوں کا شمار نہیں رکھتے احیاء العلوم میں مرفوعاً مروی ہے بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کو وحی ہوئی اپنی قوم سے کہدے بدنوں کے ساتھ میرے پاس آتے ہو اور اپنی زبانیں مجھے دیتے ہو اور دل مجھ سے غائب رکھتے ہو باطل ہے جس کی طرف جاتے ہو اے عزیز جو حقیقت نماز سے واقف ہے خوب جانتا ہے کہ غفلت اس کی ضد ہے اور کوئی شے اپنی ضد ومنافی کے ساتھ جمع نہیں ہوتی اور حضور قلب روح نماز ہے اور قالب بے روح مردہ اور عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ اس مضمون پر اجماع کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن چونکہ یہ امر اکثر اشخاص پر دشوار لہٰذا فقہا رحمۃ اللہ علیہ صرف وقت تکبیر کے قلب صحت نماز کے لیے کافی کہتے اور محققین فقہائے حنفیہ فرماتے ہیں معتبر اس جگہ

marfat.com

عمل قلب ہے مجرد الفاظ کفایت نہیں کرتے کہ وہ کلام بے نیت مگر اس کے حق میں کہ کثرت یا شدت ہموم سے دل حاضر نہ کر سکے بالجملہ فقہا وقت تکبیر کے اس قدر سمجھنا کہ بہ تعمیل حکم الٰہی مثلاً نماز فجر پڑھتا ہوں کافی جانتے ہیں اور حدیث مذکور و اقوال سلف کو ترغیب احضار قلب و تشدد پر محمول کرتے ہیں اور تحقیق یہ ہے کہ نمازِ عوام مومنین جس سے فقہا باحث صرف اس قدر اور اس طرح طہارت ظاہر وغیرہا شرائط مصرحۂ فقہا سے تمام ہو جاتی ہے گو اہل کمال اُسے صورت نماز سمجھیں اور ثواب کہ اس پر موعود ہے حاصل ہو جاتا ہے اگرچہ یہ حضرات اُسے صورت ثواب کہیں اور اقوال سلف جو اس کے فساد کا حکم کرتے ہیں نماز کاملین کے حق میں وارد کہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْن ورنہ یہ حکم تکلیف بالمحال کے قریب ہے کہ نماز بمجرد بلوغ فرض ہوتی ہے اور تطہیر باطن اور اسی طرح حضور قلب ابتدائے کار میں اختیارات خارج پہلے قدم میں کوئی منزل طے نہیں ہوتی اور قلم ہاتھ میں لیتے ہی یاقوت رقم خاں نہیں ہو جاتا پس جو نادان عقل کے اندھے کہتے ہیں کہ جب دل حاضر نہیں تو ہمیں نماز سے کیا حاصل محض جاہل ہمیں تعمیل چاہیے کامل کرنا اور قبول فرمانا اس کے تعلق ہے اور وہ جو بعض احمق شیطان کے پیرو کہتے ہیں کہ ہم حقیقت نماز ادا کرتے ہیں، صورت نہ ادا کرنا ہمیں کیا مضر جواب اس کا یہ ہے کہ صورت بے حقیقت اگرچہ ناقص ہے مگر حقیقت بے صورت باطل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ تمام اہل کمال جن کے کفش بردار ہیں اسی صورت سے نماز پڑھتے ان مدعیان خامکار کو اس کے ترک کی کس نے اجازت دی اور اس کی طرف کس وجہ سے حاجت نہ رہی۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔

marfat.com

چہارم وقت استیعاب اوقات میں حرج عظیم تھا کہ بندے کھانا پینا سونا وغیرہا ضروریات نہ کر سکتے اور جو نماز غیر معین اوقات میں فرض ہوتی تو نفس تسویف کی گھاٹی میں ڈالتا کہ جلدی کیا ہے پڑھ لیں گے یہاں تک کہ اس دولت سے محروم رہتے لہٰذا پروردگار عالم نے یہ عمدہ عبادت اوقات معینہ میں فرض کی اور آٹھ پہر میں تھوڑی دیر اس کام کے لیے مقرر فرمائی تا تحصیل معاش اور دنیا کے کاروبار میں حرج نہ ہو باوجود اس رعایت کے تعمیل میں قصور سراسر شرارت و بغاوت اور موجب طرد و لعنت ہے جب بادشاہ کوئی حکم برعایت مصالح رعیت نافذ فرماتا ہے سب لوگ برضا و رغبت قبول کرتے ہیں سوا سرکش باغی کے جو اس کی سلطنت سے کارہ اور مقابلہ کو آمادہ ہے قریب ہے کہ قہر سلطانی اس کی سرکوبی کو فوج ظفر موج بھیجے کہ انواع عذاب سے ہلاک کر کے کسی گڑھے میں ڈال دے سزا اس کی جو پادشاہان دنیا سے بغاوت کرے اس قدر ہے خلاف بادشاہ حقیقی کے کہ جو اس سے بغاوت کرتا ہے بعد ہلاک کرنے فوج کے کہ اس جگہ ملائکہ عذاب سے عبارت ہے وہ گڑھا اس کے حق میں دوزخ ہو جاتا ہے قیامت تک اس میں جلتا ہے حشر کے دن اس سے زیادہ سختی اور مصیبت میں مبتلا ہو گا پھر دوزخ میں جاویگا وہاں آگ کا طوق گلے میں ڈالیں گے اور آگ کی زنجیریں پہنائیں گے زقوم کھاوے گا اور پیپ لہو دوزخیوں کا پیئے گا بڑے بڑے سانپ بچھو جن کا ایک زخم عالم کو ہلاک کرے کاٹیں گے کیا قرنوں یہ بلائیں اٹھانا سہل اور پانچ وقت نماز پڑھنا دشوار نَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَوْنَ وَالتَّوْفِیْقَ ۔

پنجم استقبال قبلہ نماز مقام مناجات دراز ہے اور اس امر کے لیے استقبال ضرور لیکن حقیقت توجہ اس جگہ مقصور نہیں کہ

marfat.com

وہ ذات پاک جہت و مقابلہ سے منزہ ہے بلکہ خاک افتادہ اپنے حیز سے عروج نہیں کرتی اس درگاہ تک رسائی پھر کہاں ناچار کعبے کی طرف جسے جناب الٰہی نے تشریفاً اپنا گھر فرمایا متوجہ ہوتی ہے البتہ روح انسانی عالم امر سے ہے وہ اس عالم کی طرف توجہ کر سکتی ہے پس قبلہ جسم خاکی کا کعبہ اور روح انسانی کا رب کعبہ ہے اِنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ اسی توجہ کے دو مرتبوں کی طرف اشارہ ہے۔

پہلا مرتبہ کَاَنَّکَ تَرَاہُ اہل محبت کا ہے کہ دل ان کا مشاہدہ محبوب میں مستغرق ہے ما دون حق سے اصلاکام نہیں رکھتے خصوصاً جس وقت محبوب اپنے حضور بلاوے اور ملاقات و مناجات سے مشرف فرمائے اس وقت دنیا و مافیہا کو گوشۂ چشم سے نہیں دیکھتے بلکہ نعمت دو عالم کی طرف التفات نہیں کرتے اے عزیز اگر مجنوں کو وصل لیلیٰ کی بشارت دیتے ملک اسکندر و حکومت دارا اس کے صلے میں دیتا اور جو تمام دنیا اس کے قبضے میں ہوتی نثار کرتا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم باتیں کرتے جب نماز کا وقت آتا یہ حال ہو جاتا گویا آپ ہمیں اور ہم انھیں نہیں پہچانتے کسی نے ایک کامل سے پوچھا تمہیں نماز میں دنیا کی کوئی بات یاد آتی ہے فرمایا نہ نماز میں نہ اور وقت دوسرے بزرگ نے اس سوال کے جواب میں کہا کیا نماز سے زیادہ کوئی چیز پیاری ہے جسے یاد کروں مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ جب نماز کا ارادہ کرتے لوگوں سے کہتے اب تم باتیں کرو میں تمھاری بات نہ سنوں گا ایک کامل جب تک نماز پڑھتے آنسو داڑھی پر بہتے عامر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ جب نماز پڑھتے ان کی بیٹی دف بجاتی اور عورتیں جو چاہتیں کہتیں انھیں اصلا خبر نہ ہوتی ایک دن مسلم بن یسار

marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں نماز پڑھتے تھے ستون مسجد گر گیا لوگ دیکھنے کو جمع ہوئے انھیں خبر نہ ہوئی بعض اولیاء نے برسوں نماز پڑھی اور دائیں بائیں کے مقتدیوں کو نہ پہچانا اے عزیز یہ لوگ جس وقت قاصدان مولیٰ کی ندا سنتے ہیں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الفلاح یعنی اپنے محبوب کے دربار میں حاضر اور اس کے وصل سے مشرف ہو دنیا و مافیہا سے ہاتھ دھو کر خانۂ دوست کی طرف چلتے ہیں۔ جب اس کے حضور پہنچتے ہیں جان و تن کو وداع کر کے لذت وصل میں مستغرق ہو جاتے ہیں اس وقت سر کٹ جاوے یا بدن ٹکڑے ہو مطلق آگاہ نہ ہوں بعض اکابر اولیا حکایت کرتے ہیں کسی لڑائی میں میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی ران میں تیر لگا جب آپ نماز میں مشغول ہوئے لوگوں نے نکال لیا اور آپ کو خبر نہ ہوئی کسی کامل کے بعض اطراف میں اکلہ ہو گیا کسی طرح آرام نہ ہوا قطع عضو کی ٹھہری درد کے خوف سے کاٹ نہ سکے ناچار لوگوں نے نماز میں اس عضو کو کاٹا اور انھیں اصلا درد محسوس نہ ہوا قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ اور تَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا اسی مقام کی طرف اشارہ ہے اور غلبۂ ذوق و شوق اس کے لوازم سے ہے کہ محب صادق محبوب سے جس قدر زیادہ قریب ہوتا ہے آتش شوق زیادہ بھڑکتی ہے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز پڑھتے جوش سینہ کی آواز دو میل جاتی۔

دوسرا مرتبہ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ جس سے عبارت ہے چار امر کو مستلزم

اول حیا کہ جو دربار شاہی میں عین اس حالت میں کہ بادشاہ اس کی طرف متوجہ اپنے کپڑے یا بدن میں نجاست دیکھتا ہے یا بادشاہ کی عظمت و جلال اور اپنی خدمت کے نقصان پر نظر کرتا ہے بالضرور دل میں شرماتا ہے اسی طرح بندہ جب نماز میں کہ بادشاہ حقیقی کا دربار ہے عیوب نفس و خبث

marfat.com

باطن کو خیال کرتا اور سمجھتا ہے کہ سب بادشاہوں کا بادشاہ جو ظاہر و باطن سے آگاہ ہے میرے عیبوں کو دیکھ رہا ہے یا حضرت احدیت جل جلالہٗ کی عظمت تصور کرتا ہے اور کہتا ہے اس دربار میں مقرب فرشتے اور اولوالعزم پیغمبر نہایت فروتنی اور عاجزی سے سر جھکاتے اور اولیاء و اصفیا کس ادب و تعظیم سے بندگی بجا لاتے ہیں میری ناقص عبادت باایں عیب و نجاست باطن کس شمار میں ہے اسے اپنی حرکت سے شرم آتی ہے اور ڈرتا ہے مبادا بادشاہ اس ناقص عبادت کو رد کر دے یا اس حرکت پر کہ ایسے دربار میں لوث نجاست کے ساتھ آیا بے ادب ٹھہرا کر نکال دے پس جو شخص نماز میں اپنے عیوب اور خدمت کے قصور پر نہیں شرماتا یا اس کے دل میں رد کا خوف نہیں آتا اس مرتبہ سے بہرہ نہیں رکھتا اے عزیز تیری کیا حقیقت بڑے بڑے کامل کہ ہزار اہتمام سے نماز ادا کرتے ہیں اس کے رد ہونے سے ڈرتے ہیں حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت ہے جب نماز کا وقت آتا ہے اچھی طرح وضو کر کے مصلے پر بیٹھتا ہوں تا اعضا جمع ہو جاویں پھر نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں کعبے کو بھنوؤں کے بیچ میں اور صراط کو پاؤں تلے اور بہشت کو دہنی طرف اور دوزخ کو بائیں جانب اور ملک الموت کو اپنے پیچھے اور اس نماز کو اپنی پچھلی نماز خیال کرتا ہوں پھر خوف و رجا میں کھڑا ہو کر تکبیر کہتا ہوں اور قرأت بترتیل و رکوع بتواضع و سجدہ بخشوع و قعود بہیئت مسنونہ اخلاص کے ساتھ ادا کرتا ہوں باوجود اس کے نہیں جانتا کہ میری نماز قبول ہوتی ہے نہیں۔

دوم نشاط و مسرت کہ جب آدمی کریم کے پاس جاتا ہے اور اسے اپنی طرف متوجہ پاتا ہے سمجھتا ہے اب مراد حاصل ہوئی اسی طرح جب نمازی پروردگار عالم جل ذکرہ کے کمال کرم پر نظر کرتا ہے اور اسے اپنی طرف متوجہ سمجھتا ہے امید اس کی قوی ہو جاتی ہے

marfat.com

فرحت و انبساط قلب اس امر کے ثمرات سے ہے۔

سوم خشوع و خضوع کہ جو بادشاہ کے حضور میں اس کی عظمت پہ نظر کرتا ہے کمال تذلل و فروتنی بجا لاتا ہے امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں موسےٰ علیہ و علیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام پہ وحی ہوئی اے موسیٰ جب تو مجھے یاد کرے اس حال میں یاد کر کہ تو اپنے اعضا توڑتا ہو اور میری یاد کے وقت خاشع و ساکن ہو جا اور جب مجھے یاد کرے اپنی زبان کو دل کے پیچھے کر اور جب میرے روبرو کھڑا ہو بندۂ ذلیل کی طرح کھڑا ہو اور خوفناک دل اور راست گو زبان کے ساتھ مناجات کر داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی الٰہی تیرے گھر میں کون رہتا ہے اور تو کس کی نماز قبول کرتا ہے ارشاد ہوا میرے گھر میں وہی رہتا ہے اور اسی کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے سامنے جھک جاتا ہے اور میری یاد میں دن کاٹتا ہے اور میرے واسطے نفس کو خواہشوں سے روکتا ہے اور بھوکے کو کھلاتا ہے اور مسافر کو ٹھہراتا ہے اور مصیبت زدے پہ رحم کرتا ہے اس شخص کا نور آسمانوں میں سورج کی طرح چمکتا ہے اگر وہ مجھے پکارتا ہے میں لبیک کہتا ہوں اور جو مجھ سے مانگتا ہے میں دیتا ہوں اس کے لیے جہل میں حکمت اور غفلت میں ذکر اور تاریکی میں روشنی کرتا ہوں مثال اس کی آدمیوں میں فردوس کے مانند ہے نہ اس کی نہریں خشک ہوں نہ پھل بگڑیں امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نماز تمہارے دین کا منہ ہے اپنے دین کا منہ خشوع سے آراستہ کرو بعض صحف میں ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے میں ہر نمازی کی نماز قبول نہیں کرتا اسی کی قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے لیے جھکتا ہے اور میرے بندوں سے تکبر نہیں کرتا اور میرے لیے بھوکے فقیر کو کھلاتا ہے۔

marfat.com

چہارم ہیبت کہ جو بادشاہ کے دربار میں جاتا ہے اور اس کی عظمت تصور کرتا ہے ایک خوف اس کے دل میں پیدا ہوتا ہے اسی کو ہیبت کہتے ہیں شیر بیشۂ شجاعت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ جب نماز کا ارادہ کرتے بدن میں لرزہ پڑتا اور رنگ چہرہ مبارک کا متغیر ہوجاتا اور فرماتے اس امانت ادا کا وقت آیا جس کا بوجھ آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں سے نہ اُٹھ سکا اور ہم نے اٹھا لیا امام زین العابدین جب وضو کرتے رنگ زرد ہو جاتا لوگ کہتے کہ آپ کی یہ کیا عادت ہے فرماتے کیا تم نہیں جانتے کس کے سامنے کھڑے ہونے کا ارادہ ہے اور کمال اس ہیبت کا یہ ہے کہ آدمی دنیا و امور دنیا سے غافل ہو جاوے جیسے بادشاہان دنیا کے دربار میں این و آں کا خیال نہیں آتا اور نماز میں ادھر اُدھر بھٹکتا ہے اس کے دل میں ان کا وقار عظمت الٰہی سے زیادہ ہے ایسا شخص مردود بارگاہ اور سرزنش کے لائق ہے کیا عجب کہ بادشاہ اس نالائق کو اپنے دربار سے نکال دے اور یہ

امر ہے کہ مرتبۂ ثانیہ میں حاصل ہوتا ہے لو علم المناجی من یناجی

پانچواں ما التفت اس کی اشارہ ہے گرکیفیت اس کی مرتبۂ اولیٰ سے متغائر کہ یہ اثر ہیبت ہے اور وہ ثمرۂ محبت دوسرا اثر ہیبت کا سکون وقار ہے جو خدا کے حضور بے فائدہ حرکت کرے بے ادب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز میں اپنی داڑھی سے کھیلتا ہے فرمایا اگر یہ جانتا کہ رہا ہے تو ایسا نہ کرتا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز سے مناجات کر رہا ہے تو ایسا نہ کرتا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز پڑھتے معلوم ہوتا گویا ستون ہیں اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکڑی کی طرح ساکن ہو جاتے بعض اکابر دین جب رکوع کرتے چڑیاں انھیں بیادِ بجھ کر ان پر بیٹھتیں خلف بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں مکھی نہ اڑاتے کسی

marfat.com

نے کہا آپ مکھی کی ایذا پر صبر کرتے ہیں فرمایا مَیں نے سنا ہے کہ فساق بادشاہوں کے کوڑوں پر صبر کرتے ہیں تا لوگ انہیں صابر کہیں اور اس بات پر فخر کرتے ہیں کیا میں خدا کے حضور مکھی کی ایذا پر صبر نہ کروں ۔

یہ چھٹا امر ہے کہ مرتبۂ ثانیہ میں حاصل ہوتا ہے اے عزیز خوف الٰہی اصل کار ہے جسے خدائے کریم عقل سلیم عطا کرتا ہے ہر وقت اس سے ڈرتا ہے بعض صالحین نے چالیس برس خوف الٰہی سے سر نہ اٹھایا زرارہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھتے تھے جب اس آیت پر پہنچے فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۝ فَذٰلِکَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۝ مرکر گر پڑے ربیع بن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر تابعین سے ہیں ہمیشہ آنکھیں نیچی رکھتے یہاں تک کہ لوگ انھیں اندھا سمجھتے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر جاتے ان کی لونڈی کہتی صدیقک ذٰلک الاعمٰی قد جاء آپ کا وہ اندھا یار آیا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہنستے اور ان سے فرماتے خدا کی قسم اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں دیکھتے خوش ہوتے ایک روز ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ لوہاروں کے کوچے میں گزرے آگ کو شعلہ زن دیکھ کر گر پڑے آٹھ پہر بے ہوش رہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے سرہانے بیٹھے فرماتے خدا کی قسم یہ خوف ہے ۔

دلا بہر خدا ترسی قیامت غفلتی داری !
کہ بینہ خدمت و سلطاں بخندیں بے نیاز یہا

فصل تیسری صفت نماز میں

جو مسلمان برعایت شرائط و ارکان و واجبات و سنن و مستحبات اس ترتیب و صفت کے ساتھ کہ مشہور اور کتب فقہ میں مذکور ہے بنظر تعمیل حکم

marfat.com

الٰہی عز مجدہ نماز پڑھے شرع شریف میں نماز اس کی صحیح ہے مگر کمال اس کا یہ ہے کہ حقیقت ارکان و شرائط و واجبات و آداب بجا لادے اور ادا کے وقت ان کے اسرار پر نظر رکھے مثلاً روح و حقیقت طہارت یہ ہے کہ جس طرح بندہ نجاست حقیقی و حکمی سے ظاہر کو پاک کرتا ہے اسی طرح علایق دنیوی و خباثت مادی سے باطن کو صاف کرے کہ منظر بادشاہ حقیقی علام الغیوب کا باطن ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ مکان کو کہ ظرف ابعد ہے اور لباس کہ بعید اور چمڑا کہ قریب ہے پاک کرنا اور دل کو کہ مصروف اور جس کی طہارت اصل مطلوب ہے ملوث چھوڑنا ایسا ہے جیسے ایک بادشاہ عالیجاہ اپنے غلام کو حکم دے کہ آج ہمارے حضور حاضر ہو کر نذر گزارنے اور وہ نادان ایک خبیس شے کہ ہرگز بارگاہ سلطان کے لائق نہیں خوان طلائی میں رکھ کر اور خوان پوش زربفتی مرصع اس پر ڈال کر حضور میں لیجاوے آیا بادشاہ اس کی اس حرکت پر ناخوش ہو کر کمال عتاب سے اسے نہ نکال دے گا اور وہ منظور و نا منظور فرما کر اس کے منہ پر نہ مارے گا بعض مشائخ کرام کریمہ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی میں سکر سے محبت دنیا اور اس میں استغراق مراد لیتے ہیں یعنی جس کا دل دنیا کی الفت اور اس کی لذت میں مستغرق ہے قابل حضوری نہیں حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ۝ یعنی بیشک حال موافق قال اور باطن ہمزبان ظاہر نہ ہو عالم الغیب وَ الشہادہ کے حضور جانا اور اس کی خدمت و بندگی کا دعویٰ کرنا محض بے معنی و نادانی ہے اور مقصود اس بیان سے یہ ہے کہ طالبان حقیقت مالک حقیقی کو ظاہر و باطن سے واقف سمجھ کر طہارت باطن و صلاح قلب کی تحصیل میں اہتمام بجا لادیں نہ کہ لوث باطن و غفلت دل کو عذر قرار دیکر نمازیں بافراغت چٹ کریں اور کہیں جس وقت دل حاضر اور باطن لوث ماسوا سے طاہر ہو گا نماز پڑھیں گے بدون ان امور کے

marfat.com

حرکات و سکنات ظاہری سے کیا حاصل مانند اس غلام سرکش کے جسے مولی کسی کام کا اس وقت حکم دے اور وہ صاف انکار کرے کہ مجھ سے یہ کام تیری پسند کے لائق ہونا دشوار اور بدون اس کے بیکار ہے جب سلیقہ پیدا کر لوں گا اُس وقت تعمیل کروں گا اگر عقل رکھتا احتیاط و ہوشیاری کے ساتھ فوراً تعمیل کرتا باوجود اس کے اگر قصور رہتا شرمندہ ہوتا اور آئندہ اس سے احتراز اور اس کے ازالہ کی فکر کرتا بندہ کو تعمیل حکم چاہیئے پسند کرنا اور نہ کرنا مولیٰ کے اختیار ہے تمرد و سرکشی سے کہ ترک تعمیل میں ہے منسوب نہ ہوگا اور اس طریق سے وہ نقصان و قصور بھی رفتہ رفتہ علاج و تدابیر سے کہ امام غزالی رضی اللہ عنہ وغیرہ اطبائے باطن رحمہم اللہ کی کتابوں میں تحریر ہے زائل ہو جاوے گا اس وقت حقیقت وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا[1] وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ کی حاصل اور ان کلمات طیبات رکھنے کے قابل ہو گا شرح اس کلام کی مشائخ کرام کے طور پر یہ ہے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مخلوقات و ممکنات سے کہ خود محتاج اور اپنی حد ذات میں ہالک ہیں دست بردار ہو کر مالکِ کائنات وخالق ارض و سمٰوٰت کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو باقی و دائم ہے اور سب اُس کے محتاج ہیں حَنِيفًا سب باطل دینوں اور جھوٹے مذہبوں سے یکسو و کنارہ کش ہو کر مُسْلِمًا سچا دین کہ اسلام ہے اختیار کرتا ہوں وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور مَیں مُشرکوں سے نہیں کہ کسی چیز کو اس کا شریک ٹھہراؤں اصالتِ تاسیس اِس مقام میں ارادہ شرک خفی کی مقتضی ہے مصلی پر واجب کہ شرک خفی سے احتراز اور حال مطابق قول کے کرے اور اس امر سے شرمادے کہ ابتدا مناجات کی

---

[1] آیۂ کریمہ میں لفظ مسلماً نہیں اور ابتدا میں انی زائد ہے مگر ادعیہ نماز کے بعض احادیث صحاح میں اسی طرح مروی ہوا واللہ اعلم ۱۲ احمد رضا عفی عنہ

جھوٹ سے ہو اور یہ بھی سمجھ لے کہ توجہ بوجہ ظاہر پروردگار تقدس و تعالیٰ عن الجہات کی طرف ممکن نہیں پس صدق کلام توجہ باطن پر موقوف ہے اور یہ توجہ اس امر کو مستلزم کہ عظمت و کبریا بادشاہ حقیقی کی دل مصلی میں مرتکز ہو اور جو بات دل میں ہوتی ہے اثر اس کا اقوال و افعال میں ظاہر ہوتا ہے

ع می تراود زلبم انچہ در آوندمن ست ع کل انا بما فیہ یترشح

اثر قولی یہ ہے کہ زبان سے کہتا ہے اللّٰہ اکبر اللہ بہت بہت بڑا ہے علماء فرماتے ہیں جو معنی تکبیر کے نہیں جانتا سخت جاہل ہے اور جو جان کر خدا کے حضور اپنے نفس یا دوسرے کی طرف مائل ہے وہ چیز اُس کے نزدیک خدا سے زیادہ بڑی اور اس نامراد کی مراد اصلی و معبود حقیقی ہے اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰہَہٗ ھَوَاہُ اور اثر فعلی یہ ہے کہ اس کے حضور بکمال خشوع و نیاز دست بستہ کھڑا ہوتا ہے اور اس مقام میں تین ادب کی رعایت ضرور ہے۔

اوّل: اس کھڑے[2] ہونے کو خدا کا احسان سمجھے کہ مجھ سے ناچیز کو اپنے دربار میں بلایا اور کھڑے ہونے کی اجازت دی جان و دل اس عنایت پر قربان کرے تو بجا ہے اور سلطنت ہفت کشور اس دولت کے مقابلہ میں خاک سمجھے اور اس پر لات مارے تو زیبا نہ یہ کہ اپنا کمال سمجھے اور بادشاہ حقیقی پر ناز کرے ؎

منت شناس ازو کہ بخدمت بداشت منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنم

دوم: بندۂ گناہگار ذلیل و خوار کی طرح جس کے قصور خدمت پر مولی مطلع ہے شرمندہ سرافگندہ رہے اور تصویر محشر پیش نظر رکھے کہ ایک دن اسی طرح اس کے حضور کھڑا ہونا اور ان نافرمانیوں کا جو عمر بھر کرتا رہا حساب دینا ہے

سوم: جس طرح نگاہ ظاہر قدم پر رکھتا ہے روئے باطن جناب احدیت کی طرف رکھے نہ کسی طرف منہ پھیرے نہ دل غیر کی طرف متوجہ کرے گویا اسے بادشاہ

---

[1] تکبیر تحریمہ [2] قیام

marfat.com

جبار کے سامنے کھڑا کیا ہے اور حکم ناطق دیا ہے اگر گردن ہلائے گا مارا جائے گا یا اس عاشق جان باختہ کی طرح کہ غیرت محبوب کا خیال اور مَنِ الْتَفَتَ اِلٰی غَیْرِنَا فَلَیْسَ مِنَّا کا تازیانہ نفس سرکش کو توسنی سے روکے ہوئے ہے کہ خلاف مرضی محبوب نہ ہو جب روئے ظاہر کا یہ حال ہے روئے باطن کا کیا حال ہوگا۔

بندہ وہ ہے کہ مراد و مقصود اس کا ذات مطلق کے سوا دوسری چیز نہ ہو اور اس کی عظمت کے سامنے تمام عالم کو پست سمجھے سب خوبیاں اور کمالات اور تمام عیوب سے پاکی اس کے لیے سمجھے اور اس مضمون کو زبان سے بیان کرے سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہوں تجھے اے خدا اور سب عیوب و نقائص سے تجھے پاک جانتا ہوں وَبِحَمْدِکَ یعنی تیری خوبیاں بیان کرتا ہوں اور تیرا شکر بجا لاتا ہوں کہ تو نے بآں عظمت و جلال مجھ سے ناچیز بے کمال کو اپنے دربار میں بلایا اور اس عمدہ خدمت اور جلیل منصب سے ممتاز فرمایا وَتَبَارَکَ اسْمُکَ بہت خوبیوں کا ہے تیرا نام کوئی نام اس خوبی کو نہیں پہنچتا کہ پاک ذات اور برتر صفات پر دلالت کرتا ہے وَتَعَالٰی جَدُّکَ اور تیری عظمت و سلطنت بلند ہے وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اور تیرے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں تو ہی سچا معبود ہے اور الوہیت اور جو صفات الوہیت سے ہے تیرے ہی لیے مخصوص فَاَنْتَ الْاِلٰہُ الْمَعْبُوْدُ حَقًّا وَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْمَوْجُوْدُ اَزَلًا وَاَبَدًا جب بندہ اپنے مالک کی تسبیح و تحمید سے فارغ اور اس کی یکتائی کا دل سے معترف ہوا اُس وقت ایک قوی دشمن کا دغدغہ کہ ہر وقت متاع گراں بہائے ایمان کی گھات میں ہے دل میں پیدا ہوا کہ مبادا اس دولت کو چھین لے جائے اور قرب کو بُعد سے مُبدّل کر دے ناچار حافظ حقیقی کی طرف رجوع لاتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥ حقیقت استعاذہ یہ ہے کہ شیطانی کاموں سے احتراز کر کے ان باتوں میں جو خدا کو پسند ہیں مشغول

ے گھوڑ

ہر جو درندوں سے بچنا چاہتا ہے اور ان کے جنگل سے بھاگ کر محفوظ مکان

میں پناہ نہیں لیتا بلکہ وہیں کھڑا کہتا ہے اَعُوْذُ مِنْکُنَّ بِھٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِیْنِ درندے

اسے کب چھوڑیں گے اسی طرح جو آدمی ہوا و ہوس کا قیدی ہے شیطان کی رسی

میں بندھا ہے استعاذہ اسے فائدہ نہ بخشے گا پس بندہ کو لازم کہ وادی ہولناک معاصی

سے بھاگ کر خدا کی پناہ پکڑے اور حمد و ثنا اس کی جو شیطان جیسے قوی دشمن سے

بچانے والا ہے بجا لاوے اور اس کا نام کہ ہر بلا سے امان ہے ورد زبان کرے

اور کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝[1] وجہ تخصیص اسمائے متبرکہ ثلٰثہ کی یہ ہے کہ

آدمی تین سبب سے کسی کی مدحت کرتا ہے یا ممدوح حسن ذاتی رکھتا ہے یا

اس کا احسان اس پر ہوتا ہے یا آئندہ اس سے احسان کی توقع ہوتی ہے سو

اللہ علم ہے ذات واجب الوجود جامع جمیع صفات کمال کا اور اسے باعتبار اُن

مہربانیوں کے جو دنیا میں بندوں پر کرتا ہے رحمٰن اور بنظر مہربانی ہائے آخرت کے

رحیم کہتے ہیں گویا بندہ عرض کرتا ہے کہ حسن ذاتی بھی تجھی کو ثابت ہے اور دنیا میں

بھی سب نعمتیں تو ہی عنایت کرتا ہے اور آخرت میں بھی تو ہی کام آوے گا اور

طرح طرح کی رحمتیں فرمائے گا پس تیری ہی حمد و ثنا کرنا لائق اور تجھی کو سراہنا

چاہیئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝[2] تمام خوبیاں اور ستائشیں ازل سے ابد تک جس

حامد سے جس محمود کے لیے جس خوبی پر صادر ہوں وہ سب اس ذات پاک

واجب الوجود مستجمع تمام اوصاف علیہ کو ثابت ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا

ہے کہ جب وہ تمام عالم کا خالق اور پرورش کرنے والا اور حسن و احسان کائنات

کا اس کے عطا اور قدرت بخشنے سے ہے پس جو کسی مخلوق کو سراہتا ہے درحقیقت

اس کے مالک و خالق کی حمد بجا لاتا ہے ولنعم ماقیل ؎

حمد را با تو نسبتے درست   بر در ہر کہ رفت بر در تست

---

[1] بسملہ [2] فاتحہ

marfat.com

جب مصلی اس مضمون کو تصور کرتا ہے ہیبت و عظمت اس ذوالجلال والکبریا کی جس کے بادشاہان مجازی محتاج و دست نگر ہیں اس درجہ دل میں پیدا ہوتی کہ ہیبت سلاطین دنیا کی جو ان کے دربار میں بنظر ان کی شوکت و قدرت و جاہ و عظمت کے عارض ہوتی ہے اس سے کچھ نسبت نہیں رکھتی لہٰذا اس آیت کے بعد فرمایا اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اگرچہ میں سب بادشاہوں کا بادشاہ اور تمام جہان کا مالک پروردگار ہوں مگر میری سرکار کو بادشاہان مجازی کے دربار پر قیاس نہ کرو وہاں قہر صرف ہے تھوڑی بات میں ناراض ہوتے ہیں کہ پھر کسی طرح راضی نہیں ہوتے اور گناہگار کا عذر قبول نہیں کرتے اور ہر کس و ناکس کی بات نہیں سنتے یہاں مہربانی و رحمت قہر و غضب سے زیادہ ہے فَاِنَّمَا رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ وَعَفْوِیْ سَبَقَ عِقَابِیْ وَاِنَّ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ جو عرض کرنا ہے عرض کر کہ سنا جاوے گا اور جو مانگنا ہے مانگ کہ دیا جاوے گا یہاں تیرے گناہ و بے لیاقتی پر نظر نہیں بلکہ اپنی رحمت کاملہ و شاملہ پر ہے اور مزید اطمینان کے واسطے ارشاد ہوتا ہے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ مالک انصاف کے دن کا گویا اس طرف اشارہ فرماتے ہیں کہ آخر ایک روز ہمارے حضور کھڑا ہونا اور بے واسطہ کسی کے ہم سے سوال جواب کرنا ہے آج کون مانع ہے ؎

ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست

صد بار اگر توبہ شکستی باز آ!

اے عزیز جس طرح مضمون اس آیت کا کمال خوف و ہیبت بندے کے دل میں پیدا کرتا ہے کہ چور کے حق میں اس سے زیادہ کوئی مصیبت سخت نہیں کہ اسے حاکم جبار قہار کے پاس جس کے خوف سے بڑے بڑے مقرب بید کی طرح کانپتے ہیں اور وہ اس کی چوری سے واقف اور قصور کا خود واقف

marfat.com

ہے سے لے جائیں اور یہ بھی جانتا ہو کہ اُس نے حکم عام دیا ہے جو چوری کرے گا سخت سزا پائے گا اس طرح امید نجات کو قوت دیتا ہے کہ جب کوئی گنہگار کسی حاکم غفار کے پاس پکڑا آتا ہے سمجھتا ہے کہ وہ اپنے رحم و کرم سے میرا گناہ معاف کرے گا اور بمقتضائے ستاری رسوائی سے بھی نجات دے گا اگر میری تفضیح منظور ہوتی حساب و کتاب دوسروں کے متعلق کرتا ایک اعرابی نے حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو حساب بندوں کا کون لے گا فرمایا اللہ جل جلالہٗ اعرابی یہ سن کر خوش ہوا اور کہا خدائے تعالیٰ کریم ہے اور کریم جب قدرت پاتا ہے معاف فرماتا ہے اور جب حساب لیتا ہے سختی نہیں کرتا آپ نے فرمایا اعرابی فقیہہ ہے۔ سچ کہتا ہے خدا سے زیادہ کوئی کریم نہیں کسی نے بعض اکابر دین سے عرض کیا قیامت کو جب آپ سے سوال ہوگا یَا اَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَکَ فَسَوّٰکَ اَلْاٰیَہ اے آدمی کس نے مغرور کیا تجھے تیرے اس کرم والے پروردگار کے ساتھ جس نے تجھے پیدا کیا سو ٹھیک بنایا تو آپ کیا جواب دیں گے فرمایا میرے مالک نے اپنے فضل و کرم سے اسی آیت میں جواب اس کا خود تعلیم فرمایا ہیں کہ دوں گا تیرے کرم نے ولنعم ماقیل ؎

الٰہی تا غفور اسمت شنیدم
گنہ را شستت تا دی مرگ دیدم

بالجملہ جب اپنے مالک کے کمال رحم و کرم پر نظر کر کے سمجھتا ہے کہ اس کے دربار میں عرض معروض کی گنجائش ہے بے باکانہ غیبت سے خطاب کی طرف التفات کرتا ہے اور اپنے عرض حال پر آمادہ ہو جاتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہنوز یہ کلمہ پورا نہیں نکلتا کہ تازیانہ خوف کا دلپر مارا جاتا ہے مبادا غیب سے ندا ہو اے کاذب

marfat.com

ہنوز صبح سے شام تک تیرا دل اغیار کی طرف جھکا رہتا ہے اور ہماری عبادت کا دعویٰ کرتا ہے بندہ وہ ہے کہ سب کو چھوڑ کر ہماری طرف رجوع کرے کسی سے کام نہ رکھے جو فرمائیں بجا لائے اور جس سے روکیں باز آئے اور اپنی خواہش کو دخل نہ دے ہماری تقدیر پر راضی و شاکر رہے اسی طرح استعانت ہم سے یہ ہے کہ ہر مصیبت میں ہماری طرف رجوع کرے اور جو مانگے ہم سے مانگے جس طرح دودھ پیتا بچہ ماں کے سوا کسی سے التجا نہیں کرتا اور دوسرے کے پاس آرام نہیں پاتا نہ یہ کہ بادشاہوں کے دربار میں رزق اور حاکم کے پاس دادخواہی اور طبیب کے گھر علاج کے واسطے جاوے اور ہر معاملہ میں غیر سے التجا کرے۔ ناچار اس قول کو خلاف فعل سمجھ کر خواہان حقیقت ہوتا ہے اور دعوے سے دعا کی طرف رجوع کرتا ہے اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ دکھا ہمیں سیدھی راہ کہ دہنے بائیں سے کام اور غیر سے علاقہ نہ رکھیں صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ راہ ان کی جن پر تو نے احسان کیا کہ انھیں ہر طرف سے روک کر اپنا کر لیا اور اپنے شوق و محبت میں تمام عالم سے بیگانہ کر دیا غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝ نہ ان کی راہ جن پر غصہ ہوا اور نہ راہ گمراہوں کی کہ تیرا دامن چھوڑ کر اوروں کی طرف جھکے اور مورد غضب و لعنت ہوئے آمینؔ خدایا اپنے بندے کی عرض قبول فرما اور جو طلب کرتا ہوں اپنے فضل و کرم سے عطا کر صحیح مسلم میں مرفوعا مروی کہ اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے میں نے نماز اپنے میں اور اپنے بندے میں نصفا نصف تقسیم کی اور میرے بندے کے لیے ہے وہ جو کچھ مانگے جب بندہ کہتا ہے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ اللہ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری حمد کی اور جب کہتا ہے اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۙ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہے مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝ فرماتا ہے میرے بندے میری تعظیم کی یعنی بین

marfat.com

آیتیں تمام میرے لیے ہیں اور ان میں میری ہی حمد و ثنا و تمجید ہے اور جب بندہ عرض کرتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ ارشاد ہوتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو کچھ مانگے اور جب دعا کرتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○ فرماتا ہے یہ سب میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو کچھ مانگے۔ اے عزیز یہ عنایت مولیٰ کی بندے کے حق میں کافی و وافی ہے مگر اس صورت کے پڑھنے سے محبوب کی باتوں کا ذوق دل میں بڑھتا ہے لہٰذا بقدر اقتضائے حال ایک وقت تک اس کلام پاک کی تلاوت میں مشغول رہتا ہے اور اُس کی بلاغت و لطافت وحسن وخوبی پر نظر کر کے بکمال خشوع وخضوع عظمت متکلم جل مجدہ کے سامنے جھک جاتا ہے اور کہتا ہے سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پاکی بولتا ہوں اپنے بڑے رب کی عنایت الٰہی و لطف ربانی کہ بحکم مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ درماندگی و بیچارگی کو لازم ہے دستگیری فرماکر سر اس کا اٹھاتی ہے اس وقت امید بندہ کی قوی ہوتی ہے اور سمجھتا ہے کہ پروردگار نے میری تسبیح و تحمید قبول فرمائی اور میرے عجز و نیاز پر نظر فرماکر یہ رفعت وبلندی بخشی لہٰذا اس مضمون کی طرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ سے اشارہ کرکے اس کی عنایت بےغایت کا شکر بجالاتا ہے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ خدایا تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں کہ مجھ ناچیز کو اپنے حضور میں کہ قدسیوں کی سجدہ گاہ ہے بلایا اور اپنے دربار میں جگہ دے کر طرح طرح کے لطف وعنایت سے سربلند فرمایا۔ اس رحم وکرم کے مقابلہ میں بندہ ناچیز سے سوا اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ سرعبودیت وبندگی زمین نیاز پر جھکائے اور عجز کو کہ موجب مزید عنایت ہوا زیادہ کرے لہٰذا

---

[1] کہ عبادت خدا کے لیے ہے اور استعانت بندہ کا مطلب

marfat.com

سر بسجدہ ہو کر عرض کرتا ہے سبحان ربی الاعلیٰ میرا برتر پروردگار سب عیوب و نقائص سے پاک و منزہ ہے جب بندہ یہ عبادت کہ کمال تواضع و غایت تذلل سے بجا لاتا ہے رحمت الٰہی جوش فرماتی ہے اور اجازت بیٹھنے کی جس سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں حاصل ہوتی ہے گویا ارشاد ہوتا ہے کہ ہم عوض اس تواضع و نیاز کے تجھے وہ مرتبہ جو تیرے حوصلہ سے باہر ہے بخشتے ہیں اور اپنے حضور بیٹھنے کا حکم دیتے ہیں جس وقت بندہ اس تشریف سے سرفراز ہوتا ہے بدیں خیال کہ مبادا نفس سرکش کمال قرب پر مغرور ہو کر کبر و عجب کی بلا میں مبتلا کرے، عظمت الٰہی بیان کرتا پھر سجدہ میں جھک جاتا ہے اور زبان حال سے کہتا ہے کہ اے دون ہمت کہیں مغرور نہ ہو جانا اور اپنی اصل و حقیقت کہ خاک ذلیل و نطفہ ناپاک ہے بھول نہ جانا یہ قرب و منزلت اسکے فضل سے ہے نہ تیری استعداد و عمل سے کارخانہ الٰہی میں کوئی چیز خاک سے زیادہ ذلیل و خوار نہیں رفعت و بلندی کا اقتضا اس میں کہاں مگر مالک اپنے ملک میں مختار ہے جس بندۂ خوار و ذرۂ بے مقدار کو چاہے تشریفِ کرامت سے مخصوص فرما کر اپنی درگاہ میں بُلا دے اور بیٹھنے کی اجازت دے ایسے مہربان مولیٰ کا شکر اور اس کے حضور دست بستہ کھڑے ہو کر خدمت بجا لانا اور ان افعال کو جو موجب اس قرب و رفعت کے ہوئے مکرر ادا کرنا فرض ہے ع اَلْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَہٗ یَتَضَوَّعُ ۔ لہٰذا پھر دست بستہ کھڑے ہو کر وہ افعال دوبارہ ادا کرتا ہے اس بار جو یہ سجدہ میں گیا اور جس قدر تعظیم و تذلل اس کے حیطۂ قدرت میں تھی بجا لایا اب نظرِ عنایت اور زیادہ ہوئی گویا بندہ نوازی اس کی پردۂ غیب سے آواز دیتی ہے اب سر نیاز خاک سے اٹھا اور تاج کرامت سر پہ رکھ ہمارے حضور باطمینان تمام بیٹھ اور اپنا مطلب عرض کر بندہ اس انعام کو دیکھ کر اپنا

marfat.com

مقصد و مطلب گم کر کے مالک کی حمد و ثنا میں مشغول ہوتا ہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ سب تعظیمیں اور نمازیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس کا فضل وکرم ذرۂ بمقدار کو خورشید پُر انوار بناتا ہے اور بلا استحقاق و سابقہ خدمت معتدبہا اپنے بندے کو عمدہ مقامات عطا فرماتا ہے اب کہ یہ ثنا و تحیت خسروی ادا کر چکا ناگاہ عرش سلطانی کی دہنی جانب نظر آیا کہ گویا وزیر اعظم و دستور محترم بہزاران جاہ و جلال کرسی عز و اقبال پر جلوہ افروز ہے لہٰذا ادھر متوجہ ہو کر عرض کرتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سلام تم پر اے نبی اور خدا کی مہربانی اور اس کی افزونیاں یہ کلمہ ہر چند معناً انشا ہے مگر مثل کلمۂ سابقہ کے اسے اخبار قرار دینا بھی ممکن یعنی بادشاہان جلیل کے دربار میں جس قدر قرب زیادہ اسی قدر خوفِ عتاب و ترس زوال منصب بیشتر اور وہاں ہر ایک کے لیے ایک مرتبہ معین ہے جس سے آگے تجاوز نہیں کر سکتا وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ مگر تمہیں اس دربار میں وہ وجاہت و علو مرتبت حاصل نہیں جس کے زوال کا کبھی اندیشہ ہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ حضور اس خوف و ترس سے مامون ہیں وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اور بادشاہ حقیقی آپ پر اس قدر مہربان ہے کہ کبھی عتاب نہ فرمائے گا وَبَرَکَاتُہٗ اور اس بارگاہ میں حضور کا مرتبہ متناہی نہیں بلکہ بعنایت خسروی یوماً فیوماً کمال و ترقی پر ہے وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی بعدہ حاضران دربارہ مقربان بارگاہ کو سلام اور بنظر عموم رحمت سلطانی اپنے نفس کو بھی اس میں شریک کرتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ سلام ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر اب تو الطاف شاہنشاہی اس پر متواتر نازل ہوئے اور عنایات سلطانی سے بے نہایت شرف حاصل ہوئے کبھی اس دربار والا جاہ میں بیٹھنا پایا کبھی پایہ بوس عرش خسروی ہاتھ آیا کبھی وساطت اعدے وزیر اعظم

سے دولت خطاب ملی کبھی مقربان حضرت کے ساتھ نعمت سلام میں شرکت ہوئے ان باتوں پر لحاظ کر کے کثرت سرور و نشاط سے بے اختیار ہو کر پکار اُٹھتا ہے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ میں گواہی دیتا ہوں کہ پرستش و عبادت کے قابل یہی بادشاہ عالم پناہ ہے جس کی رحمت عام شامل ہے اور بندہ نوازی اس کی نہایت نہیں رکھتی اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور سچے رسول ہیں۔ جنہوں نے اس کے حکم سے مجھے اس عبادت کے طریقے بتائے جو موجب ان توقیرات کے ہوئے اور ان کے وسیلہ سے وہ عزت پائی جو میرے حوصلہ سے باہر تھی اس مضمون کو خیال کر کے چاہتا ہے کہ ان کے احسانات کا کچھ شکر ادا کرے مگر اپنے میں اس قدر قدرت نہیں پاتا اور ان کے انعام بے نہایت نظر آتے ہیں لہٰذا اسی بادشاہ کی طرف التجا لاتا ہے جس نے انھیں یہ فضائل و کمالات عطا کیے اور تمام جہان کے لیے رحمت اور قاسم خوانِ نعمت فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الآخر گویا یہ مضمون ادا کرتا ہے خدایا تیرے پیغمبر کا احسان اس عاجز بندے پر ایسا نہیں جس کا شکر و عوض ادا کر سکے تو ہی اپنے فضل و کرم سے انھیں اس کی جزائے خیر عطا کر اور اپنی رحمت کاملہ ان پر اور انکی آل مطہر پر جو واسطۂ وصول ہدایت ہوئے نازل فرما پھر اپنے اور اپنے والدین اور مسلمانوں کے لیے دعائے مغفرت اور حاضرانِ دربار[1] کو سلام کر کے رخصت ہوتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰهِ و نسال توفیق العمل من اللہ۔

---

[1] قولہ حاضران دربار کہ اہل جماعت اور ملائکہ سے جو کتابت اعمال و حفظ انسان پر مامور ہیں عبارت اور بعض کے نزدیک کل ملائکہ اور صالحین جن و انس حاضر ہوں حاضر ہوں یا غائب زندہ ہوں یا مردہ ارادہ کرنا چاہیے صدر الاسلام فرماتے ہیں اس بات کو سب عالم نے ترک کر دیا۔ شاید کوئی آدمی سلام کے وقت کچھ ارادہ کرتا ہو لہٰذا لکھا۔

فصل چوتھی امور متفرقہ میں

فائدہ فرضیت نماز قرآن شریف سے ثابت و متحقق ہے قال عز من قائل اقیموا الصلوٰۃ اور فرمایا وَ قُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ اور ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا ۝ اور حکم ہوا حَافِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی اور تعیین عدد یعنی فرضیت پانچ نمازوں کی سنت متواترہ سے ثابت اور استدلال بعض علمار کا آیت اخیرہ سے کہ اداۃ تعریف میں اصل عہد ہے اور معہود نماز پنجگانہ کہ بقول صحیح نماز مکہ میں فرض ہوئی اور آیت مدنی ہے اور وسطیٰ اسے کہتے ہیں اور تین پانچ سے ادنیٰ ہے اور جواب شیخ نجم الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنی تفسیر میں کہ واحد عدد نہیں عدد اسے کہتے ہیں جو دو عدد مساوی کے بیچ میں ہو اور وہ پانچ ہے محض ناتمام ہے کہ دلالت لام کی احد پر قطعی نہیں۔ جو مجمع حاشیتیں کا نصفت ہو قطع نظر اس سے کہ ایک خاص مذہب پر مبنی ہے اور یہ تعریف عدد کی بھی اسی مذہب پر ہے اشکال کو دفع نہیں کرتا کہ اس تقدیر پر پہلے مقدمہ میں خصوصیت عدد کی ممنوع ہوگی اور جو وسطیٰ کو فضلے کے ساتھ تفسیر کیا جاوے تو آیت سے استدلال اصلا نہ رہے بالجملہ آیت کریمہ سے ثبوت اس مطلب کا معرض بحث میں ہے اسی طرح استدلال آیت کریمہ فَسُبۡحٰنَ اللّٰہِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَ حِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ ۝ وَ لَہُ الۡحَمۡدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ عَشِیًّا وَّ حِیۡنَ تُظۡہِرُوۡنَ ۝ سے بایں طور کہ تُمۡسُوۡنَ سے مغرب و عشا اور تُصۡبِحُوۡنَ سے صبح اور عَشِیًّا سے عصر اور تُظۡہِرُوۡنَ سے ظہر مراد ہے ضعیف کہ لفظ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ کی دلالت ارکان مخصوصہ پر اور اسی طرح حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ میں مغرب و عشا کا جمع ہونا اور عَشِیًّا سے عصر کا ارادہ ہر چند محتمل ہو مفید قطع و یقین نہیں بعض علما فرماتے ہیں فرضیت نماز پنجگانہ منجملہ ضروریات دین ہے حاجت کسی خاص دلیل سے استدلال کی نہیں واللہ اعلم۔

marfat.com

لطیفہ انسان کو پانچ حال عارض ہوتے ہیں وقت ولادت سے شباب تک زمانہ نمود ترقی ہے پھر زمانہ کہولت پھر شیخوخت پھر موت اور بعد موت کے ایک عرصہ تک اس کا ذکر باقی اور آثار موجود رہتے ہیں مناسب ان کے پانچ حال آفتاب پر کہ عمدہ آیات الٰہی سے ہے وارد ہوتے ہیں طلوع سے غایت ارتفاع تک مناسب پہلے حال انسانی کے ہے قبل اُس کے نماز فجر فرض ہوئی اور غرب کی طرف جھکنا مشابہ کہولت کہ وقت ظہر کا ہے اور قریب بغرب اس کا نور متغیر ہونا بڑھاپے سے مناسب اس وقت عصر اور غروب گویا موت ہے اس وقت مغرب اور بعد غائب ہونے شفق کے کہ وقت فنائے کامل وزوال آثار سے مشابہ ہے ، نماز عشار فرض ہوئی ۔

لطیفہ طلوع فجر ایک عمدہ نعمت ہے کہ انسان اس وقت رات کی تاریکی اور نیند کی غفلت سے کہ بمنزلہ موت کے ہے نجات پاتا ہے اور دن کی روشنی اور بیداری کے فائدوں سے بہرہ مند اور اثر آفتاب کا کہ عمدہ مظاہر قدرت باری سے ظاہر ہوتا ہے اس وقت عبادت مولیٰ بنظر اس نعمت اور اس کے فوائد اور بخیال اس امر کے بجا لانا نہایت مناسب کہ آفتاب بے توقع ثواب اپنے مالک کی خدمت میں سرگرم و مستعد ہے وائے نادانی کہ میں باوجود امید ثواب و خوفِ عذاب اس کی عبادت میں قصور کروں اور وقت زوال ایک حالت مشابہ رکوع کے آفتاب کو عارض ہوتی ہے جس کے دیکھنے سے خدا کی کمال قدرت وعظمت ظاہر ہوتی ہے اور بندہ بنظر اسکی قدرت اور تمام عظمت کے خدمت اس کی بجالاتا ہے اور اس کے حضور سر جھکاتا ہے یہ وقت ظہر سال کا ہے جب آفتاب بہت نیچا ہوتا ہے اور ہیئت مناسب سجدہ کے اسے لاحق ہوتی ہے آدمی کے دل میں بھی رغبت سجدہ

marfat.com

اور اپنے مالک کی بندگی کی پیدا ہوتی ہے اور نماز عصر ادا کرتا ہے بعد غروب کے زمانہ کا رنگ بدل جاتا ہے اور ایک نئی قدرت حضرت رب العزت جل جلالہٗ کی ظاہر ہوتی ہے اس وقت نماز مغرب فرض ہوئی اور جب رات کی تاریکی زیادہ ہوتی ہے اور ستارے آسمان پر اچھی طرح ہو جاتے ہیں ایک اور جلوہ اس کی قدرت کا نظر آتا ہے اس وقت بندہ نماز عشاء ادا کرتا اور اس قادر مطلق کی کہ تمام آسمان و زمین جس کے قبضہ میں ہے بندگی بجا لاتا ہے۔

نکتہ کہتے ہیں جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشت سے دنیا میں آئے عالم ان پر تاریک اور رات کی ظلمت علاوہ تھی ناگاہ صبح روشن ہوئی آپ نے دو رکعت نماز اس نعمت کے شکر میں ادا کی وہی دو رکعت ہم پر فرض ہوئی تا گناہوں کی تاریکیاں زائل اور انوار طاعت حاصل ہوں اور زوال کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذبح سے نجات دی جناب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت چار رکعت نماز پڑھی کہ چار نعمتیں انھیں عطا ہوئیں فرزند قتل سے رہا ہوئے خدا کے حکم پر راضی اور جان دینے پر ثابت قدم رہے خدائے تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور فدیہ عنایت فرمایا ہمیں بھی بعد زوال چار رکعت پڑھنے کا حکم ہوا کہ ہم کو خدائے کریم نے اپنے فضل عمیم سے بطفیل رسول رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دوزخ سے کہ ہلاک حقیقی ہے آزاد کیا اور ہم سے بھی راضی ہوا اور ایمان پر ثابت قدم رکھا اور قیامت کے روز انشاء اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کو ہمارا فدیہ کرے گا عصر کے وقت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار تاریکیوں سے نجات پائی۔ ظلمت زلت ظلمت شب ظلمت آب ظلمت شکم ماہی اس کے شکر میں چار رکعت پڑھیں وہ چار ہم پر بھی فرض ہوئیں کہ تاریکی معصیت تاریکی قبر تاریکی صراط تاریکی جہنم سے نجات پائیں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

نے وقت مغرب تین رکعت ادا کیں دو اپنی اور اپنی ماں سے الوہیت کی نفی اور تیسری خدا کے لیے ثابت کرنے کے شکریں ہمیں بھی حکم ہوا کہ اس وقت تین رکعت پڑھیں کہ حساب حشر سہل اور آتش دوزخ سے نجات اور خوف قیامت سے امن حاصل ہو نماز عشا چار رکعت حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑھی کہ راہ گم شدہ ہاتھ آئی عورت کے غم سے نجات ہوئی رنج سے رہائی پائی ۔ ہارون علیہ الصلوٰۃ کو مرتبۂ وزارت و نبوت حاصل اور بسبب وعدۂ نصرت الٰہی کے خوف فرعون زائل ہوا ہم پر یہ چار رکعت مقرر ہوئیں کہ ہمیں خدا نے راہِ حق دکھائی اور غم آخرت سے بامید رحمت و شفاعت حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ رہائی ملی اور ہم میں اولیار و اقطاب کہ نائبان انبیار ہیں پیدا کیے دشمنان دین پر غلبہ بخشا ۔

فائدہ قاسم بن جعفر کی روایت میں ہے آدم نے نماز فجر اور اسحٰق نے ظہر اور عزیر نے عصر اور داؤد نے مغرب اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے عشا ادا کی اس تقدیر پر عشا خصائص امت مرحومہ سے ہے اور بر تقدیر اول اجتماع نماز پنجگانہ واللہ اعلم

لطیفہ امام فخرالدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آٹھ پہر میں جاگنے کی سترہ ساعت ہیں نہار معتدل بارہ ساعت کا ہوتا ہے اور اکثر آدمی اول شب تین اور آخر شب دو ساعت بیدار رہتے ہیں بعدد ان سترہ ساعت کے سترہ رکعت فرض ہوئیں تا بندے ہر ساعت کے مقابل ایک رکعت کی قدر تو اپنے مولیٰ کی عبادت و بندگی میں صرف کریں ۔

حکمت بنا اس دین متین کی مستحسنات عقلیہ و مرضیات عرفیہ پر ہے فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْہَا اور دستور ہے جب بادشاہوں کے دربار کا قصد کرتے ہیں اطراف بدن دھوتے ہیں لہذا نماز سے پہلے وضو فرض ہوا کہ نماز بادشاہ

marfat.com

حقیقی کا دربار ہے اور نیز وجہ تخصیص ان اعضا کی یہ ہے کہ جب تمام بدن کا دھونا بوجہ حرج فرض نہ ہوا تو یہ اعضا کہ اطراف بدن ہیں قائم مقام اس کے ہوئے اور نیز احادیث میں وارد وضو گناہوں سے پاک کرتا ہے اور ان اعضا کو اکتساب ذنوب میں بہ نسبت سائر بدن کے زیادہ مداخلت ہے اور بھی اس فعل کو تطہیر باطن سے وہ نسبت ہے جو کلمات نیت نماز کو نیت اور اقرار لسانی کو تصدیق سے اسی جگہ سے کہتے ہیں وضو میں ہاتھ دھونا دنیا سے ہاتھ دھونے اور کلی لذت طعام وشراب اور ناک میں پانی ڈالنا لذت مشمومات سے دست برداری اور منہ دھونا توجہ الی الغیر اور پاؤں دھونا غیر کی طرف جانے کو ترک کرنے اور مسح سر تزکیۂ خیال طرف اشارہ ہے اور دستور ہے کہ جب آدمی بادشاہ کے حضور جانا چاہتا ہے منہ ہاتھ پاؤں دھوتا ہے نہ مقعد اور تجربہ سے ثابت کہ ان اعضار کا دھونا دفع نوم وتفریح قلب میں اثر تمام رکھتا ہے موضع حدث دھونے کو اس باب میں اصلا دخل نہیں پس اعتراض بعض ملاحدہ کا کہ ایجاب وضو و عدم ایجاب غسل مقعد کہ محل خروج ریح ہے بیقیاس محض بے بنیاد ہے البتہ مسح سر کی حکمت کما حقہ سمجھ میں نہیں آتی اور ہماری عقل ناقص اُسے ادراک نہیں کرتی سوا اس کے کہ ایجاب امور تعبدیہ وغیر معقول المعنی کا واسطے امتحان بندگی کے ہے کہ کون ہمارے حکم کو اس نظر سے کہ حکم مولیٰ ہے بلا تردد و انکار بجا لاتا ہے اور کون اپنی عقل کو دخل دے کر چوں وچرا کرتا ہے سوا اس کے پروردگار تعالیٰ حکیم ہے اور حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں کہ فضول و عبث اس کے سرا پردۂ حکمت کے پاس نہیں آسکتا یہ کیا ضرور ہے کہ جس بات کا بھید ہماری سمجھ میں نہ آوے اس میں کوئی بھید نہ ہو جس کی حکمت تک ہمارا ذہن نہ پہنچے اس میں کچھ حکمت نہ ہو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب تو خدا کی ندا یقین جان کہ تجھے کسی بھلائی کی طرف بلاتا اور کسی برائی سے روکتا اور بچاتا ہے

marfat.com

آدمی جس کی دانائی کا معتقد ہوتا ہے اور اس کے کاموں کی خوبی تجربہ سے سمجھ لیتا ہے اور اس کے ہر کام کو اچھا جانتا ہے گو فائدہ اس کا سمجھ میں آدے اور یقین کرتا ہے کہ اس نے ضرور کچھ فائدہ تجویز کیا ہوگا گو میری عقل اسے دریافت نہیں کرتی کہ کیا خدا کی نسبت اس قدر اعتقاد بھی نہیں جو اس کا حکم بے چوں وچرا قبول نہیں کرتا۔

حکمت ارکان وضو پر مضمضہ و استنشاق مقدم ہوا کہ طہارت آب میں وصف معتبر ہے رنگ نظر سے معلوم ہو جاتا ہے اور مزہ ذائقہ اور بو شامہ سے دریافت ہوتی ہے اور وجہ تقدیم مضمضہ استنشاق پر ظاہر کہ موہنہ ناک سے شریف تر ہے۔

فائدہ: مشروعیت استقبال کعبہ میں چار نکتے ہیں۔

اوّل: زمین مبدار انسان اور کعبہ وسط و افضل[1] بقاع زمین پس وہی اس کا قبلہ مقرر ہوا کہ اپنی حقیقت یاد رکھ کے تکبر و تعلی سے باز رہے اور تواضع و انکسار کہ مناسب جوہر خاک اور لب لباب نماز ہے پیش نظر رکھے۔

دوم: حکمار کہتے ہیں انسان کے لیے دو قوتیں ہیں عقلیہ متخیلہ یہ قوت جب عقلیہ کی مدد کرتی ہے فعل اس کا قوی ہو جاتا ہے اس لیے مہندس جب کوئی حکم احکام مقادیر سے دریافت کرنا چاہتا ہے مطابق اس کے ایک صورت عالم اجسام میں وضع کرتا ہے اور جو شخص دربار شاہی میں جاتا ہے بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوتا اور اس کی خدمت بجا لاتا ہے لیکن اس دربار میں مقابلہ اور مواجہہ کی گنجائش نہیں لہٰذا استقبال کعبہ اس کے قائم مقام ہوا جس طرح قرأت و ذکر و تسبیحات جاری مجرے ثنائے سلطان اور رکوع و سجود بمنزلہ خدمت شاہی ہے۔

سوم: روح عبادت کی خشوع ہے اور ایک جہت کی طرف استقبال اس کے موید کہ ہر طرف منہ کرنے اور ادھر ادھر دیکھنے سے خشوع میں خلل واقع ہوتا ہے

---

[1] یعنی بعد موضع قبر اطہر بالاجماع ۱۲ احمد رضا غفرلہ ۱۲۱۲

marfat.com

اور وجہ تخصیص کعبہ کی ظاہر کہ اسے مالک حقیقی عزاسمہ نے اپنا گھر فرمایا ہے۔

چہارم یہود اس وجہ سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جانب غربی سے ندا آئی جانب غربی اور نصاریٰ اس نظر سے کہ حضرت مریم پر تجلی روح القدس علیہ السلام کی مکان شرقی میں ہوئی اس کی طرف استقبال کرتے ہیں کعبہ کہ تعمیر کردہ حضرت خلیل و مولد حبیبؐ جلیل ہے صلے اللہ علیہما وسلم اہل اسلام کا قبلہ مقرر ہوا۔

نکتہ رفع یدین نفی کبریائے غیر خدا اور جمیع ماسوائے اللہ سے دست برداری کی طرف اشارہ ہے اور تکبیر تحریمہ اثبات عظمت حضرت احدیت اثبات قولی و نفی فعلی کے ملانے سے یہ مضمون حاصل ہوتا ہے کہ عظمت و کبریائی خاصہ جناب الٰہی ہے لہٰذا تمام ماسوا سے انقطاع کرکے اسی کی طرف جھکتا اور اس کی صفت و ثنا بجا لاتا ہوں۔

حکمت برخلاف اور ارکان کے دو سجدے ہر رکعت میں فرض ہوئے:

(۱) کہ سجدہ بمنزلہ شاہد دعویٰ ایمان ہے حدیث میں ہے سجدہ کا نشان قیامت کے روز پیشانی پر چمکے گا اور ثبوت دعویٰ کے لیے شرع میں دو گواہ عادل مقرر ہیں۔

(۲) یا ایک سجدہ سے عبادت جسم اور دوسرے سے عبادت روح کی طرف اشارہ ہے۔

(۳) یا پہلا بنظر عظمت و جلال مولیٰ اور دوسرا اظہار اپنی عجز و ذلت کا ہے۔

(۴) یا پہلا شکر معرفت اور دوسرا اظہار خدمت۔

(۵) یا پہلے سے اس مضمون کی طرف کہ آدمی زمین سے پیدا ہوا اور دوسرے سے اس بات کی طرف کہ انجام کار زمین میں جاوے گا اشارہ ہے گویا

ؐ اے من جہۃ المحاورۃ واللہ اعلم ۱۲ احمد رضا غفرلہ ۱۲۱۲

مصلی دونوں سجدے سے آیت کریمہ مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيهَا نُعِيۡدُكُمۡ کے مضمون کا اقرار کرتا ہے

(۶) یا پہلا امتثال امر اور دوسرا ترغیم شیطان ہے کہ اُس نے سجدہ سے تکبّر کر کے تمام محنت و ریاضت اپنی برباد کی ۔

(۷) مبسوط میں ہے دونوں سجدے شیطان کی ترغیم اور اس کے جلانے اور ذلیل کرنے کے واسطے ہیں کہ اسے سجدہ کرنے کا حکم ہوا نہ بجا لایا ہم اس فعل کو بار بار کرتے ہیں اور اعتراض امام سروجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان دونوں وجہ پر کہ شیطان نے خدائے تعالیٰ کو لاکھوں کروڑوں سجدے کیے انکار اس کا سجدۂ آدم علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام سے مخصوص ہے ساقط کہ اس نے اگرچہ لاکھوں بار سجدہ کیا مگر سجدہ ہی کے انکار سے ملعون ہوا جب ہم اس فعل کو تکرار کریں گے اور اس کی عوض ثواب عظیم پائیں گے بالضرور اسے ندامت اور اپنے انکار پر حسرت ہوگی چنانچہ یہ مضمون بعینہٖ حدیث سے ثابت کہ جب بندہ سجدۂ تلاوت کرتا ہے شیطان روتا ہوا الگ ہو جاتا ہے اور کہتا ہے اے خرابی اسے سجدہ کا حکم ہوا بجا لایا بہشت کا مستحق ہوا میں نے انکار کیا اور دوزخی ہوا اور سجود سہو کی نسبت ارشاد ہوا کَانَتَا تَرۡغِيۡمًا لِلشَّيۡطٰنِ ۔

(۸) اور شیخ الاسلام تکرار سجود میں یہ نکتہ لکھتے ہیں کہ جناب باری تعالیٰ نے جب بنی آدم سے میثاق لیا سجدہ کا حکم کیا تا فعل مطابق قول کے ہو مسلمان سجدہ میں گئے کافر نہ کر سکے جب مسلمانوں نے سجدہ سے سر اٹھایا اور اپنے کو اس دولت عظمیٰ سے مخصوص پایا توفیق الٰہی کا شکر سجدہ کے ساتھ کیا وہی دو سجدے نماز میں مقرر ہوئے ۔

حکمت مشروعیت جماعت میں یہ بھید ہے کہ کسی کی نماز میں مثلاً خشوع اور کسی کی خضوع اور کسی کی ذوق و شوق اور کسی کی رعایت امتثال و

marfat.com

بندگی اور کسی کی ہیبت و وقار زیادہ ہے ان سب کیفیات کے ملنے سے ہیئت اجتماعی حکم معجون مرکب کا پیدا کرتی ہے اور یہ بات علیحدہ علیحدہ میں حاصل نہیں ہوسکتی علماء فرماتے ہیں نمازِ جماعت میں چار فائدے ہیں۔

اوّل: نمازیوں میں باہم دوستی و محبت پیدا ہوتی ہے اور ایک دوسرے کے حال سے واقف ہوتا رہتا ہے۔

دوم: نفس پر تنہا عبادت شاق ہے اوروں کو اس میں مصروف دیکھ کر بہ رغبت و نشاط بجا لاتا ہے اور شیطان بھی تنہا پر بہت حملہ کرتا ہے فَاِنَّمَا یَاکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ۔

سوم: برکت کامل کی ناقص اور حاضر القلب کی غافل کے دل پر اثر کرتی اور اسے کمال کی طرف کھینچتی ہے ہُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِہِمْ جَلِیْسُہُمْ ؏

مے پذیرند بداں را بطفیل نیکاں

وہب بن منبہ پچھلی صف میں کھڑے ہوتے اور کہتے میں نے توریت میں دیکھا ہے امت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں بعض لوگ جب سجدہ سے سر اٹھاتے ہیں جو آدمی ان کے پیچھے ہوتے ہیں بخشے جاتے ہیں۔

چہارم: اجتماع مسلمین باعث برکات و موجب حصول فوائد دین ہے۔ جاہل علماء سے مسائل سیکھتے ہیں اور بے شوقوں کو اہلِ محبت کا شوق دیکھ کر خدا کی بندگی کا شوق اور خائفین کے خضوع و خشوع دیکھنے سے اوروں کے دل میں بھی خوف پیدا ہوتا ہے بیباک اہل احتیاط کی احتیاط دیکھ کر بے احتیاطی و بیباکی سے باز آتے ہیں اور نماز جلد پڑھنے والے صابروں اور باوقار لوگوں کی نماز دیکھ کر اپنی حرکات پر نادم ہوتے اور نماز ٹھیک کر لیتے ہیں اے عزیز نماز باجماعت بڑی دولت ہے احیاء العلوم میں مرفوعا

marfat.com

روایت کرتے ہیں جس کی تکبیر تحریمہ چالیس روز فوت نہو نفاق و دوزخ سے محفوظ رہے اور یہ بھی حدیث میں ہے ایک گروہ قیامت کے روز چمکتے تاروں کی مانند محشور ہوگا فرشتے کہیں گے تم عمل کرتے تھے کہیں گے اذان سنتے ہی سب کام چھوڑ کر طہارت میں مشغول ہو جاتے دوسرے گروہ کے منہ چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ فرشتے ان سے ان کا عمل پوچھیں گے جواب دیں گے ہم وقت سے پہلے طہارت کر لیتے تیسرے کے منہ آفتاب کی طرح روشن ہوں گے وہ کہیں گے ہم اذان سے پہلے مسجد میں پہنچ جاتے صحیح حدیث میں ہے جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے خدائے تعالی اسے عرش کے سایہ میں کھڑا کرے گا جس دن سوا اس کے کہیں سایہ نہ ہوگا اور فرماتے ایک نماز با جماعت سے ستائیس نماز کے برابر ہے محیط رضی الدین میں ہے جماعت سنت موکدہ ہے اگر تمام اہل شہر ترک کریں اور سمجھانے سے باز نہ آویں ان پر جہاد چاہیئے کہ جماعت شعار اسلام ہے امام محمد رضی اللہ عنہ تارکین اذان پر جہاد جائز کہتے ہیں جب ترک اذان پر کہ وسیلۂ جماعت اور اس کی طرف ندا سے عبارت ہے جہاد جائز ہوا تو ترک جماعت پر کس طرح جائز نہ ہوگا غایۃ البیان و اجناس میں ہے۔ تارک جماعت کی گواہی مقبول نہیں اور بعض کتب فقہ میں مذکور کہ تارک جماعت پر تعزیر ضرور اور ہمسایوں پر اسے نصیحت کرنا واجب یہاں تک کہ سکوت سے گنہگار ہوں گے اور بدائع میں اکثر مشائخ سے جماعت کا وجوب نقل کیا اور بعض فقہا نے اسے اصح وارجح کہا اور کرخی نے اسے سنت مؤکدہ سے تعبیر کرکے وجوب کے ساتھ تفسیر کیا۔

لطیفہ: نماز جامع جمیع عبادات ہے تکبیر و تسبیح و تہلیل و تحمید و قرأت و درود و تشہد و دعا وغیرہا عبادات قولی ہیں اور طہارت و رفع یدین و استقبال قبلہ و قیام و قعود و رکوع و سجود و جلسہ و قومہ و تعدیل ارکان عبادات فعلی اور ستر عورت

marfat.com

وتنظیف جامہ عبادات مالی کھانا پینا جمع ترک کرنا بمنزلۂ صوم اور تکبیر تحریمہ بجائے
احرام اور استقبال قائم مقام طواف اور قیام بشابۂ وقوف عرفہ اور تعوذ جاری مجرے
رمی جمار اور بذل مال ستر عورت و آلات طہارت میں مثل زکوٰۃ اور قاعدہ شبیہ
اعتکاف اور رکوع و سجود تواضع و تذلل کہ اصل عبادت و ملاک حسنات ہے اور نیز
قعدہ مثل عبادت جمادات اور رکوع بمنزلۂ عبادت حشرات الارض اور قیام بجائے
عبادت و اشجار و نباتات اور ذکر تسبیح عبادت طیور و جن و ملئکہ ہے اور دعا کہ مخ العبادۃ
اور مفتاح ہر مدعا ہے اس عبادت کا لب لباب و خلاصہ ہے اور نیز وضو مانند زرہ
کے ہے اور امام مثل مبارز اور قوم لشکر صف آرار اور گروہ شیاطین علیہم لیئم اور محراب
موضع حرب جہاد میں کافروں کو قتل کرتے ہیں نماز میں ان کے سردار کو ہزیمت دیتے
ہیں جہاد میں فتح کے بعد مال تقسیم کرتے ہیں نماز میں بعد سلام فضل و رضامندی ذوالجلال
سے بہرہ دائمی پاتے ہیں۔

لطیفہ: صلوۃ صلے بالضم والکسر سے کہ بمعنی سوختن ہے ہم اشتقاق ہے
پس بندہ مصلی کو چاہیئے جب نماز میں داخل ہو پروانہ وار شمع حقیقت
پر اس طرح جل جاوے کہ سوز و گداز ظاہر نہ ہونے پائے۔

دوسرا باب

روزہ کے بیان میں

قَالَ اللہُ تعالیٰ یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ
قَبۡلِکُمۡ اے ایمان والو فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسا فرض ہوا اگلوں پر اے عزیز کمال عظمت

نوٹ:- اصل نسخہ میں زینت کا لفظ نہیں ہے۔

marfat.com

اور نہایت منزلت اس دولت بے نہایت کی اس آیت سراپا بشارت بے قیاس کر کر پروردگار تقدس و تعالیٰ روزہ داروں کے ایمان کی گواہی دیتا ہے اور ان کو ایمان والے کہتا ہے اور کمال عنایت و شفقت سے اپنے بندوں کی تسکین و تشفی کرتا ہے کہ یہ عبادت کچھ تمہیں پر فرض نہیں ہوئی بلکہ اگلی امتوں پر بھی فرض تھی بعض امم سابقہ پر روزہ ایام بیض اور یہود پر روزہ عاشورا اور ہر شنبہ فرض اور نصاریٰ پر ماہ رمضان مقرر ہوا لیکن اس سال سردی یا گرمی بشدت تھی لہٰذا انہوں نے روزہ شاق سمجھ کر موسم بہار میں روزے رکھے اور اس تبدیل کے کفارہ میں بیس اور زیادہ کیے حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں روزہ عبادت قدیمی ہے کوئی شریعت اس کی فرضیت سے خالی نہیں یہ نہ سمجھو کہ یہ تکلیف تم پر نئی ہوئی بلکہ اگر نظر تعمق سے دیکھو تو فرضیت اس عبادتِ شاقہ کی امم سابقہ پر تمہاری ہی تسکین و تشفی کے واسطے تھی کہ عنایت الٰہی جو تمہارے حال پر روز ازل سے مبذول ہے مقتضی اس امر کی نہ ہوئی کہ ایسی تکلیف شاق اپنے محبوب کی امت سراپا مرحمت پر یکبارگی مقرر کریں بلکہ واسطے فرضیت اس عبادت کے کہ باقتضائے حکمت کاملہ ہزاروں خوبیاں اور بڑائیاں اس امت کو اس کے عوض حاصل ہوئیں یہ طریقہ قرار پایا کہ زمانہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زمانہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک ہر مذہب و ملت میں یہ عبادت فرض کی تاکہ یہ امت مرحومہ اوروں کا حال سن کر بے تکلف اختیار کریں اور گرد ملال و کلفت ان کے دامن ہمت پر نہ بیٹھے قاعدہ ہے اَلْبَلَاءُ اِذَا عَمَّ خَفَّ اور مثل مشہور ہے مرگ انبوہ جشنے دارد چنانچہ یہ مضمون آیۂ کریمہ سے واقفان علم بدیع پر بخوبی ظاہر لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ٥ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو کہ اس عبادت سے مشق ریاضت اور نفس کشی کی حاصل ہوتی ہے اور قوت شہوت وغضب کہ اصل تمام گناہوں کی ہیں ضعیف ہو جاتی ہیں اس لیے کہ مدار شہوت وغضب کا قوت مزاج اور متانت روح حیوانی پہ ہے اور روح اغذیہ و اشربہ سے متولد ہے پس

marfat.com

ثقیل طعام و شراب سے روح نرم اور رقیق ہو جاتی ہے اور بالاضطرار شہوتِ غضب میں کمی آجاتی ہے حدیث مشہور میں وارد جو جوان شہوت جماع کو نہ روک سکے نکاح کی استطاعت رکھے اسے چاہیئے کہ روزہ اختیار کرے کہ وہ اس کے لیے حکم خصی ہونے کا رکھتا ہے صوفیۂ کرام فرماتے ہیں طالب خدا کو تین باتیں لازم نوم غلبہ وکلام ضرورۃ و اکل فاقۃ بعضے دو دو تین تین دن اور بعض ایک ہفتے کے بعد کھاتے ہیں اور جب اشتیاق کا غلبہ ہوتا ہے چالیس دن نہیں کھاتے اس وقت پروردگار تقدس و تعالیٰ ان کے باطن میں کلام فرماتا ہے جو انبیا کے حق میں باظہار واقع ہے اولیا کے لیے بالاسرار جائز ہے صاحب شریعت ابدیہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنے پیٹ بھوکے اور جگر پیاسے اور بدن ننگے رکھو کہ پروردگار تعالیٰ کو ظاہر و عیاں دیکھو جس نے دیکھا مطلب کو پہنچا اور جو کامیاب ہوا مقام فنا و بقا سے برتر ہوا عبارت اس سے جہالت اور اشارت ضلالت ہے قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ۝ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شیطان خون کی مانند آدمی کے بدن میں رواں ہے راستہ اس پر تنگ کرو بھوک اور پیاس سے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں ہمیشہ جنت کا دروازہ کوٹا کرو عرض کیا کاہے سے فرمایا بھوک سے اے عزیز تیرے کھانے سے خزانہ رزاق مطلق کا کم نہ ہو جاوے گا لیکن پیٹ بھر کھانا تجھے رب سے محجوب اور نفس کا پابند کر دے گا بھوکے رہنے سے صفائی قلب و رقت دل و لذتِ طاعت اور انکسار اور جوع دوزخ کی یاد اور کسر شہوت فرج اور قلت نوم حاصل ہوتی اور طاعت پر مواظبت ہاتھ آتی ہے اور تحصیل رزق اور کھانے پکانے کی دقتوں سے فراغت اور خفت مؤنت و مشقت اور قلیل پر کفایت اور صدقہ دینے کی ہمت میسر ہوتی اور ہزاروں بیماریوں سے نجات رہتی ہے اور زیادہ کھانے سے سختی دل اور غفلت اور غلبۂ شہوت اور سستی و کاہلی اور نیند اور تحصیل و ترتیب طعام

marfat.com

کی مشقت اور اس کے مصائب میں ابتلا اور ذلت و خست پیدا ہوتی ہے ہر چند یہ عبادت کہ باعث کسر شہوت اور موجب روشنی قریحت ہے انسان کے حق میں ہر عبادت سے زیادہ مفید ہے اس واسطے کہ کسر نفس و شہوت سے مقصود اصلی تک پہنچ جاتا ہے اور کدورات سبعی و ظلمات بہیمی سے صفائی کلی حاصل ہو کر مقام کشف و وصول پر فائز ہوتا ہے اور حق تقویٰ کا کہ بہترین خصائل ہے اس کو حاصل ہوتا ہے مگر اکثر خلق پر کہ ہمت ان کی اس طلب سے قاصر ہے یہ عبادت و مشقت کمال شاق گزرتی ہے اس واسطے ان کی تشفی و تسلی کے لیے ارشاد ہوتا ہے اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ گنتی کے دن ہیں کہ نہ بہت کم ہیں جو کسر شہوت و غضب میں تاثیر معتدبہ نہ کریں اور نہ بہت زیادہ کہ اعتدال مزاج و قوت و طاعت میں خلل ڈالیں پس گھبرانا نہ چاہیئے اور کمر ہمت مضبوط باندھیے کہ بہت جلد تمام ہو جاویں گے اور یہ کلمہ کمال عنایت پروردگار پر دلالت کرتا ہے کہ اس ارحم الراحمین کو انتہا سے زیادہ اس امت کی منظور ہے جس طرح پدر شفیق اپنے فرزند عزیز کو مکتب میں بٹھاتا ہے اور تسکین و تسلی دیتا ہے کہ اب تھوڑی دیر میں چھٹی مل جائے گی. وہی قاعدہ شفقت کا یہاں بھی مرعی ہے لیکن اسی شفقت و عنایت کے ضمن میں تازیانہ خوف کا مارا گیا ہے کہ جب بادشاہ اپنے تابعین و رعایا کو کسی امر کا حکم دیتا ہے، اور اس میں ہر طرح نرمی و آسانی کا لحاظ کر لیتا ہے تو کسی شخص کو گنجائش عذر باقی نہیں رہتی اور جو کوئی اس حکم میں سستی کرتا ہے مورد عتاب ہوتا ہے سو اسی طرح بادشاہ علی الاطلاق نے اپنے بندوں کی ضعف و ناتوانی پر نظر فرما کے مدت اس عبادت کی کمال توسط کے ساتھ اختیار کی اگر مانند نماز کے یہ عبادت تمام سال فرض رہتی بندے تاب نہ لاتے باوجود اس عنایت کے اگر کوئی شامت نفس سے اس عبادت میں قصور کرے کمال عتاب و عذاب کا مستحق ہو جاوے کہ راہ عذر کی اول ہی مسدود کر دی گئی اور

marfat.com

نرمی و آسانی کا فرو گذاشت نہ ہوا مگر ایک امر باقی ہے کہ واسطے اس عبادت کے ایک مہینہ مقرر ہوا اور ضرور ہے کہ بعض مکلف اُن دنوں میں بیمار ہوں اور بعض سفر میں ان پر تعمیل اس حکم کی کمال دشوار ہے سو واسطے دفع اس عذر کے ارشاد ہوتا ہے فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ جو شخص تم میں بیمار یا مسافر ہو تو اور دنوں میں روزہ رکھ لے یہ آیت پروردگار کی کمال رحمت پر دلالت کرتی ہے کہ جب جناب غفور رحیم جل جلالہ کو منظور نہ ہوا کہ بندگان گنہگار دو تکلیفوں میں گرفتار ہوں اور محنت سفر و مرض کے ساتھ مشقت روزہ کی جمع کریں تو اس کے رحم و کرم سے امید واثق ہے کہ روزہ داروں کو تکلیف دوزخ سے بھی محفوظ رکھے گا اور حرارت روزہ کے ساتھ گرمی جہنم کی جمع نہ کرے گا اور جو شخص کہ بسبب ضعف و ناطاقتی کے ان دنوں میں روزہ نہیں رکھ سکتا اور اس سبب سے کہ بڑھاپے سے روز بروز طاقت کم ہوتی ہے اور دنوں میں ادا نہیں کر سکتا اگر طاقت رکھتا ہے بعوض ہر روزہ کے دو وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کھلا دے خواہ دو آثار گندم (بوزن دہلی) ہر روزہ کے بدلے خیرات کرے۔ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۝ اس لیے خود ترک آب و غذا خدا کے واسطے نہیں کر سکتا مگر ایک مسلمان کو بھوک سے نجات دیتا ہے اور جو کچھ عبادت اس مسلمان سے بسبب کھانے اس غذا کے ہو گی اس میں دخل پیدا کرتا ہے اور اس وجہ سے کہ مقدار خوراک ایک آدمی کی جبکہ اس نے صرف کی تو اسے غذا سے دست تصرف اپنا روکا اور نفس کو اس سے باز رکھا تو گویا ایک مشابہت معنوی روزہ دار سے پیدا کی اور اگر اپنی رغبت و طبیعت سے ایک خوراک زیادہ دے تو اور بہتر ہے فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ اور صدقہ دینے سے روزے رکھنا افضل و بہتر ہے یعنی معذور اگر روزہ رکھ لے تو اس صدقہ سے اس کے حق میں اولیٰ ہے وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ روزہ رکھنا تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے ہو اور اس کی بزرگی و فضیلت پر نظر کر کے روزہ دل کی

marfat.com

صفا اور جان کی ولا ہے پس کیا غم ہے اگر تن خاکی کے حق میں بلا ہے بیہقی روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں روزہ اور قرآن بندہ کی شفاعت کریں گے روزہ کہے گا الٰہی میں نے اسے کھانے پینے اور شہوتوں سے دن میں میں روکا مجھے اس کا شفیع کر اور قرآن کہے گا میں نے اسے رات کے سونے سے باز رکھا مجھے اس کا شفیع کر پس حق جل مجدہ ان کی شفاعت قبول فرمادے گا جامع ترمذی میں ہے فرماتے ہیں جو ایک دن خدا کی راہ میں روزہ رکھتا ہے خدائے تعالےٰ اس کے اور دوزخ کے بیچ میں ایک ایسا خندق کر دیتا ہے جیسا زمین و آسمان میں فاصلہ ہے اور روایت احمد و بیہقی میں وارد ہوا کہ دوزخ سے اتنا دور کر دیتا ہے جس قدر دور وہ زاغ جائے کہ بچپن سے اُڑا اور اُڑتے اُڑتے بوڑھا ہو گیا اور مر کر گر پڑا اور روایت صحیحین میں ہے ستر برس کی راہ دوزخ سے دور کر دے اور فرماتے ہیں لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِہٖ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ اس واسطے کہ جب بندہ تخلق باخلاق اللہ یعنی یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ سے مرتبہ انسانیت ترک کرکے بحکم اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی طلب عالم تقدیس میں صبح سے شام تک بادیہ پیما رہتا ہے شام کو مرکب اس کا بحکم صفت بشریہ چلنے سے عاری ہو کر محتاج آب و دانہ کا ہوتا ہے اس وقت جب کھلانے پلانے سے اس کی خبر لیتا ہے اور قوت راہ مقصود کی اس میں پاتا ہے ایک عجیب فرحت و خوشی حاصل ہوتی ہے اور جب فرحت افطار کہ وسائل سلوک سے ہے اس درجہ ہے بیان فرحت لقا کا کہ مقصود اصلی کون ہے کون کر سکتا ہے جس نے دیکھا وہی لطف و مزہ اس کا جانتا ہے اسی لیے کہتے ہیں ہر عبادت کا ثواب معین و مقدر ہے مگر بدلہ روزے کا عبادت و اشارت سے ورا ہے صحاح میں مروی ہے آدمی کا ہر عمل مضاعف ہوتا ہے یعنی ایک نیکی کو دس لکھتے اور دس کا ثواب دیتے ہیں یہاں تک کہ بعض نیکیاں سات سو تک مضاعف

ہوتی ہیں مگر روزہ اس حکم سے مستثنٰی ہے۔ حق جل جلالہ فرماتا ہے اَلصَّومُ لِی وَاَنَا اَجزِی
بِہٖ وہ خاص میرے واسطے ہے کہ بخلاف اور عبادات کے ریا کو اس میں دخل نہیں
اور میں خود اس کی جزا دیتا ہوں۔ بیہقی کہتے ہیں کسی نے سفیان بن عیینہ سے معنے
اس حدیث کے پوچھے فرمایا حدیث صحیح و محکم تر ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ
جب قیامت کو آدمی سے خصم اس کے نزاع کریں گے تمام اعمال نیک اپنے
حقوق کے بدلے لے جائیں گے جب نوبت روزہ کی آئے گی حق تعالیٰ فرمائے گا
اسے چھوڑ دو یہ خاص میرے واسطے ہے اور جو مطالبہ ذمہ بندہ کے باقی ہوگا اپنے
رحم و کرم سے خود کفایت فرمائے گا اور اہل حقوق کو راضی کر کے بندہ کو انکے
مطالبہ سے پاک کر دے گا اس وقت روزہ بندہ کے ساتھ ہوگا اور بہشت میں
لے جائے گا اور بیہقی کہتے ہیں مراد کثرت ثواب ہے جس کا ثواب خدا کی طرف
مضاف ہوا اور ثواب دینے والا پروردگار ہے قدر اس کی کسے معلوم ہو اور کون اندازہ
کرسکتا ہے روزہ صبر ہے اسی لیے رمضان کو شہر الصبر فرمایا اور صبر کا ثواب بے انتہا
ہے وَاِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُونَ اَجرَھُم بِغَیرِ حِسَابٍ ٥ اور بعض کہتے ہیں اضافت ثواب
اور روزے کی اپنی طرف واسطے تشریف و تکریم کے ہے مثل بیتی اور ارض اللہ
اور ناقۃ اللہ اور امثال ذالک کے یہ مطلب ہے کہ ریا کو کہ شرک اصغر ہے اس
میں دخل نہیں اور سوا پروردگار جل جلالہ کے کسی کے واسطے واقع نہ ہوئی کہ سجدہ
و طواف و قربانی وغیرہا عبادات کفار اپنے بتوں کے واسطے بھی کرتے ہیں یا یہ مراد
ہے کہ حقیقت روزہ میں کہ ترک اکل و شرب و جماع ہے نفس کو مطلقاً حظ نہیں بلکہ
حقیقت اس کی حبس نفس ہے بعض محققین فرماتے ہیں استغنا طعام و شراب سے
صفت ربوبیت ہے یعنی تمام اعمال بندوں کے مناسب ان کے حال کے ہیں
بخلاف روزہ کے کہ ہماری صفت سے مناسبت رکھتا ہے اور بعض روایات میں

marfat.com

بصیغۂ مجہول وارد یعنی روزہ خاص میرے واسطے ہے کہ شل اور عبادات کے غرض اس سے ثواب بہشت و حور و قصور و نعیم جنت نہیں بلکہ اَنَا اُجْزِیْ بِہٖ میں خود روزہ کا بدلہ ہوں اور ثواب اس کا لقاء و دیدار میرا ہے اے عزیز دیکھ کیا مقام ہے اگر بندہ کو کہیں تو سگِ درگاہ ہے شادی سے تمام عالم میں نہ سمائے اور فخر سے زمین و آسمان پر ناز کرے چہ جائیکہ فرماتے ہیں فعل تیرا میرا ہے اور بدلہ اس کا میری رویت و لقاء ہے یہ وہی مقام ہے جو مقبولانِ حضرت و مقتولانِ تیغ محبت کے حق میں وارد ہے مَنْ قَتَلَہٗ مَحَبَّتِیْ فَدِیَتُہٗ رُؤْیَتِیْ دیت وارثان مقتول کو پہنچتی ہے اور یہ دیت خود اسی کو ملتی ہے کہ وارث اپنے نفس مقتول کا وہی ہے شیخین روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں بوئے دہن روزدار کی پروردگار تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے اور روزہ آتش دوزخ سے سپر ہے صحاح میں ہے بہشت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک ریّان ہے کہ سوا روزہ داروں کے کوئی اس میں نہ جا سکے گا اور جو اس دروازہ میں داخل ہوگا کبھی پیاس اس کو نہ لگے گی صحیح ابن خزیمہ میں وارد اسے ایک شربت پلائیں گے کہ کبھی اسے تشنگی نہ ستائے گی صحاح ستہ میں مروی جو شخص رمضان بھر بحکم ایمان و طلب ثواب روزے رکھے سب اگلے گناہ اس کے بخشے اور بعض سنن میں ہے سب گناہ اس کے معاف ہوں نسائی وغیرہ راوی کہ روزہ دار کا چپ بیٹھنا بھی اوروں کی تسبیح کے حکم میں ہے فرمایا کہ روزہ دار کو پانچ بزرگیاں حاصل ہیں افطار کے وقت ایک دعا خواہ مخواہ اس کی قبول ہوتی ہے بیٹھنا اس کا اوروں کی تسبیح کے برابر ہے کہ اس کی سب ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور تمام عمل خیر کی ثواب و جزا معین ہے بخلاف روزہ کے ثواب اس کا بے انتہا ہے اور دعا اس کی حالت روزہ میں مستجاب ہے اور گناہ اس کے معاف نسائی و بیہقی و حاکم سیدنا ابو امامہ رضی اللہ

marfat.com

تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا عمل بتایئے کہ فائدہ اس کا بہت بڑا ہو فرمایا روزہ اختیار کر کہ اس کے مانند کوئی عمل نہیں ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے تفضیل صوم میں نماز پر اور مشہور جمہور علماء میں یہ ہے کہ نماز تمام عبادات سے افضل ہے بدلیل حدیث صحاح اِنَّ خَیْرَ اَعْمَالِکُمُ الصَّلٰوۃ اور مراد نفی مماثلت وجہ مخصوص میں ہے کہ فائدہ قرات صوم کا ہے۔ ترمذی نسائی ابن ماجہ کی روایت میں ہے جب اور لوگ روزہ دار کے سامنے کھاتے پیتے ہیں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور ہر جوڑ اور استخواں اس کی تسبیح میں مشغول ہوتے ہیں بطریق عدیدہ مروی تین شخصوں کی دعا بیشک مستجاب ہے روزہ دار مسافر مظلوم ابن ماجہ حاکم بیہقی راوی ایک دعا روزہ دار کی وقت افطار کے ہرگز رد نہیں ہوتی صحاح میں ہے قیامت کو ایک حوض خاص روزہ داروں کو عنایت ہوگا کہ سوا ان کے کسی کو اس پر بار نہ دیں گے مصنف ابن ابی شیبہ و بیہقی میں ہے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عین دریا میں جہاز پر سوار تھے اور رات تاریک ناگاہ ابو موسیٰ اور ان کے یاروں نے ایک آواز آسمان کی طرف سے سنی کہ کوئی کہتا ہے ٹھہرو میں تمہیں خدا کا حکم سناؤں اور اس کا عہد جو اپنے اوپر لازم فرمایا ہے بتاؤں ابو موسیٰ کھڑے ہوئے اور کہا اے عزیز ہوا موافق ہے اور لنگر کشتی کے اٹھا دیے عین دریا میں کس طرح توقف کریں تجھے حاجت ہمارے ٹھہرنے کی کیا ہے جو کچھ کہنا ہے کہہ کہ ہم جان و دل سے سنتے ہیں آواز آئی حق تعالیٰ نے اپنی ذات پاک پر یہ بات لازم کی ہے کہ جو اس کی رضا کے واسطے گرم دن میں آپ کو پیاسا رکھا اسے قیامت کے دن پیاس سے مامون کر دے اور حضور ارشاد فرماتے ہیں جب عید کا دن ہوتا ہے

marfat.com

خدائے تعالیٰ روزداروں سے فرشتوں پر مباہات کرتا ہے اور ان سے فرماتا ہے اے میرے فرشتو کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جس نے اپنا کام پورا کیا عرض کرتے ہیں اے پروردگار اس کا بدلہ یہ ہے کہ اُجر بھی اسے پورا دیا جائے پس فرماتا ہے اے میرے فرشتو میرے غلاموں اور لونڈیوں نے میرا فرض جو ان پر تھا ادا کیا پھر نکلے ہیں اپنی آوازیں بلند کرتے ہوئے دعا میں مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال و کرم وعلو بلندی مرتبت کے کہ میں نے ان کی دعائیں قبول کیں پھر فرماتا ہے لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دیں اور وارد ہوا اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ وَ الصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ پس روزہ ربع ایمان کا ہے اسی واسطے ارکان اربعہ اسلام میں داخل ہے جواہر التفسیر میں ہے لِکُلِّ شَیْءٍ بَابٌ وَبَابُ الْعِبَادَةِ الصَّوْمُ کہ شیطان روزہ دار سے جدا ہوتا ہے اور توفیق الٰہی اس کے حال پر توجہ فرماتی ہے اس لیے جو کبھی عبادت نہیں کرتا رمضان میں وہ بھی مشغول بعبادت ہوتا ہے۔ اے عزیز روزہ اصل اکثر اخلاق کا ہے خوف پروردگار کا روزہ سے زیادہ ہوتا ہے آدمی جب بھوک پیاس کی شدت پاتا ہے سمجھتا ہے کہ ایک دن کی بھوک پیاس میں باوجود اس کے کہ مکان سایہ دار اور ہوا سرد اور اسباب آرام موجود ہے یہ حال ہو گیا دوزخ کی بھوک پیاس اور قیامت میں تشنگی و گرسنگی باوجود ان مصائب کے کس سے اٹھائی جاوے گی اور رحم و رقت و سخاوت زیادہ ہوتی ہے کہتے ہیں ایک شخص تھا کہ جو اس کے ہاتھ آتا خرچ کر ڈالتا متعلقوں نے اسے قید کیا اور کھانا پانی بند تاکہ مال کی قدر جانے اور زیادہ دہی سے باز آئے جب چھوڑا اور بھی زیادہ غمخواری فقرا اور صرف میں مشغول ہوا کسی نے کہا اے عزیز تو اس قید سے متنبہ نہ ہوا کہا جب میں بھوک پیاس کی کیفیت سے واقف نہ تھا فاقہ کسی کا مجھ سے نہ دیکھا جاتا اب تو اس کی شدت سے آگاہ ہوں کس طرح تکلیف اور دل کی گوارا کروں اور

marfat.com

بنی نوع کو محنت و فاقہ میں مبتلا دیکھوں اور ایک فائدہ جلیلہ روزہ میں موافقت ملائکہ ہے کہ جس طرح فرشتے کھانے پینے سے پاک ہیں اسی طرح روزہ دار بھی کھانا پینا ترک کرتا ہے بلکہ درحقیقت یہ بات اس سے زیادہ ہے کہ فرشتے اصل فطرت میں کھانے پینے سے مستغنی ہیں نہ ان کو بھوک لگے نہ پیاس ستائے بخلاف انسان مسلمانوں کے باوجود احتیاج صرف بتعمیل حکم پروردگار کھانا پینا ترک کرتا ہے گویا مضمون اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ہ اس عبادت سے آشکارا ہے کہ اگر تم اپنی تسبیح و تقدیس پر نظر رکھتے ہو یہ مشت خاک باوجود ہزاروں موانع کے ہماری تسبیح و تقدیس بجا لائیں گے اگر تم اپنی عصمت و پاکی کو دستاویز فضیلت سمجھتے ہو ان کی طہارت پہ نظر کرو کہ باوجود احتیاج کھانا پینا ترک کرتے ہیں اور ہماری راہ میں کیسی کیسی محنت و مشقت گوارا کرتے ہیں اگر فساق ان کی خونریزی کرتے ہیں عشاق ان کے آنکھوں سے خون دل ہمارے شوق میں جاری رکھتے ہیں۔ بخاری و مسلم روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ روزے آتش دوزخ سے سپر ہیں اور وارد ہوا روزہ سر تمام عبادات کا ہے کہ مانع جملہ شہوات کا ہے مدد شہوات کی کھانے پینے سے ہے اور بھوک شہوات کو توڑتی ہے اور حدیث قدسی میں ہے ہر نیکی آدمی کی دہ چند سے ہفت صد چند تک زیادہ ہوتی ہے مگر روزہ کہ میرا ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں کہ قدر و کیفیت اس اجر کی سوا میرے کسی کو معلوم نہیں جب فرضیت اس عبادت کی بیان ہو چکی اور اشارہ اس کی فضیلت پر بھی واقع ہوا اور بالا جمال اس قدر بھی معلوم ہو گیا کہ مدت اس کی وہ ہے جس میں شمار کو دخل ہے اور وہ دورہ شب و روز کا نہیں اور نہ دورۂ سال ہے کہ افراد اس کے اسمائے شہور سے معدود ہوتے ہیں بلکہ دورہ مہینے کا ہے کہ اس کی تاریخیں اول و دوم و سوم کہاتی ہیں اور عدد ان میں معتبر ہے اب تصریح اس امر کی ضرور ہے کہ وہ میعاد اسی قدر ہے جو مضمون اجمالی

marfat.com

سے سمجھی گئی اور اگر مہینہ ہے تو کونسا مہینہ ہے اسی واسطے ارشاد ہوتا ہے شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ وہ مہینہ ہے جس کا روزہ تم پر فرض ہے۔ رمضان ہے جس میں قرآن نازل ہوا مہینہ کو شہر اس لیے کہتے ہیں کہ وقت شروع کے شہرت ہوتی ہے سمی الشہر شہراً لشہرتہ اور اسی مہینے کا نام رمضان اس سبب سے رکھا گیا کہ جب عرب مہینوں کے نام رکھتے تھے ان دنوں اس مہینہ میں گرمی بشدت تھی۔ رمز کہتے ہیں نہایت گرمی کو اور اسے صلہ موصول سے موصوف کرنا اس لیے ہے کہ تخصیص اس مہینہ کی واسطے روزہ کے روشن ہو جائے قاعدہ مسلمہ ہے کہ صلہ موصول میں معنے تعلیل کے مفہوم ہوتے ہیں یعنی اس مہینہ کو واسطے روزہ اور اس کے توابع ولواحق یعنی تراویح وختم قرآن کے اس لیے مقرر کیا کہ اس میں قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ ہم نے اس مہینے متبرک میں تم پر قرآن نازل کیا تمہیں بھی لازم ہے کہ جب یہ مہینہ آئے شکر ہمارا ادا کرو اور اس میں قرآن پڑھا کرو۔

فائدہ جلیلہ ولطیفہ جمیلہ: اے عزیز اس جگہ ایک لطیفہ ہے کہ جس مہینے میں قرآن نازل ہوا اس کو یہ بزرگی حاصل ہوئی کہ قیامت تک جو کوئی اس میں دو رکعت نفل پڑھے فرض کا ثواب پاوے اور جو فرض پڑھے ستر کا ثواب حاصل ہو سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں پچھلے دن شعبان کے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو تم پر بڑے مہینے نے سایہ ڈالا برکت والا مہینہ جس میں شب قدر ہے کہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے روزہ اس کا فرض اور تراویح نفل جو نفل عبادت کرے فرض کا ثواب پاوے اور جو فرض ادا کرے ستر کا ثواب پاوے وہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے وہ مہینہ مواسات کا ہے اس میں مسلمان کا رزق زیادہ ہوجاتا ہے جو روزہ دار کو افطار کرائے گناہ اس کے معاف ہوں اور دوزخ سے آزاد ہو اور روزہ دار

کے برابر اسے بھی ثواب ملے اور اس کا ثواب نہ گھٹے اگر دودھ کا چلو پلائے یا چھوہارا کھلائے یا پانی پر افطار کرائے اور جو روزہ دار کو پیٹ بھر کھلائے میرے حوض کا پانی اس کو ملے کہ پھر کبھی پیاس نہ لگے یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو اول اس مہینے کا رحمت اور وسط مغفرت اور آخر دوزخ سے آزادی ہے اور فرماتے ہیں وہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب بہشت اب اس مرتبہ کو غور کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے روزہ داروں کو صابرین میں داخل کیا اور جو فائدے صبر کے ہیں ان کو عنایت فرمائے صبر کا ثواب بے انتہا ہے۔ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ٥ دین کی امامت و پیشوائی صبر کے ساتھ معلق ہے۔ وَجَعَلْنٰھُمْ اَئِمَّۃً یَّھْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا صابرین خدا کے محبوب و مقبول ہیں اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ٥ صبر سے دین و دنیا کی عزت ملتی ہے وَتَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ الْحُسْنٰی عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ بِمَا صَبَرُوْا اور ارشاد فرماتے ہیں جب رمضان آتا ہے شیاطین اور شریر جن قید ہوتے ہیں اور دوزخ کے سب دروازے بند کیے جاتے ہیں کہ کوئی نہیں کھلتا اور جنت کے ابواب سب مفتوح ہو جاتے ہیں کہ کوئی بند نہیں ہوتا اور منادی پکارتا ہے اے طالب خیر آ کہ آج دن تیرا ہے اور اے بدکار باز آ کہ یہ وقت بدی کا نہیں اور خدا کے لیے کچھ آزاد ہیں قید دوزخ سے اور یہ ہر شب ہے پس مسلمان کو لازم ہے کہ قدر اس نعمت کی جانے اور ایک ساعت اس مہینے کی روز عید سے بہتر سمجھے اور ہر وقت و ہر لحظہ اس کی خدمت میں مصروف رہے کہ یہ مہمان عزیز ہے اور ایک دن جدا ہونے والا اور بعد فراق کے نہیں معلوم کہ پھر ملنا نصیب ہو یا نہیں احادیث صحیحہ سے ثابت کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جہان سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں ان دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے اور ذکر و نماز و اعتکاف و تلاوت میں ہر ساعت مشغول رہتے اور اس ماہ مبارک کو انواع عبادات سے مخصوص فرماتے اور حضرت جبریل

marfat.com

امین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر شب حاضر دربار ہوتے اور حضور ان سے دور قرآن فرماتے اور جو شخص کوئی چیز مانگتا بے تامل عطا کرتے اور دو دو تین تین دن روزہ وصال رکھتے اور اوروں کو وصل سے منع فرماتے اگر کوئی سبب پوچھتا ارشاد ہوتا لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ میں تم جیسا نہیں وَ فِیْ رِوَایَۃٍ اَیُّکُمْ مِثْلِیْ تم میں مجھ سا کون ہے اور کسے یہ رتبہ حاصل ہے اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ میں رات کو اپنے رب کے پاس ہوتا ہوں یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ وہ مجھے کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے یعنی مجھے بے کھائے پیئے وہ قوت عبادت کی بخشتا ہے یا حقیقت میں طعام و شراب اس عالم کا عنایت فرماتا ہے جس کے کھانے پینے سے قوت پیدا ہوتی ہے اور وصال میں نقصان نہیں آتا کہ احکام اس عالم کے مغائر اس عالم کے ہیں جیسا کہ استعمال طشت سونے اور چاندی کے واسطے غسل صدر شریف کے حالانکہ استعمال برتنوں چاندی سونے اس جہان کا ممنوع ہے الغرض یہ قوت مجھے عالم غیب سے حاصل ہوتی ہے تمہیں کہاں میسر ہے یا مراد غذائے روحانی ہے کہ معارف و لذات و فیضان لطائف الٰہی کہ دل مبارک پر عالم غیب سے نازل ہوتے ہیں اور اس کے سبب سے روح کو تازگی اور نفس کو خوشی اور آنکھ کو روشنی حاصل ہوتی کہ پرواہ غذائے جسمانی کی نہ رہتی ذکرہ ابن قیم فی کتاب الھدیٰ و ابن رجب فی الطائف۔ میں کہتا ہوں حق یہ ہے کہ کیفیت اس کھلانے پلانے اور شب کو اپنے رب پاس رہنے کی وہ جانتے ہیں یا ان کا خدا یہ اور اس کے امثال ظاہر پر محمول ہیں اور تاویل بلاوجہ انحراف و عدول کھلانا پلانا اور شب باشی معقول ہے اور کیفیت مجہول مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقل و فہم سے ورا ہے اور راز و نیاز محب و محبوب میں غیر کو دخل دینا ناروا تجھے کیا معلوم کہ ان کا رب ان کے ساتھ کیا کرتا ہے اور کس کس طرح سے پیش آتا ہے کس نے جانا کہ شبِ معراج کیا وحی ہوئی

marfat.com

اور خلوت کدۂ لی مع اللہ میں کیا گفتگو آئی کہنے والے نے کیا کہا اور سننے والے نے کیا سنا دست ادراک یہاں کوتاہ ہے اور خرد خردہ بین خیرہ و تباہ ہے

راز درون پردہ ندانست کس خموش!

اے مدعی نزاع تو با پردہ دار چیست!

اور افطار میں تعجیل کرتے اور فرماتے ہمیشہ آدمی خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں عجلت کریں گے اور خدا کو سب بندوں میں پیارا وہ ہے جو جلد افطار کرے اور سحر ہمیشہ بتاخیر کھاتے اور اس کی مواظبت تاخیر پر امت کو تحریص فرماتے. مسلم ترمذی ابو داؤد نسائی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا راوی فرق ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ میں کھانا سحر کا ہے اور فرماتے نعم سَحُورُ المُؤمِنِ التَّمرُ اور فرماتے سحور میں برکت ہے اور فرماتے روزہ دار چند خرمائے تر اور جو نہ پاوے تو خشک ورنہ پانی پر افطار کرے اور وقت افطار کے یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ اور بعض روایات میں یہ لفظ مروی اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور بروایت ابی داؤد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ یہ الفاظ فرماتے ذَهَبَ الظَّمَاُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى اور رزین نے صدر کلام میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بڑھایا اور عادات شریفہ سے تھا کہ عشرۂ اخیرہ رمضان میں اعتکاف فرماتے ایک سال فوت ہوا شوال میں قضا کیا اور فرماتے شب قدر کو اخیر عشرہ کی ہر تاریخ وتر یعنی اکیسویں[۲۱] تیئسویں[۲۳] پچیسویں[۲۵] ستائیسویں انتیسویں[۲۹] میں ڈھونڈو اور بعض نے ستائیسویں اختیار کی سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے اور تین بار تکرار لفظ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۵ کی سورۂ قدر میں ان کے قول کی موید ہے کہ اس لفظ میں نو[۹] حرف ہیں اور نو تیئے ستائیس ہوتے ہیں الغرض

marfat.com

جب آپ اعتکاف فرماتے مسجد میں خلوت کرتے اور سوائے قضائے حاجت کے دولت خانہ میں تشریف نہ لاتے اور کبھی سر مبارک حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں کر دیتے کہ وہ بال آپ کے دھو دیتیں اور کنگھی کرتیں اور امہات مؤمنین حضور کی زیارت کو مسجد میں حاضر ہوتیں اور جب واسطے وضو یا حوائج ضروریہ کے باہر تشریف لے جاتے کسی طرف متوجہ نہ ہوتے بلکہ اگر کوئی اہل خانہ سے بیمار ہوتا رواروی میں اس کا حال پوچھ لیتے صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ و اصحٰبہٖ وسلّمَ تسلیماً کثیراً کثیراً بالجملہ عادات جناب رسالت مآب سے تھا علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اس مہینے مبارک کو انواع عبادات و طاعت سے مخصوص فرماتے اور بزرگی اور بڑائی اس کی ہر طرح بیان کرتے اور امت کو اس کی خدمت پر تحریص دیتے اور علت اس مہینے کی عظمت و بلندی کی جناب احدیت جل جلالہ نے یہ بیان فرمائی کہ اس میں قرآن نازل ہوا پس جس مہینے میں قرآن نازل ہوا اس کا یہ رتبہ ہو گیا جس کا ایک شمہ بیان ہوا جن لوگوں میں قرآن اترا اور تمام عمر صاحب قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام الاتمامُ الاکملان کی صحبت میں رہے ان کو کس درجہ بزرگی حاصل ہو گی اور جس مہینے اور دن میں سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم جو سبب نزول قرآن بلکہ باعث ایجاد کون و مکان میں پیدا ہوئے بزرگی و عظمت اس ماہ مبارک و روز متبرک کی کس قدر ہو گی اور کیونکر شایان خدمت نہ ہو گا اور کثرت خیرات و مبرات اس میں کس درجہ مفید ہو گی اور جب یہ بات ٹھہری کہ اس مہینے میں قرآن نازل ہوا تو واسطے تلاوت قرآن کے یہ مہینہ الیق ہے تو جس مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے وہ مہینہ واسطے بیان ذکر ولادت اور ادائے شکر اس نعمت بے نہایت کے کیونکر انسب نہ ہو گا اور تخصیص اس مہینہ کی کس وجہ مناسب نہ ہو گی صحیحین میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہوا جب حضور

marfat.com

مدینے تشریف لائے یہود کو دیکھا روز عاشورا، روزہ رکھتے ہیں سبب پوچھا عرض کیا اس دن خدا نے موسیٰ و بنی اسرائیل کو نجات دی اور فرعون کو غرق کیا اس نعمت کے شکر میں موسیٰ نے روزہ اس دن رکھا ہم بھی رکھتے ہیں فرمایا ہم موسیٰ سے بہ نسبت تمہارے نزدیک تر واحق ہیں ہم بھی رکھیں گے پھر آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو حکم دیا اور مسلم نے ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کسی نے روزۂ دوشنبہ کا حال حضور سے دریافت کیا فرمایا میں اس دن متولد ہوا اور مجھ پر قرآن اترا۔

فصل: عمدہ فضائل اس ماہ عالی قدر سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ میں ایک رات کہ ہزاروں برکات کو شامل ہے واسطے ترقی درجات بندوں کے رکھی ہے کہ اس کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے زیادہ ثواب رکھتی ہے اور دعا اس رات قطعاً مستجاب اور توبہ قطعاً مقبول ہے اور عابدوں کو جو توفیق ذکر و عبادت و خضوع و خشوع اور ذوق و حضور و اخلاص اس رات حاصل ہوتا ہے کبھی میسر نہیں ہوتا اور اس رات کو معین نہ فرمایا کہ عابد سال بھر اس کی طلب میں خصوصاً اس مہینے مقدس میں شب بیداری و عبادت کریں معہذا اس مہینے میں ہونا اس کا میرا ہن ہے بدلیل قولہ تعالیٰ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اور قولہ تعالیٰ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ؁ اور شرح ابن ہمام میں امام اعظم رحمہ اللہ سے بھی روایت کرتے ہیں کہ شب قدر رمضان میں ہے مگر نا معین اور شرح سفر السعادت میں اسی طرح صاحبین سے نقل کیا لیکن وہ تعیین فرماتے ہیں اگرچہ فتاویٰ قاضی خاں میں امام اعظم سے روایت کیا کہ شب قدر تمام سال میں دائر ہے اور رمضان کی تخصیص نہیں اور اس قول کو قاضی خاں نے ابن مسعود و ابن عباس و عکرمہ کی طرف نسبت کیا، بعض علماء فرماتے ہیں غرض امام کی اس ابہام سے یہ ہے کہ طالب سال بھر عبادت

marfat.com

میں مشغول رہے اور واسطے شناخت اس رات کے چند علامتیں ہیں کہ بعض ان
سے احادیث میں وارد ہوئیں اور بعض اہل کشف نے دریافت فرمائیں آفتاب اس
کی صبح کو بے شعاع مانند طشت کے یا صاف مثل چاند کے نکلتا ہے اور وہ رات
اور اسکی صبح نہ بہت گرم ہوتی ہے نہ بہت سرد اور تارے اس رات نہیں ٹوٹتے اور کچھ ترشح
اور ہوائے سرد اس رات ہوتی ہے اور کھاری چشمے شیریں ہوجاتے ہیں اور درخت اس رات زمین
پر گرتے اور سجدہ کرتے ہیں انوار غیبیہ ظاہر ہوتے ہیں اہل دل تاریک مقامات سے سلام وکلام و
خطاب فرشتوں کا سنتے ہیں اور نزول رحمت پروردگار جل جلالہ کا ہوتا ہے اور ملائکہ رحمت و ارواح طیبہ آسمان
سے نازل ہوتے ہیں تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِيَ
حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ اور جس طرح کہ یہ آیت اس بات پر کہ وجہ تخصیص اس ماہ مبارک کی
واسطے صوم کے یہ ہے کہ قرآن اس میں اترا دلالت کرتی ہے اسی طرح اس بات پر بھی
دال ہے کہ قرآن عمدہ نعمت ہائے باری جل مجدہ سے ہے کہ جس مہینے اور رات میں
نازل ہوا وہ مہینہ اور رات کس کس برکات کو شامل ہوا جس چیز کے سبب سے
مہینے اور وقت کو یہ بزرگی حاصل ہو جائے اس کی عظمت کس درجہ ہوگی واسطے بیان
اس عظمت اور فائدہ کے ارشاد ہوتا ہے هُدًى لِّلنَّاسِ ایک عالم اس کو دیکھ کر راہ
پاتا ہے جو اس کو تسلیم کرتا ہے زنگ کفر دل سے دور اور مرتبہ یقین حاصل ہوتا
ہے اور جو انکار کرتا ہے اس کا جواب دندان شکن اس خوبی کے ساتھ اس
میں مرقوم ہے کہ اگر بانصاف ملاحظہ کرے اپنی کج بحثی سے باز آئے اور جو عداوت
یا اپنے مذہب وملت کی حمایت مانع آئے دل میں شرمائے کوئی بشر ایسا نہیں کہ
مطلب قرآن سمجھے اور دل میں اس کی حقیقت وعظمت نہ آجائے اسی واسطے
لام استغراق ناس پر وارد کیا اور جن ابلاغ حق میں تابع انسان کے ہیں اور تنکیر
ھدیٰ کی واسطے تبجیل وتعظیم کے ہے اس لیے اس مضمون کو بتفصیل بیان فرماتا ہے

marfat.com

وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى روشن دلیلیں ہیں ہدایت سے کہ مخالف بھی ان کو دیکھ کر ساکت اور دل میں قائل ہوئے کوئی ان میں تکرار نہیں کر سکتا یا مراد ھدیٰ سے عقیدہ صحیح ہے اور مِنَ الْهُدٰى سے احکام یعنی یہ کلام انسان کے عقیدہ کو بھی درست کرتا ہے اور جو احکام معاش و معاد میں کام آئیں انہیں بھی بکمال وضوح بیان فرماتا ہے وَالْفُرْقَانِ اور حق و باطل میں فارق کہ پہچان مسلمان اور کافر کی صرف تسلیم و اعراض اسی کلام کا ہے جبکہ تمھارے مالک نے ایسی کتاب عزیز کہ ہر طرح کی بھلائیوں اور فوائد کو شامل ہے تمھاری ہدایت کے لیے اس مہینے متبرک میں نازل فرمائی تو تمھیں لازم ہے کہ اس مہینے میں خدمت اپنے مالک کی زیادہ کرو اور ایک عبادت مخصوصہ جو ہر عبادت پر مشتمل ہو بجا لاؤ اور وہ عبادت روزہ ہے کہ نماز میں ظاہر بدن کو پاک کرتے ہیں اس میں معدہ کو خالی کرتے ہیں۔ نماز میں صبح کے وقت کہ زمانہ آرام کا ہے وضو کرتے ہیں اس میں پچھلی رات کو کہ بہ نسبت اس کے غلبہ نوم کا حد سے زائد ہوتا ہے سنت سحر کے لیے اٹھتے ہیں نماز میں قبلہ کی طرف توجہ کرتے ہیں اس میں رب قبلہ کی جانب کہ جس وقت بھوک پیاس کی شدت ہوتی ہے سوا خدا کے کوئی یاد نہیں آتا نماز میں رکوع سجدہ کرتے ہیں کہ تذلل و خاکساری ظاہر ہو اس میں شہوت نفس کو منکسر کرتے ہیں کہ انکسار و تواضع کی اصل ہے حج میں اگرچہ سفر اختیار کرتے اور دن بھر راہ چلتے ہیں مگر سفر میں ہزار طرح کے تماشے اور عجائب کہ موجب تازگی نفس ہو نظر آتے ہیں اس میں دن بھر بھوکے پیاسے رہتے ہیں کہ سوا تکلیف کے کسی طرح کی خوشی نفس کو حاصل نہیں ہوتی اگر اس میں رمی جمار کرتے ہیں اس میں نفس کو سنگسار کرتے ہیں زکوٰۃ میں اگر مال ایثار کرتے ہیں روزہ میں نفس کو نثار کرتے ہیں۔ پیغمبر خدا صلّے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر چیز کے لیے زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ جسم کی روزہ الغرض جبکہ تم نے اس مہینے

marfat.com

کی عظمت اور بڑائی دریافت کرلی اور سمجھ لیے کہ یہ مہینہ متبرک قابل اس امر کے ہے کہ کسی عبادت عمدہ کے لیے مخصوص کیا جائے اور دن حج کے باتباع سنت سنیۂ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام معین ہیں اور نماز و زکوٰۃ کے واسطے کوئی مہینہ اوردن خاص نہیں پس سوا روزہ کے اور کوئی عبادت ایسی نہیں کہ اس ماہ مبارک میں مقرر کی جاوے لہذا ارشاد ہوتا ہے فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط جو کوئی تم میں سے اس ماہ مبارک کو پائے چاہیئے کہ اس میں روزہ رکھے کہ جس طرح کلام منزل جامع فوائد ہے یہ عبادت جامع عبادات ہے اس کے شکر میں ادا کرنا اس کا مناسب سوا اس کے اس عبادت میں ایک خوبی اور ہے کہ اخلاق رذیلہ سے اجتناب اور افعال جمیلہ کو مشتمل ہے مثلاً کھانے پینے اور شہوات سے صبر نعمت پروردگار کا شکر اپنی خواہشوں سے عزلت ثواب کی امید بسبب خوف خدا کے نفس کی مغلوبی سخاوت کی زیادتی اور عادت قناعت اور ترک لذات کے پیدا ہوتی ہے کھانے پینے سے زہد و بے رغبتی اور حلم و تواضع انکسار و شکستگی اور اخلاص اور یاد عالم علوی کی اور ورع و تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور جڑ تمام برائیوں کی کہ شہوت و غضب ہے کٹ جاتی ہے خلو معدہ دل کو صاف کرتا ہے اگر حق روزہ ادا کرے کوئی خوبی باقی نہ رہ جائے حق اس کا یہ ہے کہ دل کو اندیشۂ غیر سے خالی کرے اور یاد الٰہی میں دن کاٹے اور حقیقت اس روزہ کی اولیائے کرام کو علی الدوام حاصل ہے اَلدُّنْيَا يَوْمٌ وَلَنَا فِيهِ صَوْمٌ ان کا قول ہے اور بھی فرماتے ہیں صُمْ عَنِ الدُّنْيَا وَاجْعَلْ فِطْرَكَ الْمَوْتَ اگر اندیشہ غیر خدا کا دل میں آئے روزہ باطل ہو جائے یا بے مصلحت دینی کسی غرض دنیوی کی طرف التفات ہو فوراً روزہ ٹوٹ جائے یہاں تک کہ اگر دن میں فکر افطار کرے گناہ لکھا جائے کہ رزق موعود پر وہ مطمئن نہیں ہے یہ روزہ اخص خواص کا ہے جسے نصیب ہو فقد فاز فوزاً عظیما مگر مقام متوسط کہ عبارت روزۂ خواص سے ہے ہاتھ

marfat.com

سے نہ جانے دے اور وہ یہ ہے کہ صرف بطن و فرج پر انحصار کرے بلکہ تمام اعضاسے روزہ رکھے اور ہر نابایست سے پرہیز کرے۔

اوّل :- آنکھ کو اس چیز سے کہ خدا سے غافل کردے خصوصاً باعث انتشار شہوت ہو محفوظ رکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نظر ابلیس کا تیر زہر آلود ہے جو خدا کے ڈر سے حذر کرے خدائے تعالیٰ اسے خلعت ایمان کا بخشتے کہ حلاوت اس کی اپنے دل میں پاؤگے اور فرماتے ہیں پانچ چیزیں روزہ کو باطل کرتی ہیں دروغ دغیبت سخن چینی جھوٹی قسم نظر بشہوت۔

دوم :- زبان کو بیہودہ بکنے سے نگاہ رکھے اور ہر بے فائدہ بات سے مانند مجادلہ وغیرہا سے باز رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو خدا کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا ترک کرے اور وارد ہوا جو کوئی خواہ مخواہ اس سے جھگڑے تو عذر کر دے میں روزہ دار ہوں اور غیبت و دروغ تو بعض علمار کے نزدیک روزۂ عوام کو بھی باطل کرتے ہیں دو عورتوں نے روزہ رکھا کہ بھوک پیاس سے دم نکلنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ توڑنے کی اجازت چاہی آپ نے ایک قدح بھیجا کہ اس میں قے کر دو ہر ایک کے منہ سے بقدر نصف قدح کے بندھا خون اور تازہ گوشت نکلا آپ نے فرمایا انھوں نے حلال کے ساتھ روزہ رکھا اور حرام سے کھولا ایک نے دوسری کے پاس بیٹھ کر غیبت کی تھی اور یہ جو ان کے منہ سے نکلا گوشت آدمیوں کا ہے کہ انہوں نے کھایا تھا۔

سوم :- کان کو ناشنیدنی سے دور رکھے جس کا کہنا گناہ ہے اس کا سننا بھی برا ہے جیسے جھوٹ اور غیبت۔

marfat.com

چہارم:۔ ہاتھ پاؤں اور تمام اعضا کو ناکردنی سے جدا رکھے اور کسی کو ایذا نہ دے کسی بے موقع جگہ نہ جائے جو شخص روزہ رکھے اور بد کام کرے اس کی مثال ایسی ہے کہ میوہ سے پرہیز کرے اور زہر کھائے طعام غذا ہے کہ ایک وقت مخصوص کھانا اس کا ممنوع بخلاف معصیت کے کہ ہمیشہ حکم سم قاتل کا رکھتی ہے اسی واسطے سید الصالحین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بہت روزہ دار ایسے ہیں جن کو روزہ سے سوا پیاس کے کچھ حاصل نہیں۔

پنجم:۔ وقت افطار حرام و مشتبہ سے افطار نہ کرے اور حلال خالص بھی بہت نہ کھائے کہ جو رات کو گرسنگی روز کا تدارک کرے مقصود اصلی کہ تضعیف نفس اور کسر قوت شہوت و غضب کا ہے فوت ہو اور قوت اس کی کم نہ ہو بلکہ ایک رات میں دو بار شکم سیر کھانا قوت کو زیادہ کرتا ہے۔ خصوصاً جبکہ انواع مطعومات اور لذیذ کھانا ہو حضور صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ابن آدم نے کوئی برتن پیٹ سے زیادہ بڑا نہ بھرا:

ششم:۔ افطار کے وقت دل اس کا بیم و امید میں معلق ہو کہ قبول ہوا یا نہیں حسن بصری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے لوگوں کو دیکھا کہ عید کے روز ہنستے اور کھیلتے ہیں فرمایا خدا نے رمضان کو بندوں کے لیے میدان مسابقت ٹھہرایا بعض پیشی کر کے مراد کو پہنچتے ہیں اور بعض پیچھے رہ کے محروم رہ جاتے ہیں عجب اس کے حال پر جو ایسے دن میں ہنسے اور کھیلے جس میں پیشی والوں نے مراد پائی اور اہل بطلان محروم رہے قسم خدا کی اگر پردہ اٹھا دیا جائے نیکوکار اپنی نیکی اور بدکار اپنی بدی میں مشغول ہو جائے یعنی مقبول کو خوشی و شادمانی لہو و لعب سے باز

marfat.com

سے نہ جانے دے اور وہ یہ ہے کہ صرف بطن و فرج پر اقتصار کرے بلکہ تمام اعضاے روزہ رکھے اور ہر نا بایست سے پرہیز کرے۔

اوّل :- آنکھ کو اس چیز سے کہ خدا سے غافل کردے خصوصاً باعث انتشار شہوت ہو محفوظ رکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نظر ابلیس کا تیر زہر آلود ہے جو خدا کے ڈر سے حذر کرے خدائے تعالیٰ اسے خلعت ایمان کا بخشے کہ حلاوت اس کی اپنے دل میں پاؤگے اور فرماتے ہیں پانچ چیزیں روزہ کو باطل کرتی ہیں دروغ غیبت سخن چینی جھوٹی قسم نظر بشہوت۔

دوم :- زبان کو بیہودہ بکنے سے نگاہ رکھے اور ہر بے فائدہ بات سے مانند مجادلہ وغیرہا سے باز رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو خدا کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا ترک کرے اور وارد ہوا جو کوئی خواہ مخواہ اس سے جھگڑے تو عذر کر دے میں روزہ دار ہوں اور غیبت و دروغ تو بعض علماء کے نزدیک روزۂ عوام کو بھی باطل کرتے ہیں دو عورتوں نے روزہ رکھا کہ بھوک پیاس سے دم نکلنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ توڑنے کی اجازت چاہی آپ نے ایک قدح بھیجا کہ اس میں قے کرو ہر ایک کے منہ سے بقدر نصف قدح کے بندھا خون اور تازہ گوشت نکلا آپ نے فرمایا انھوں نے حلال کے ساتھ روزہ رکھا اور حرام سے کھولا ایک نے دوسری کے پاس بیٹھ کر غیبت کی تھی اور یہ جو ان کے منہ سے نکلا گوشت آدمیوں کا ہے کہ انہوں نے کھایا تھا۔

سوم :- کان کو ناشنیدنی سے دور رکھے جس کا کہنا گناہ ہے اس کا سننا بھی برا ہے جیسے جھوٹ اور غیبت۔

marfat.com

چہارم:- ہاتھ پاؤں اور تمام اعضا کو ناکردنی سے جدا رکھے اور کسی کو ایذا نہ دے کسی بے موقع جگہ نہ جائے جو شخص روزہ رکھے اور بد کام کرے اس کی مثال ایسی ہے کہ میوہ سے پرہیز کرے اور زہر کھائے طعام غذا ہے کہ ایک وقت مخصوص کھانا اس کا ممنوع بخلاف معصیت کے کہ ہمیشہ حکم سم قاتل کا رکھتی ہے اسی واسطے سید العالمین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بہت روزہ دار ایسے ہیں جن کو روزہ سے سوا پیاس کے کچھ حاصل نہیں ۔

پنجم:- وقت افطار حرام و مشتبہ سے افطار نہ کرے اور حلال خالص بھی بہت نہ کھائے کہ جو رات کو گرسنگی روز کا تدارک کرے مقصود اصلی کہ تضعیف نفس اور کسر قوت شہوت وغضب کا ہے فوت ہو اور قوت اس کی کم نہ ہو بلکہ ایک رات میں دو بار شکم سیر کھانا قوت کو زیادہ کرتا ہے ۔ خصوصاً جبکہ انواع مطعومات اور لذیذ کھانا ہو حضور صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ابن آدم نے کوئی برتن پیٹ سے زیادہ برا نہ بھرا:

ششم:- افطار کے وقت دل اس کا بیم و امید میں معلق ہو کہ قبول ہوا یا نہیں حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لوگوں کو دیکھا کہ عید کے روز ہنستے اور کھیلتے ہیں فرمایا خدا نے رمضان کو بندوں کے لیے میدان مسابقت ٹھہرایا بعض پیشی کر کے مراد کو پہنچتے ہیں اور بعض پیچھے رہ کے محروم رہ جاتے ہیں عجب اس کے حال پر جو ایسے دن میں ہنسے اور کھیلے جس میں پیشی والوں نے مراد پائی اور اہل بطلان محروم رہے قسم خدا کی اگر پردہ اٹھا دیا جائے نیکوکار اپنی نیکی اور بدکار اپنی بدی میں مشغول ہو جائے یعنی مقبول کو خوشی و شادمانی لہو ولعب سے باز

marfat.com

۵۔ ہے اور [illegible] یہ [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] بھی

[illegible] [illegible] ہے کہ [illegible] کے [illegible] ہو جائے اور [illegible]

[illegible] سے [illegible] جائے کھانے اور [illegible] کے کسی چیز سے واقف نہیں

۶۔ اور [illegible] یہ [illegible] جب [illegible] ہو [illegible] کے [illegible] [illegible]

[illegible] اور [illegible] سے [illegible] ہو جائے [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] اس کا [illegible] نہیں کر [illegible] سے تمام [illegible]

کھانا [illegible] [illegible] کریں [illegible] ہو [illegible] [illegible] کے ساتھ

[illegible] تمام [illegible] کے [illegible] کی طرح [illegible] ہو جاتے ہیں

اب [illegible] [illegible] کھانا [illegible] سے بھی زیادہ [illegible] کی

[illegible] [illegible] جائے اور [illegible] [illegible] [illegible] ہو جائے اور

[illegible] [illegible] [illegible] کے کسی [illegible] سے [illegible] [illegible]

[illegible] کا کھانا [illegible] [illegible] [illegible] ہمیشہ [illegible]

[illegible] [illegible] اور [illegible] اور [illegible] کے اور [illegible] [illegible]

تبصرہ: [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] ہے اور [illegible] میں

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] ہے اور تمام [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]۔ [illegible] میں [illegible] ہے اور [illegible] کے [illegible] میں

[illegible] [illegible] کے [illegible] کا [illegible] ہے اور [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible]

کے [illegible] [illegible] اس کی تمام [illegible] میں [illegible] اور [illegible] [illegible]

[illegible] کا [illegible] اور [illegible] کے [illegible]۔ [illegible] ہے اور [illegible] کے [illegible]

[illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] سے [illegible] ہے اور (۹) [illegible] اور یہ [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] کے [illegible] [illegible] اس کی [illegible] اس کے

marfat.com

نامۂ اعمال میں لکھی جائے اور وارد ہے کسی وقت کی عبادت خدا کے نزدیک عشرۂ اوّل ذی الحجہ سے افضل و محبوب تر نہیں ایک روزہ اس کا سال بھر کے برابر اور ایک رات کا قیام لیلۃ القدر کا ثواب رکھتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ جہاد بھی اس عبادت کے برابر نہیں فرمایا مگر جس کا گھوڑا پے کیا گیا اور خون راہ خدا میں اس کا بہایا گیا اور بہتر طریق صوم داؤد علیہ السلام ہے کہ ایک روز روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور اصل یہ ہے کہ مقصود اصلی کسر شہوت و غضب ہے وقت سالک کا جس امر کے لیے مقتضی ہو وہی مفید ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ کبھی اس قدر روزے رکھتے کہ لوگ جانتے اب افطار نہ کریں گے اور کبھی اس قدر افطار فرماتے کہ لوگ سمجھتے اب روزہ نہ رکھیں گے اے عزیز تجھے خوبی و بزرگی اس دولت بے نہایت کی کیا معلوم ہے جو لوگ کہ شیدائے جمال لایزال کے ہیں ان کے دل سے پوچھ کہ ہزار فائدے اور کروڑ خوبیاں ایک طرف ہیں اور تعمیل اپنے مالک کے حکم کی ایک طرف محبوب مجازی اگر اپنے عاشق کو حکم کرے کہ گردن اپنی اپنے ہاتھ سے کاٹ کر ہماری نذر کر غالب کہ شادی مرگ ہو جائے اور پہلے اس سے تلوار حلق پر رکھے خوشی کے سبب جان نکل جائے چہ جائیکہ محبوب حقیقی تجھ سے ایک سہل بات کے لیے اس میں تیرے منافع و فوائد بے انتہا ہیں ارشاد کرے اور فرمائے فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ جو تم میں سے مہینہ پائے چاہیئے کہ اس کے روزے رکھے تعمیم فَمَنْ شَهِدَ سے وہم ہوتا ہے شاید حکم مسافر و مریض کا اس آیت سے منسوخ ہو گیا اس لیے مکرر ارشاد ہوتا ہے وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ یعنی یہ نہ سمجھ کہ مسافر و مریض کو بھی روزہ رکھنا فرض ہو گیا اور حکم آسانی کا جو پہلی آیت میں تھا منسوخ ہو گیا بلکہ مریض و مسافر کے حق میں وہی حکم ہے کہ اور دنوں میں روزہ رکھ لیں يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ

marfat.com

العُسْرَ ہم تم سے آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں نہ سخت گیری کا کہ مسافر و مریض کے حکم کو منسوخ اور انھیں تکلیف مالا یطاق میں مبتلا کریں اگر ہم مریض و مسافر پر روزہ فرض کرتے صحیح و سالم اتو یا تمھارے تاب نہ لاتے یا مانند نماز کے طہارت و استقبال قبلہ اس میں فرض کرتے تو کس قدر تکلیف ہوتی یا اس وجہ سے کہ یہ عبادت گویا شکر نزول قرآن کا ہے تلاوت قرآن اس میں فرض کرتے تو کس قدر حیران ہوتے ہم کو کسی طرح تکلیف تمھاری منظور نہیں بلکہ یہاں تک بھی گوارا نہیں کہ تمھیں تاریخوں کے شمار میں دقت پڑے لہٰذا یہ عبادت بالتمام ایک مہینہ میں مقرر فرما دی وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ کہ چاند دیکھ کر شروع کرو اور چاند دیکھ کر تمام کرو اور حساب کے وقت اور تاریخوں کے شمار سے محفوظ رہو اگر ماہ شمسی میں فرضیت ہوتی تو ممکن کہ نبی امی کی امت ہو اس کے حساب میں دقت ہوتی اور ہماری اس عنایت پر خیال کر کے کہ تمہاری ادنیٰ تکلیف بھی ہم کو منظور نہیں بڑائی اور عظمت ہماری بیان کرتے رہو کہ یہ بھی شکر نعمت ہے وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰاکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُونَ ۝ اور تکبیر کو اس مقام سے یہ مناسبت ہے اگر کسی ناچیز آدمی پر کوئی صاحب عظمت احسان کرتا ہے تو عظمت اس احسان کی دل میں زیادہ ہوتی ہے اور شکر اس کا بہت ضرور ہوتا ہے گویا یہ کہ اشارہ ہوتا ہے کہ صرف اس عنایت ہی پر نظر نہ کرو بلکہ اس کے ساتھ اپنی حقیقت اور ہماری عظمت کو بھی دیکھو کہ باوجود اس عظمت و کبریائی اور استغنا و بے پرواہی کے ہم کس قدر تمہارے حال پر مہربان ہیں اور ادنیٰ ادنیٰ بات پر نظر رکھتے ہیں کہ کسی طرح کی تکلیف تمہیں نہ پہنچے اور ملال نہ گزرے یہ مضمون جن کے پیش نظر ہے ان کے نزدیک ادائے شکر عنایت الٰہی کا اہم اور ضرورتر ہے وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُونَ اور تاکہ تم شکر کرو امام شافعیؒ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ سے تکبیرات شب فطر مراد لیتے ہیں اور ابن مسیب اور عروہ بن زبیر اور ابو سلمہ

marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شب فطر تکبیر بجہر کہتے تھے اور
امام محی السنۃ بغوی معالم میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کرتے
کرتے ہیں اس آیت سے تکبیرات لیلۃ الفطر مراد ہیں واللہ اعلم بالصواب اور جو کہ شکر
مستلزم قرب خدا اور روزہ موجب قبول دعا ہے اس لیے ارشاد ہوتا ہے وَاِذَا سَاَلَکَ
عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ بعض صحابہ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا اَقَرِیْبٌ رَبُّنَا فَنُنَاجِیْہِ اَمْ بَعِیْدٌ فَنُنَادِیْہِ آیا قریب ہے پروردگار ہمارا تو ہم
اس سے آہستہ عرض کریں یا دور کہ چلا کر پکاریں جناب الٰہی سے خطاب آیا وَاِذَا
سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اور جب پوچھیں تجھ سے میرے بندے مجھ کو تو
میں قریب ہوں صحیحین میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں غزوہ خیبر سے لوٹتے ہوئے لشکر اسلام ایک جنگل میں آیا لوگوں نے تکبیر و تہلیل
چلا کر شروع کی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو اپنی جانوں پہ
نرمی کرو تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے بلکہ سمیع اور قریب کو پکارتے ہو اور وہ
تمہارے ساتھ ہے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ قبول کرتا ہوں دعا، دعا مانگنے والے
کی جب دعا مانگے اگرچہ ظہور اس کا ایک عرصے کے بعد ہو بخلاف بادشاہان زمین اور اُمرا
وسلاطین کے کہ اول تو ان کے دربار تک رسائی دشوار اور جو پہنچ بھی جائے تو
بسبب ڈر کے بات کرنا مشکل اور اگر کرے تو وہ کب سنتے ہیں اور جو سن بھی لیں
تو رسول التفات نہیں کرتے اور اگر کسی بات کو منظور بھی کرلیں تو کب یاد رکھتے ہیں
ان کی طاعت و فرماں برداری کرنا اور ان سے امید و توقع رکھنا محض بے فائدہ ہے
فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ الاستجابۃ بمعنی الاجابۃ فی اللغۃ الطاعۃ و اعطار ماسئل کذا فی المعالم پس
میری اطاعت کرو اور مجھ سے اجابت چاہو کہ میں تم سے رگ جان سے زیادہ
نزدیک ہوں اور جو دعا کرو فوراً قبول فرماتا ہوں وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ اور میرے فضل و کرم و

marfat.com

وطہارت و قدوسی پر یقین رکھو کہ جب میں قبول کرتا ہوں تو اس کے وقوع میں خلل نہیں ہو سکتا سہو اور نسیاں کو میری ذات میں دخل نہیں اور کوئی کام مجھے غافل و مشغول نہیں کر سکتا یا یہ کہ ہر چند میں تم سے قریب ہوں اور میرا کام دعا قبول کرنا ہے مگر بندوں کو بھی دو امر کی رعایت دعا میں ضرور اول یہ کہ دعا صرف زبان سے نہ ہو بلکہ دل سے میری طرف متوجہ ہو کر کمال خشوع و خضوع سے استجابت چاہیں دوسرے یہ کہ میری استجابت اور وفور عطا و عنایت پر یقین بھی رکھیں لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ تاکہ راہ مقصد پائیں اور مدعا حصول ہو ورنہ جس کو خدا کی قدرت پر کامل یقین نہیں کہ وہ قادر بیچون ہے بے اس کی جناب میں التجا کیے کہیں ٹھکانا نہیں ایک دم میں جو چاہے سو کرے دعا کریں گے تو مطلب ہمارا بر لائے گا اور وہ جو چاہے گا وہی ہو جائے گا یا زبان سے دعا کرتا ہے اور دل حاضر نہیں بلکہ بعض وقت آدمی کو معلوم نہیں ہوتا کہ میں نے کیا دعا کی اور اس سے تو غرض ہی نہیں کہ خدا سے اس کا قبول کرنا چاہے ایسی دعا مقبول نہیں ہوتی اور آدمی کے منہ پر ماری جاتی ہے اعاذنا اللہ من ذالک یا مراد ایمان سے معنے اصطلاحی ہیں کہ کافر کی دعا فلاح آخرت کے لیے قبول نہیں ہوتی اور جو دنیا کے لیے قبول بھی ہوئی تو کیا فائدہ دنیا چند روزہ ہے آخر فنا ہے فَلْيُؤْمِنُوا بِي کہ ایمان بھی دعائے مقارن ہو لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ تاکہ راہ پائیں اور مقصد اصلی و حیات ابدی و نجات دائمی حاصل کریں بعد ذکر اجابت دعا کے کہ روزہ کے آثار و نتائج سے ہے بعض احکام اس کے جو کمال عنایت و آسانی پر دلالت کرتے ہیں ارشاد ہوتا ہے أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ حلال کیا گیا شب صیام میں تمہارے لیے جماع اپنی عورتوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں پروردگار تقدس و تعالیٰ صاحب حیا و کرم ہے کسی جگہ صریح لفظ جماع نہ لایا بلکہ کنایۃً مباشرت و ملامست و افضا و دخول و رفث سے تعبیر کرتا ہے زجاج کہتے ہیں رفث اصل میں تمام ان باتوں کو جو خاص مرد و عورت میں

marfat.com

ہوتی ہیں شامل ہے مگر اس جگہ جماع مراد ہے اہل تفسیر فرماتے ہیں ابتدا میں بعد افطار کے نماز عشار تک اگر آدمی جاگتا رہے کھانا پینا جماع کرنا حلال تھا بعد عشا کے اور جو عشار سے پہلے سو جائے اسی وقت سے حرام ہو جاتا اہل عرب بسبب کمال قوت کے عورتوں سے صبر نہ کر سکتے تھے اسی وجہ سے حکم جماع کا اکل و شرب سے مقدم ہوا کہ یہ ان کے حق میں اہم تھا اکثر جماع شب میں مبتلا ہوئے یہاں تک کہ رئیس الاتقیا امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ امر واقع ہوا جب غسل سے فارغ ہوئے روتے اور اپنے نفس کو ملامت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ عمر ہلاک ہوا میں خدا سے اور آپ سے عذر کرتا ہوں اس نفس خاطی کی طرف سے میں نماز عشا پڑھ کر اپنے گھر گیا بی بی میں وہ خوشبو پائی کہ ضبط نہ ہو سکا اور بے اختیار جماع میں مشغول ہوا۔ حضور نے ارشاد فرمایا اے عمر تمھیں یہ بات لائق نہ تھی اس وقت اور لوگوں کو بھی عرض کا موقع ملا کہ ہم سے بھی یہ قصور واقع ہوا۔ پروردگار تقدس وتعالیٰ نے کہ نگاہِ عنایت اس امت پر بغایت رکھتا ہے اور ان کے لیے ہر بات میں آسانی چاہتا ہے حکم بھیجا اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ یعنی ہم کو منظور نہیں کہ تمھیں تکلیف دیں اور جو بات تم پر دشوار ہو اس میں مبتلا کریں اگر تم قوت کی ضبط نہیں رکھتے ہم نے اپنی عنایت و رحمت سے یہ حکم ہی موقوف کر دیا اور اب صحبت داری رات میں کرنا تمھیں حلال کیا۔ سبحان اللہ اہل مقام پر رحمت و عنایت پروردگار جل جلالہ کی اور شرف و بزرگی اس امت کی قیاس کرنا چاہیئے کہ اپنے پیارے محبوب کی پیاری امت پر کیسی نظر لطف رکھتا ہے ادھر سے نافرمانی ہوتی ہے ادھر سے مہربانی یہ قصور کرتے ہیں وہ فرماتا ہے ہم اپنا حکم ٹالدیں گے کہ تم پر الزام نہ آنے دیں گے عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ

marfat.com

اَنۡفُسَکُمۡ خدا نے جانا کہ تم اپنی جانوں کی خیانت کرتے تھے یعنی اس قصور میں انہیں مبتلا کرتے تھے یا یہ مراد ہے کہ اس حکم کی تعمیل تمہارے نفس پر کمال دشوار تھی مگر تم ہماری فرمانبرداری و اطاعت میں مصروف تھے اور اپنے نفسوں کو نہایت سخت پکڑتے تھے جب تم ہماری راہ میں یہ جانبازی کرتے اور حق بندگی بجا لاتے ہو تو ہمیں بھی منظور نہیں کہ تمہیں مشقت میں ڈالیں اور جو بات تمہارے نفس پر اس مرتبہ دشوار ہو اسکی تکلیف دیں عوض اسکے ہم نے وہ حکم ہی منسوخ کر دیا اور اب تمہیں اجازت دی کہ شب صیام میں با فراغت اپنی عورتوں سے صحبت کرو یہ نہ سمجھو کہ باوجود اس جانبداری و فرمانبرداری کے اگر ایک قصور تم سے واقع ہو گیا تو اس پر تم سے معاف ہوگا بلکہ وہ قصور بھی ہم نے معاف کیا اور عذر تمہارا قبول فرمایا فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ وَعَفَا عَنۡكُمۡ فَالۡـٰٔنَ بَاشِرُوۡهُنَّ پس تمہیں توبہ عطا فرمائی اور تمہاری خطا معاف کر دی سو اب تم ان سے مباشرت کرو اور اس خطا سے جو دغدغہ ہماری ناراضی کا ہے اسے دل سے نکال ڈالو کہ جب ہم تے تمہاری خاطر اپنا حکم منسوخ فرما دیا تو اس قصور پر جو باقتضائے بشریت تم سے ہو گیا اور اس پر نادم و پریشان بھی ہو اور ہماری جناب میں عذر کرتے اور روتے۔ ہو ہرگز مواخذہ نہ کریں گے ہم ارحم الراحمین ہیں اور خصوصاً تمہارے حال پر کمال مہربان پھر اگر تمہیں اپنے قصور پر نظر ہے تو اس چیز پر بھی نظر کرو جو ہمارے یہاں تمہارے واسطے مقرر ہے وَابۡتَغُوۡا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمۡ اور ڈھونڈو اسے جو لکھ دیا خدا نے تمہارے لیے اور وہ رحمت الہٰی ہے کہ دوسری جگہ صاف ارشاد ہوتا ہے كَتَبَ عَلٰى نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ یا یہ مدعا ہے کہ اب ہم نے شب روزہ میں تمہارے لیے جماع حلال کیا اپنی عورتوں سے نزدیکی کرو اور ہمارے فضل و کرم کے امیدوار ہو کہ جب ہم کو تمہاری اس قدر تکلیف گوارا نہیں دوزخ کی تکلیفیں کیوں کر گوارا فرمائیں گے یا ڈھونڈو وہ چیز کہ لوح محفوظ میں تمہارے لیے لکھ دی یعنی اولاد کہ حاصل و مقصود

marfat.com

اصلی اس فعل کا ہے یا ڈھونڈو شب قدر کہ تمہارے لیے مقرر ہے دوسرے کو
اس میں دخل نہیں یعنی ہر چند رمضان کی رات میں جماع حلال کیا مگر تمہیں بھی چاہیے
کہ ایک رات اپنے شوق سے سب کو ترک کرو اور ہماری یاد اور ذکر اور تسبیح اور
تقدیس میں مشغول رہو اور یہ حکم اباحت کا شب رمضان میں جماع کے لیے مخصوص
نہ سمجھو بلکہ ہم اپنی عنایت سے اور باتیں بھی مباح کرتے اور کھانے پینے کی بھی
اجازت دیتے ہیں وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ اور
کھاؤ پیو تم یہاں تک کہ ظاہر ہو سپید ڈورا سیاہ ڈورے سے ابو صرمہ بن قیس
انصاری روزہ میں دن بھر محنت کرتے شام کے وقت تھوڑے سے خرمے لا کر
بی بی کو دیئے اور کہا کھانا جلد پکا لے ابھی تیار نہ ہونے پایا تھا کہ دن بھر کے
تھکے ماندے تھے نیند آگئی جب پک چکا تو بی بی نے جگایا مگر بعد سو جانے
کے کھانا پینا حرام تھا لہٰذا نہ کھایا اور اسی طرح روزہ پر روزہ رکھ لیا صبح کو پھر محنت
میں مشغول ہوئے دوپہر نہ ہونے پائی تھی کہ غش آگیا اور بیہوش ہو کر گر پڑے۔

جب ہوش آیا دربار اقدس میں حاضر ہوئے اور حال اپنا عرض کیا رسول اللہ علیہ وسلم
اس حکم کی شدت اور امت کے ضعف و مشقت پر غمگین ہوئے پروردگار غفار
نے اپنے حبیب کو رضامند کرنے کے لیے یہ حکم منسوخ کیا اور فرمایا كُلُوا وَاشْرَبُوا
حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ کھاؤ پیو جب تک دن کی سپیدی
رات کی سیاہی سے ظاہر نہ ہو صحیحین میں ہے بعد نزول اس آیت کے بعض لوگ
ایک ڈورا سپید اور ایک سیاہ پاؤں میں باندھتے اور جب تک ان میں تمیز نہ
ہوتی فراغت سے کھاتے پیتے یہاں تک کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اسی صورت سے حضور والا میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ یہ دونوں کمر بلیں
میری موجود ہیں بیان مراد کے لیے یہ لفظ نازل ہوا مِنَ الْفَجْرِ یعنی مراد اس سے سیاہی شب

marfat.com

وسپیدی فجر ہے اور فجر سے مقصود صبح صادق آپ فرماتے بلال رات سے اذان دیتا ہے تم جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دے کھاؤ پیو اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ صبح ہو گئی اذان نہ دیتے بعد حکم شروع صوم کے ارشاد ہوتا ہے ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج اور تمام کرو روزہ کو رات تک اور اس وجہ سے کہ غایت اس جگہ جنس مغیا سے نہیں اور اس کے حکم سے خارج ہے بخلاف مرافق وکعبین کے کہ وہ ہاتھ پاؤں کی جنس سے ہیں پس غروب آفتاب کے بعد روزہ تمام ہو جاتا ہے دیر کرنا اور ایک جزو رات کا شامل کر لینا بیجا ہے بلکہ جلد افطار کرنا مسنون ہے اور کتب حدیث اس کی تاکید سے مشحون وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ اور حالت اعتکاف ہیں عورتوں سے جماع نہ کرو تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یہ احکام یعنی روزہ میں کھانا پینا صحبت یا اعتکاف میں جماع کرنا خدا کی حدیں ہیں یعنی اللہ جل جلالہ نے انہیں منع فرمایا فَلَا تَقْرَبُوْهَا پس تم ان کے پاس نہ جاؤ اور انہیں نہ کرو كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ اسی طرح بیان فرماتا ہے اللہ تعالےٰ آیتیں اپنی واسطے لوگوں کے لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ٥ تاکہ وہ پرہیزگاری کریں اور جن باتوں کو منع فرمایا ان سے بچتے رہیں کہ عتاب آخرت سے نجات پائیں اور رات کو کھانا پینا جو حلال فرمایا اس سے یہ مراد نہیں کہ جس طرح کا مال پاؤ بے تکلف نوش جان کرو بلکہ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اور مت کھاؤ مال اپنے آپس میں ساتھ باطل کے یعنی پرایا مال اور حرام کھانا کسی وقت درست نہیں خصوصاً اس ماہ مبارک میں کہ وقت عبادت و ریاضت و نفس کشی و خدمت کا ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم وحکمہ احکم۔

marfat.com

تیسرا باب

زکوٰۃ کے بیان میں

زکوٰۃ لغت میں بمعنی افزونی کے ہے وعنہ زکے الزرع اذا نما اور اس کے ادا سے مال میں برکت اور نفس میں کرم و سخا کی خصلت پیدا ہوتی ہے یا ماخوذ ہے زکار سے کہ بمعنی طہارت و پاکی کے ہے اس لیے کہ مال اس کے سبب سے پاک ہو جاتا ہے اور نجاست بخل سے نجات حاصل ہوتی ہے کذافی البیضاوی اور شریعت میں بمعنی ادا اس حق کے ہے جو نصاب نامی حولی زائد علی الاحتیاج الاصلی پر واجب ہوتا ہے اور کبھی اس کا اطلاق نفس واجب پر آتا ہے اور اسے زکوٰۃ کہنا بسبب مناسبات مذکورہ کے ہے یعنی مال اس کے سبب پاک و بابرکت ہو جاتا ہے اور ناپاکی بخل سے دور اور نفس جود و بخشش کا عادی یا اس وجہ سے کہ وہ زکوٰۃ دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے اور اس کے صحت ایمان پر گواہی دیتی ہے اور صدقہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ صدق دعویٰ ایمان پر دلیل ہے اس لیے کہ جڑ روپیہ کی دل پر ہے آدمی ہزار بار زبان سے دعوے انقیاد محبت کا کرتا ہے مگر یہ روپیہ بے محبت و انقیاد قلبی صرف نہیں کیا جاتا جب مسلمان نے مال اپنا خدا کے حکم سے اس کی راہ میں صرف کیا یقین ہوا کہ درحقیقت یہ دعوے ایمان و محبت میں سچا ہے مہبت جھوٹے کذاب مدعیان محبت و ایمان اس امتحان میں ثابت قدم نہ رہے ہزاروں احکام نفس پر سخت نماز و روزہ و حج و جہاد کے اٹھا لیے مگر ایک روپیہ زکوٰۃ کے نام سے صرف نہ کر سکے قارون مدعی ایمان تھا زکوٰۃ نہ دے سکا

marfat.com

اور نفاق اس کا کھل گیا اسی واسطے حکم بھی اس کا باعتبار دعوے کے مختلف ہوا عوام کے واسطے اسی قدر کافی ہے کہ سال بھر بعد دو سو روپے سے پانچ روپے ادا کریں اور خواص کے لیے یہ حکم ہے جو ہاتھ آئے اس کی راہ میں صرف کر دیں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے تھوڑا سا ڈھیر خرمے کا پایا فرمایا اے بلال کیا تو چاہتا ہے کہ تجھے آتش دوزخ کا دھواں پہنچے ایک بار انہیں سے ارشاد ہوا اے بلال فقیر ہو کر مرنہ غنی ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے فرمایا جو پاس ہو چھپا مت اور جو مانگا جائے منع نہ کر عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے ہو فرمایا یا یہ یا دوزخ ایک شخص نے اہل صفہ سے انتقال کیا ایک دینار ان کے پاس نکلا فرمایا اس پر اس دینار سے داغ دیا جائے گا اس لیے کہ اہل صفہ کو دعوے تجرید و تفرید کا تھا۔ ان کے حق میں ایک دینار رکھنا بھی گناہ ٹھہرا سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ مرتبۂ زہد میں بیعدیل و بے نظیر تھے فرماتے جو ایک درم بھی جمع کرے ۔ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّةَ میں داخل ہے قیامت کو وہ درم دوزخ کی آگ میں تپایا اور اس کا بدن اس سے داغا جائے گا ہر چند صحابہ کرام انہیں سمجھاتے آیت میں وہ مال مراد ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے جب دو سو درم سے پانچ درم خدا کے واسطے دیئے مال پاک ہو گیا اور اس کے جمع میں عذاب نہ رہا مگر وہ اپنی اس بات پر قائم رہے اور مذہب سے دست بردار نہ ہوئے شاید مراد ان کی یہ تھی کہ ہر چند عوام کے حق میں مال جمع کرنا بعد ادائے زکوٰۃ کے جائز ہے مگر ہمیں درست نہیں کسی فقیہ نے شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا زکوٰۃ کس قدر ہے فرمایا مذہب فقہا میں دو سو درم سے پانچ درم اور ہمارے مذہب میں دو سو سے ایک بھی رکھنا جائز نہیں اس کی راہ میں سب خرچ کرنا اور اس کے شکر میں سر بھی دینا چاہیئے

marfat.com

فقیہ نے کہا مذہب ہمارا ائمہ دین سے ثابت آپ نے فرمایا ہمارا مذہب سیدالصدیقین ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ثابت جو کچھ رکھتے تھے راہ خدا میں صرف کیا اور کوئی دقیقہ جاں بازی و جاں نثاری کا اٹھا نہ رکھا ایک جان باقی تھی وہ شب غار قربان کی اے عزیز یہ فرقہ جان و مال اپنے راہ خدا میں وقف کرتا ہے۔ اور ماسوائے اللہ سے راہ مولےٰ میں کام نہیں رکھتا الفقیر مالہ مباح و دمہ ہدر کامل اگر قتل کیا جاوے دعوٰے اپنے خون کا کسی پر نہ کرے دیت اپنے محبوب سے چاہے کہ وہ قتل اسی کی طرف سے ہے من قتلتہ محبتی فانا دیتہ اور اگر کوئی اس کا مال لے لے خوش ہو کہ حجاب درمیان سے اٹھا اور ایک مسلمان بھائی کا کام نکلا یہی وجہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی میراث نہیں جو باقی رہ جاتا ہے بیت المال میں داخل ہوتا ہے کہ وہ مال وقف ہے کسی نے شیبان راعی سے پوچھا دو سو بکریوں میں سے زکوٰۃ کس قدر ہے فرمایا تمہارے مذہب میں چالیسواں حصہ اور ہمارے مال میں بالکل نہیں کہ زکوٰۃ بندے کے مال پر ہے اور ہم مال کو اپنا نہیں جانتے خدا کا سمجھتے ہیں اور خدا کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہوسکتی صحیحین میں ہے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ عامل زکوٰۃ ہو کر گئے تھے شکایت کی کہ خالد بن ولید زکوٰۃ نہیں دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالد سے تم بیجا مانگتے ہو اس نے اپنی زرہیں اور سواری اور سازو سامان جنگ سب خدا کی راہ میں وقف کر دیا۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک وقت میں پچاس ہزار درم خیرات کیے اور اپنے کپڑوں میں پیوند لگے تھے نئے نہ بنائے کسی کامل نے کیا خوب کہا ہے کہ اور فرض عموم مخلوق کے واسطے ہیں مگر زکوٰۃ کہ صرف بخیلوں پر فرض ہے سخی کو اس قدر تاب کہاں کہ سال بھر تک دو سو درم جمع کرے مال نگاہ رکھنا اور برس دن بعد اس کا چالیسواں حصہ دینا کام بخیلوں کا ہے اے عزیز

marfat.com

مردان خدا جان تک راہ خدا میں دے چکے مال ان کے نزدیک کیا مال ہے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مال اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آدھا راہ خدا میں لٹا دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تم نے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا عرض کیا اسی قدر جو صرف کیا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا تم نے کیا چھوڑا عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ارشاد ہوا بَیْنَکُمَا مَا بَیْنَ کَلِمَتَیْکُمَا تم دونوں کے مرتبوں میں وہ فرق ہے جو تمھاری ان دونوں باتوں میں اول مرتبہ صدیقوں کے لیے مخصوص ہے انہیں سابق بالخیرات کہتے ہیں اور مرتبہ ثانیہ میں وہ لوگ ہیں کہ مال جمع کرتے ہیں لیکن مقصود اپنے نفس پر صرف کرنا نہیں ہوتا بلکہ غایت اصلی یہ ہوتی ہے کہ محل و موقع دیکھتے اور وقت کے منتظر رہتے ہیں جس جگہ صرف مال کا ثواب زیادہ اور مناسب تر ہوتا ہے صرف کرتے ہیں اپنے نفس کو کمال تکلیف سے رکھتے ہیں پیشوا اس گروہ کے امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور بعض فرض زکوٰۃ ادا کرتے اور اپنے نفس پر تشدد کرتے ہیں کہ اس کے فائدہ کے لیے مال زیادہ فرض سے نہیں دیتے جو اس قدر بھی نہیں کرتا اس کا ٹھکانا کہیں نہیں اے جفاکار ناشکر بے حیا تجھے شرم نہیں آتی کہ پروردگار نے تجھے مال و متاع عنایت کیا سال بھر بعد چالیسواں حصہ بھی اس کا تجھ سے اس کے نام پر نہیں دیا جاتا کیا یہ مال تو نے اپنی قابلیت سے حاصل کیا جس روز تو پیدا ہوا کیا لے کر آیا تھا اور جب تک نادان رہا کیا کمایا ایک وقت کا کھانا بھی تیری قدرت و اختیار میں نہ تھا رو کر مانگتا تو نصیب ہوتا اور ایک کپڑا تیرے بدن پر نہ تھا کسی نے رحم کرکے ڈال دیا تھا ورنہ برہنہ رہتا اگر وہ تجھے پرورش نہ فرماتا یہ مال و زر کہاں سے ہاتھ آتا اب اس کے نام پر دیتے ہوئے اس درجہ گھبراتا ہے کیا مزہ کی بات ہے اگر تو ایک بار کسی پر احسان کرے عمر بھر

marfat.com

اس سے طلب گار فرمانبرداری رہتا ہے گویا تو نے اسے مول لے لیا اگر اس سے ایسا ناخلاف تیری مرضی کے صادر ہو کس قدر بگڑتا اور ناشکر و ناسپاس و بیوفا و ناحق شناس کیسے کیسے الفاظ سخت سے یاد کرتا ہے رب العٰلمین جل جلالہ نے تجھ پر ہر آن میں ہزاروں احسان و انعام فرمائے اور مال و زر و زور و قوت و بیشمار نعمت عطا کی سال بھر بعد اپنے دیئے ہوئے مال میں سے چالیسواں حصہ طلب فرماتا ہے وہ بھی تیرے دل سے نہیں نکلتا اور لطف یہ ہے کہ یہ بھی بالیقین جانتا ہے کہ تو ہر وقت اس کے قبضۂ اقتدار میں ہے اور کہیں اس سے بھاگ کر نہیں جا سکتا وہ چاہے تو تیری ناشکری کی سزا و جرمانہ پر یہ مال تجھ سے چھین لے یا آئندہ عطائے نعمت سے دست کشی فرمائے وہ خود فرماتا ہے وَلَوْ شَاءَ اللّٰہُ لَاَعْنَتَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ اور اگر خدا چاہے تو تمھیں محتاج کر دے بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے پھر کس بات پر مطمئن ہے سبحان اللہ تو بیشک بڑا احسان شناس ہے کہ نہ سزا کا ترس نہ نعمت کا پاس ہے جان برادر جس مال کو ہزار جان کاہیوں سے پیدا کیا اور دل سے زیادہ عزیز رکھا اور اس کی محبت میں منعم حقیقی جل جلالہ کو ناراض کیا یقین جان کہ ایک روز تیرے ہاتھ میں نہ رہے گا اگر تو بادشاہ ہفت کشور ہے تاہم چار گز کفن اور دو گز زمین سے زیادہ کچھ نہ پائے گا سو وہ بھی خوش قسمتوں کو ملتا ہے ورنہ ہزاروں کی نعشیں برہنہ جنگل میں پڑی رہ گئیں اور زاغ و زغن کے طعمے ہوگئے اگر اس مال کا جمع کرنا اولاد کے لیے ہے تو تجھ سے زیادہ احمق کون، غیروں کے لیے اپنی جان عذاب الٰہی میں گرفتار کرنا عقلمند کا کام نہیں اے عزیز جنھیں اپنا دوست سمجھا ہے حقا تیرے مار آستین ہیں تو ان کے دنیوی فائدہ کے لیے اپنی مضرت آخرت گوارا کرتا ہے اور وہ منتظر وقت ہیں کہ کہیں اس کی آنکھیں بند ہوں اور ہمارے بخت کھلیں جب مر جائے گا دنیا کی شرم کو دو تین روز فاتحہ درود

marfat.com

کر دیں گے پھر کوئی تیری قبر تک نہ آئے گا سب سے اکیلا ہو کر ایک تنگ و تیرہ مکان میں صرف اسی سے کام پڑے گا جسے ان بیوفاؤں کے واسطے ناراض کیا تھا جو اب تیری مدد کو نہیں پہنچ سکتے وہ ہوادار مکانوں اور دوستوں کے جلسوں اور شمعوں کی روشنیوں میں آرام کرتے ہوں گے اور تو تنہا و بیکس گورِ تنگ و تاریک میں پڑا ہو گا نہ کوئی یار نہ مددگار ہر طرف خاک کے انبار اے غافل موت کی گھڑی معلوم نہیں کس وقت کے انتظار میں ہے خواب سے جاگ اور دون ہمتی سے جاگ اور تھوڑا دے اور بہت لے اور عذاب الٰہی سے جان بچا کان کھول کر سن لے کہ رب العزت تیرے مال سے غنی و بے نیاز ہے وہ تمام جہان سے بے پرواہ ہے سب اس کے محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں یہ مال کہ تجھ سے طلب کرتا ہے تیرے ہی نفع و فائدے کے لیے مانگتا ہے مگر روپیہ کی محبت نے تو تجھے ایسا اندھا بہرا کر دیا ہے کہ سوا اس کے کچھ نظر نہیں آتا اور خدا و رسول کی بات بھی نہیں سنتا روز محشر زر دوست اس طرح پکارے جائیں گے کہ کہاں ہیں اودھر آئیں وہ لوگ جو خدا کے دشمن سے محبت رکھتے تھے اگر ایک ساعت انصاف کی طرف رجوع کرے اس تھوڑا سا مال دینے میں کیسے کیسے عظیم فائدے پائے۔

پہلا فائدہ اس دردناک عذاب سے نجات ملنا جس کے سننے سے بدن پر بال کھڑے ہوتے ہیں آہ ان پر جو اس میں مبتلا ہوں گے۔ اعاذنا اللہ بجاہ نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ بیشک جو لوگ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا چاندی پھر خرچ نہیں کرتے اسے خدا کی راہ

marfat.com

پس مژدہ دے ان کو دکھ کی مار کا جس دن تپایا جائے گا وہ سونا چاندی دوزخ کی آگ میں پھر داغی جائیں گی اس سے انکی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ تھا جو تم نے جوڑ کر رکھا تھا اپنی جانوں کے لیے سو چکھو جو جوڑ کر رکھتے تھے اور صحاح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے روپیہ جمع کیا اور اس کی زکوٰۃ نہ دی روز قیامت اس روپیہ کو ایک بڑے اژدہے کی شکل پہ لائیں گے جس کے سر پہ بسبب نہایت طول عمر کے بال جم کر پھر گر پڑے ہوں اور گنجا رہ گیا ہو وہ اژدہا اس کی طرف دوڑے گا یہ اس سے بھاگے گا وہ کہیگا کیوں بھاگتا ہے میں تیرا وہی مال ہوں جسے ایسے پیار سے جمع کر کے رکھا تھا اب کیوں بھاگتا ہے آخر جب کہیں پناہ نہ پاوے گا ہاتھوں سے اسے روکے گا وہ اس کا ہاتھ منہ میں لے کر چبا ڈالے گا اور تاختم حساب خلق اس کے ساتھ مشغول رہے گا اعوذ باللہ سبحان اللہ عدل حضرت حق جل مجدہ کا کہ عذاب ہم شکل گناہ کرتا ہے جس ہاتھ سے مال دینا گوارا نہ کیا تھا وہی ہاتھ اس اژدہے کی نذر ہوا آہ صد آہ ہم گنہگاروں کا بڑا اطمینان رحمۃ العلمین شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت و شفاعت پر ہے زکوٰۃ نہ دینے والے کے لیے حدیث میں وارد ہوا جب عذاب میں گرفتار ہو گا اور اس کی نگاہ غمخوار بیکساں صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر جا پڑے گی ۔ بے اختیار ہو کر چلائے گا یا رسول اللہ یا رسول اللہ حضور فرمائیں گے میں نے تو تجھے خدا کا حکم پہنچا دیا تھا اے غافل پھر کاہے پہ بھولا بیٹھا ہے کیا یہ عذاب تیرے نزدیک سہل ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی کچھ پرواہ نہیں ہزار بار اپنی زبان سے کہتا ہے جان کا صدقہ مال ہے پھر خدا جانے کیوں اس مال کو جمع کر کے جان کو وبال میں ڈالتا ہے ۔

دوسرا فائدہ :۔ حدیث میں ہے جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

marfat.com

صدقات دربار عالی میں حاضر کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے حق میں دعائے رحمت و برکت کرتے ہر چند ہم خفتہ نصیبوں کو یہ دولت بیدار کہاں حاصل مگر رحمت الٰہی و عنایت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے امید واثق ہے کہ حضور کی دعا سے بالکل محروم نہ رہیں اگر ہم اس جناب تک نہیں پہنچتے اعمال تو ہمارے ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو حضور میں عرض کیے جاتے ہیں گے

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را !

اور اگر غور سے دیکھا جائے تو اس دولت سے کوئی چیز زیادہ نہیں سلطنت ہفت کشور اور حکومت ربع مسکون اس نعمت عظلےٰ کے مقابلے میں برگ کاہ اور پرپشہ سے بھی زیادہ بے حقیقت ہے ؎

جاں میدہم در آرزوائے قاصد آخر باز گو
در مجلس آں نازنیں حرفے گر از ما میرود

تیسرا فائدہ: زکوٰۃ علامت و شعار تقویٰ اور متقین و صالحین کی عادت ہے اس سے پرہیزگاری و تقویٰ زکوٰۃ دینے والے کا سمجھا جاتا ہے خدائے تعالیٰ صفت متقین کی فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ متقی وہ لوگ ہیں کہ بے دیکھے ایمان لاتے ہیں اور نماز برپا رکھتے ہیں اور جو ہم نے انہیں دیا اس سے خرچ کرتے ہیں۔

چوتھا فائدہ: بخل انسان کے دل سے دور ہو جاتا ہے اور عادت سخاوت کی پیدا ہوتی ہے اس واسطے کہ جب بعض مال بامتثال حکم ذوالجلال خواہ بسبب خوف یا باقتضائے محبت صرف کیا اور نفس نے گوارا کر لیا تو پھر اپنی خوشی سے بھی اور مال صرف کر سکتا ہے اور جب فرض ادا نہ کیا تو صدقہ تطوع کو کب دل چاہے گا اور ایک سختی دل میں پیدا ہو گی جس کے سبب بخل روز

marfat.com

بروز بڑھتا جائے گا کیا عجب کہ انتہا کو پہنچے اور قارون کے ساتھ ایک زنجیر میں باندھا جائے اَللّٰھُمَّ احفظنا پس زکوٰۃ حکم پانی کا رکھتی ہے کہ دل کو نجاست بخل سے پاک کرتی ہے۔

پانچواں فائدہ زکوٰۃ شکر نعمت ہے کہ جب آدمی اپنے تئیں غنی پاتا اور دوسرے مسلمان بھائی کو محتاج دیکھتا ہے خیال کرتا ہے کہ یہ بھی بندۂ خدا ہے اور میری طرح اس کی توحید اور اس کے رسولوں کی تصدیق بجا لاتا ہے مجھے پروردگار جل جلالہ نے غنی کیا اس کی خدمت مجھ پر ضرور ہے اگر تقصیر کروں عجب کیا معاملہ بالعکس ہو جائے اور میں اس کی طرف محتاج ہو جاؤں وہ خود فرماتا ہے وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَاَعْنَتَکُمْ اگر خدا چاہے تمھیں دشواری میں ڈال دے

چھٹا فائدہ زکوٰۃ سے مال میں برکت و افزونی ہوتی ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَلَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ اور البتہ اگر تم احسان مانو گے تو میں تمھیں زیادہ دوں گا اور فرماتا ہے یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ ط وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ ہ گھٹاتا ہے خدا سود اور بڑھاتا ہے صدقے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ہر بڑے ناشکر نافرمانبردار کو اس آیت سے سمجھا گیا کہ زکوٰۃ نہ دینا قطع نظر گناہ کے بڑی ناشکری اپنے مالک کی ہے اور زکوٰۃ دینا موجب برکت و افزونی اور مراد افزونی سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک صدقہ کو سات سو بلکہ زیادہ تک بڑھاتا ہے اور سود کو روز بروز گھٹاتا ہے کہ وہ مال غیروں کے قبضہ میں آئے گا اور اس میں سے کوئی تو آوارہ وضعی وعیاشی میں صرف کرے گا اور کوئی فضول طور پر کھاکر برباد کر دے گا اور اسے اس کا نفع کچھ نہ پہنچے گا۔ بیاج خوار نے ہزار دقت جمع کیا اور وہ دوسرے کا ہو گیا اس کی نگاہ میں بڑھتا ہے اور حقیقت میں گھٹا جاتا ہے کہ سود کی شامت سے اصل بھی بے محل دب کر مع برباد ہو گا اکثر دیکھا ہے بیاج کھانے والا لالچ سے روپیہ دو روپیہ بیگھ پر

مال اپنا قرض دیتا ہے اور وہ لوگ اصل بھی مار لیتے ہیں جب نہیں دیتے اس کی طمع میں نالش کرتا اور اس میں روپیہ لگاتا ہے یا تو مقدمہ ہار جاتا ہے اور جیت بھی گیا تو ان کی جائداد ہاتھ نہیں آتی اور زر دعوے کے ساتھ خرچہ بھی تلف ہوتا ہے اور اکثر مال چور چرالے جاتے ہیں یا حاکم ڈانڈ لیتا ہے یا اولاد میں کوئی بدمعاش ہو کر اسے برباد کر دیتا ہے بعضوں کا زمین میں رہ جاتا ہے چلتے پھرتے مر جاتے ہیں کسی سے کہنے بھی نہیں پاتے ہیں یا کسی طرح زمین سے ہٹ کر دوسری جگہ چلا جاتا ہے یا خود ہی مدفن بھول جاتا ہے بہرحال زمانہ قریب میں برباد ہو جاتا ہے ہزاروں سیٹھ ساہوکار گزرے کوئی ان کا نام بھی نہیں لیتا نہ کہیں ان کے مال و دولت کا پتا بخلاف اہل سخاوت کے کہ اکثر ان کے مال میں افزونی اور اولاد میں فراغت رہتی ہے اور بالفرض مال نہ رہے تو اثر ان کی سخاوت کا اور حرمت و تعظیم ان کی اولاد کی اور ناموری ان کی دنیا میں اور ثواب جمیل عقبےٰ میں باقی رہتا ہے یہاں اگر ایک روپیہ رکھنا تھا اُس جہان میں اس کے ثواب سے سات سو بلکہ زیادہ تک اس کے لیے موجود ہیں اس سے زیادہ ترقی و افزونی کیا ہو گی۔ اللّٰھم ارزقنا صحیحین میں ہے۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان ایک چھوہارے برابر پاک مال سے تصدق کرتا ہے اور خدا نہیں قبول کرتا مگر پاک کو اللہ تعالےٰ اس کے صدقے کو اپنے دہنے ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھر اسے اس طرح پالیتا ہے جیسے تم اپنے قرہ اسپ کو یہاں تک کہ وہ خرمے برابر مال ایک پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے صدق اللہ و رسولہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

فصل ہے
حقیقت اور روح زکوٰۃ کی سات باتوں کی رعایت سے حاصل ہوتی ہے۔

marfat.com

اوّل :۔ زکوٰۃ قبل گزرنے سال کے ادا کرے کہ وجوب ادا کے بعد دینا
بسبب خوف عذاب کے ہے اور پہلے دینا محبت اور دوستی سے
ہے حق سبحانہ وتعالیٰ نے امورِ خیر میں مسارعت وشتابی کا حکم فرمایا
اور قبل از امید و توقع جو چیز ناگاہ حاصل ہوتی ہے اس سے
فقیروں کے دل پر زیادہ خوشی ہوتی ہے اور دل سے دعا نکلتی
ہے اور دعا ان کی تمام آفات سے حصار ہے اور عوائق روزگار
سے بھی جلدی میں نجات حاصل فان فی التاخیر آفات کیا عجب
کہ شیطان حملہ کرے اور نیت میں خلل ڈالے ایک کامل کو مکان
طہارت میں خیال آیا پیراہن کسی کو دینا چاہیئے خادم کو پکارا
یہ پیراہن میرے سر سے ابھی اتار کر فلاں فقیر کو دے دے عرض کیا
اے شیخ اس قدر عجلت کیا ضرور تھی باہر تشریف لا کر دیا ہوتا
فرمایا شاید اس قدر تاخیر میں نیت درست نہ رہتی ۔

دوسرے : اکٹھا دینا منظور ہو تو محرم یا رمضان میں دے ۔ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں جو کچھ پاس ہوتا سب راہ خدا میں صرف
کرتے اور کچھ باقی نہ رکھتے ۔

تیسرے :۔ زکوٰۃ پوشیدہ دینا چاہیئے کہ ریا سے محفوظ رہے قال اللہ تبارک
وتعالیٰ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاۗءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر تم
چھپاؤ صدقے اور دیدو انہیں محتاجوں کو تو وہ بہت بہتر ہے
تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں صَدَقَةُ السِّرِّ
تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ پوشیدہ صدقہ دینا رحمٰن کے غضب کو سرد کر
دیتا ہے صحیح مسلم میں ہے روز قیامت سات شخص عرش خدا کے

marfat.com

سایہ میں ہوں گے ایک امام عادل دوسرا وہ شخص کہ دہنے ہاتھ سے دیتا ہے اور بائیں کو خبر نہیں الحدیث جو شخص چھپا کر دیتا ہے صدقہ اس کا اعمال سر میں لکھا جاتا ہے اور جو آشکارا دیتا ہے اعمال ظاہر میں تحریر ہوتا ہے اور جو کہتا ہے میں نے یہ دیا اور اس قدر مال خیرات کیا اس کا نام جریدۂ سر و ظاہر سے کاٹتے اور جریدہ ریا میں لکھتے ہیں اسی واسطے بعض سلف صالح اندھے کو تلاش کر کے دیتے تاکہ وہ نہ پہچانے اور بعض سوتے کے کپڑے میں باندھ دیتے اور بعض فقیر کی راہ میں ڈال دیتے ہیں اور بعض اور کے ہاتھ سے دلا دیتے اور ظاہر ہے کہ صدقہ دینا صفت بخل توڑنے کے لیے ہے جو حکم بچھو کا رکھتی ہے اور یا مانند سانپ کے ہے کہ اس کا زخم زخم بخل سے بدتر ہے۔ بخل سے بچنا اور ریا میں گرفتار ہونا عقلاء کا کام نہیں فرمن المطر و وقفت تحت المیزاب لیکن جو اپنے دل پر قدرت رکھتا ہے اور اس کے نزدیک مدح و ذم خلق کی برابر ہے اور ایسے لوگ کہاں ہیں کبریت احمر ہیں اکسیر اعظم ہیں ایسا شخص اگر اس خیال سے کہ ظاہر دینے میں اوروں کو بھی رغبت ہو گی اگر آشکارا دے تو مضائقہ نہیں بلکہ کیا عجب کہ لوگوں کو اس کے دیکھنے سے شوق ہو اور وہ بھی دیں اور ان کے اعمال کا ثواب بھی اس کے نام لکھا جائے۔

چوتھے:۔ محتاج کو ایذا نہ دے بلکہ اس سے ترش روئی نہ کرے اور تیوڑی نہ چڑھائے اور سخت بات نہ کہے اور بسبب محتاجی

marfat.com

کے حقیر نہ سمجھے۔

پانچویں: اس پر احسان نہ رکھے کہ ان باتوں سے ثواب باطل ہو جاتا ہے قال اللہ تعالےٰ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی بلکہ ترش روئی اور تیوڑی چڑھانا اور درشت گوئی اور بنگاہ تیز دیکھنا نتیجہ جہالت کا ہے کہ آدمی کو مال صرف کرنا ناگوار ہوتا ہے اگر یہ جانتا کہ اس ایک روپیہ کے بدلے دس یا دس ہزار جمع ہوئے اور اس صدقے کے سبب عذاب دوزخ سے نجات پائی اور فردوس بریں ہاتھ آئی اسے وہ روپیہ صرف کرنا ہر گز ناگوار نہ گزرتا بلکہ کمال خوشی و شوق دلی سے دیتا اور جو اس سبب سے ترش روئی اور تلخ گوئی کرتا ہے کہ اس درویش کو حقیر اور اپنے آپکو بہتر جانتا ہے تو یہ بھی محض نادانی ہے اس لیے کہ جو شخص تجھ سے پانچسو برس پہلے بہشت میں جائے گا اس عالم میں خدا کے نزدیک اس کا درجہ بلند ہے اور اس جہان میں اسے آفتوں سے محفوظ اور تجھے بلاؤں میں مبتلا و مشغول کیا ہے جو اسے حاجت ہوتی ہے تجھ سے دلواتا ہے پس درحقیقت تو اس کے مال کا حمال اور اس کی سرکار کا مزدور ہے اور درویش پر احسان رکھنا بھی دلیل حماقت و جہالت ہے تو اس نظر سے کہ اسے کچھ دیا ہے اس کو اپنا ممنون جانتا ہے اور اس سے خدمت و حاضر باشی و تعظیم و ابتدا بسلام چاہتا ہے اگر اس سے خدمت و تعظیم میں قصور ہوتا ہے تعجب کرتا ہے بلکہ کبھی زبان سے بھی کہتا ہے میں نے اس کے ساتھ ایسا

marfat.com

سلوک کیا اور وہ ایسا کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ درویش نے تجھ سے سلوک اور تجھ پر احسان کیا کہ صدقہ تیرا قبول کرکے تجھے آتش دوزخ سے بچا لیا اور نجاست بخل تیرے دل سے پاک کی اگر کوئی شخص کسی تدبیر سے مواد فاسد تیرے بدن سے نکالے اور تجھے بیماری سے بچالے تو تو اس کا احسان سمجھے یا نہیں۔ عامر شعبی کہتے ہیں جو شخص آپ کو زیادہ محتاج ثواب کا بہ نسبت فقیر کے طرف صدقہ کے نہ جانے صدقہ اس کا قبول نہیں یعنی جانے کہ فقیر جس قدر صدقہ کا محتاج ہے اس سے زیادہ میں ثواب کا محتاج ہوں مجمع الاخیار میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے نقل کرتے ہیں میں نے کسی سے نیکی بدی نہ کی جو مجھ سے صادر ہوا میرے نفس کے لیے ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا علاوہ بریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں صدقہ اوّل رحمٰن کے ہاتھ میں جاتا ہے پھر فقیر کے ہاتھ لگتا ہے جبکہ تو اپنا مال خدا کو دیتا ہے اور درویش نائب حق تعالیٰ کا ہے تو احسان درویش کا ہے نہ کہ تیرا سلف صالح ادب سے فقیر کے سامنے کھڑے ہوتے اور سوال کرتے کہ اس صدقہ کو قبول کیجیے اور بعضے ہاتھ میں رکھ کر درویش کے سامنے لے جاتے کہ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰی اسے لائق ہے جو احسان کرے اور احسان فقیر کے طرف سے ہے اُمُّ الْمُؤْمِنِيْن عائشہ و ام سلمہ جب کسی کو صدقہ بھیجتیں پوچھ لیتیں کیا دعا دی جو دعا وہ دیتا آپ بھی دیتیں کہ ثواب صدقہ کا خالص اور بے عوض رہے۔ رضی اللہ

marfat.com

تعالےٰ عنہا ۔

چھٹے :۔ جو مال بہتر نفیس حلال اور طیب ہو راہ خدا میں صرف کرے ۔ حق تعالیٰ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول فرماتا ہے عجیب کہ مہمان کے سامنے اس قسم کی چیز رکھتے شرماتے ہو اور خدا کے حضور لے جاتے نہیں شرماتے اگر کوئی ایسی چیز تمہیں دے ناگوار گزرے اور اس کی راہ میں صرف کرتے ہو وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْہِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْہِ خسیس چیز راہ خدا میں صرف کرنا دلیل کراہت و ناخوشی ہے اور جو صدقہ طوع و رغبت سے نہیں دیا جاتا منہ پر مارا جاتا ہے اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک درم لطوع و رغبت سے دینا لاکھ درم سے بہتر ہے ۔

ساتویں :۔ ہرچند زکوٰۃ درویش مسلمان کے دینے سے اتر جاتی ہے مگر جو شخص تجارت کرتا ہے زیادہ نفع ڈھونڈھتا ہے سو زیادہ نفع اس میں ہے کہ پانچ گروہ میں سے کسی کو دے ۔

اوّل :۔ پارسا و متقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَطْعِمُوْا اَطْعَامَکُمْ اَلْاَتْقِیَآءَ اس لیے کہ وہ اس کھانے سے قوت طاعت کی پائیں گے اور تم بھی اعانت عبادت سے شریک ثواب ہو گے ایک بزرگ جو کچھ صدقہ دیتے صوفیا کو دیتے اور کہتے نیت ان کی بغیر خدا کی طرف نہیں ہے اگر سامان سد رمق نہیں ملتا وقت ان کا منتشر ہو جاتا ہے ایک طالب خدا کی دلجمعی ہزار طالبان دنیا کے دل خوش کرنے سے بہتر ہے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز سے کسی نے ان کا حال بیان کیا فرمایا یہ شخص اولیائے خدا

marfat.com

سے ہے اور وہ ایک بقال تھا کہ جو کچھ فقیروں کو دیتا قیمت اس کی نہ لیتا یہاں تک کہ مفلس ہو گیا خواجہ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنے پاس سے کچھ مال دیا اور فرمایا وہی تجارت پھر کر کہ تجھ سے آدمی کو تجارت مضرت نہیں پہنچاتی۔

دوم:۔ طالب علم کہ فراغ خاطر سے تحصیل علم میں مشغول ہوگا اور اس کے علم و ہدایت و ارشاد سے تجھے بھی ثواب حاصل ہوگا۔

سوم:۔ وہ فقیر کہ اپنی محتاجی چھپاتا اور تونگروں کی صورت بنائے پھرتا ہے یَحْسَبُہُمُ الْجَاہِلُ اَغْنِیَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ۔

چہارم:۔ عیال دار اور بیمار جسے رنج و فکر زیادہ ہے اُسے راحت پہنچانے میں ثواب زیادہ ہے۔

پنجم:۔ رشتہ دار کہ ثواب صدقہ اور صلہ رحم دونوں کا ہاتھ آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِبْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ اپنے عیال سے شروع کر اور فرماتے ہیں مسکین پر تصدق میں ایک ثواب ہے اور قرابت دار پر دوہرا ایک ثواب خیرات دوسرا صلہ رحم کا اور دینی بھائی جو خدا کے واسطے محبت رکھتا ہے حکم اقارب میں ہے اور جس میں یہ پانچوں یا اُن میں سے اکثر جمع ہوں اسے دینا اور بھی اولیٰ ہے اور بعض اکابر صدقہ تطوع میں فرماتے ہیں مستحق غیر مستحق سب کو دے تا خدا بھی تجھے وہ دے جس کا تو استحقاق رکھتا ہے اور جس کا نہیں رکھتا یعنی دیتے وقت استحقاق پر نظر نہ کرنا سنت الٰہیہ ہے اور آدمی جیسا مخلوق سے کرتا ہے ویسا ہی خالق سے پاتا ہے کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ

marfat.com

فصل :۔ زکوٰۃ لینے والے کو بھی سات باتوں کی رعایت ضرور ہے ۔

اوّل :۔ خیال کرے کہ نظرِ عنایت جس کے حال پہ زیادہ ہوتی ہے اسے آفات مال و تونگری سے محفوظ رکھتے ہیں اور لوگ اس میں مبتلا ہوتے ہیں اور اسے حاصل کرتے ہیں اور بہزار جانکاہی نگاہ رکھتے ہیں ان کے ہاتھوں اسے بقدر حاجت پہنچانتے ہیں نہ اسے کمانے سے کام نہ نگہبانی سے مطلب تونگر گویا اس کے مطیع و کارپرداز ہیں جس طرح بادشاہ اپنے خاص لوگوں کو اپنے کام میں رکھتا ہے کھیتی اور تجارت اور دکانداری نہیں کرنے دیتا اور لوگوں کو کاروبار تجارت دکان و زراعت میں رکھتا ہے تا ان کے واسطے اسباب جمعیت مہیا کریں اور ان سے عشر و خراج لے کر ان کے حوائج میں صرف کیا جائے تاکہ یہ بفراغ خاطر ہماری اطاعت و حاضر باشی و دربار داری میں مصروف ہوں پس درحقیقت یہ مال و آسائش اسباب عیش و کامرانی کہ بندگان خاص سلطانی کو حاصل ہیں ان تاجروں اور مزارعوں کی طرف سے نہیں بلکہ بادشاہ کی عنایت سے ہے جس نے انہیں ان کی خدمت کے لیے مقرر کیا اور مجبور کر دیا کہ اگر وہ راضی نہ ہوں تو عمال بادشاہی جو تحصیل خراج اور فوجدار جو انتظام شہر و دیہات پہ مامور ہیں کب مانیں اسی طرح تونگروں کو میرے آسائش کے لیے پیدا کیا کہ وہ مال حاصل کریں اور مجھے پہنچائیں اور ایمان کو ان پہ موکل کیا کہ ہر وقت ان پر تقاضا رکھتا ہے اور وہ بادشاہ حقیقی کے عتاب سے ڈرتا ہے اگر یہ موکل نہ ہوتا ایک حبہ ان سے مجھے ملتا پس یہ مال تونگروں نے

marfat.com

نہ دیا بلکہ اس نے عطا کیا جس نے زبردستی ان سے دلایا اور ان پر ایک عامل زبردست مقرر کیا کہ وہ اس کے زیر حکم ہیں اور خلاف نہیں چل سکتے مجھے بھی لازم ہے کہ ہر وقت اس کی طاعت و عبادت میں بسر کروں اور وقت اپنا فکر معاش میں پریشان نہ کروں کہ جس چیز کا ایسے بادشاہ قادر مقتدر نے تکفل کر لیا مجھے اس کے اندیشہ میں تضیع اوقات حماقت اور جس کام کے لیے اس نے مجھے یہ فارغ البالی عطا کی اس میں سستی و کاہلی کفران نعمت و باعث عتاب و نقمت

دوسرے: یہ بھی لحاظ کرے کہ ہر چند یہ مال مجھے خدا نے پہنچایا مگر تونگر کا ہاتھ اس نعمت کا واسطہ ہے جو کوئی تحفہ و ہدیہ اپنے محب کے پاس لاتا ہے وہ بھی قابل دعا و ثنا ہوتا ہے اور اس کا شکر بھی محب کے ذمہ لازم ہو جاتا ہے پس تونگروں کی شکر گذاری کہ واسطہ ایصال نعمت ہیں فقیر پر لازم اگر واسطہ کی شکر گذاری نہ کی اور اس کی قدر نہ جانے حق اس نعمت کا نہ سمجھا اور اس تحفہ و ہدیہ کو بے حقیقت جانا مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ پروردگار تقدس و تعالیٰ باوجودیکہ افعال عباد کا خالق ہے ان کی ثنا اور ان اعمال پر شکر کرتا ہے نِعْمَ الْعَبْدُ ۔ اِنَّہٗ اَوَّابٌ ۔ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ۔ اور شکر منعم کا یہی ہے کہ اسے عزیز جانے اور اس کے حق میں دعائے خیر کرے طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِیْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی عَمَلَکَ فِیْ عَمَلِ الْاَخْیَارِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رُوْحِکَ فِیْ اَرْوَاحِ الشُّہَدَاءِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو جس کے یہاں ضیافت تناول فرماتے باوجودیکہ

قبول دعوت حضور کا احسان تھا اس کے حق میں دعا فرماتے اللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنَا وَاسْقِ مَنْ سَقَانَا احمد ابوداؤد ونسائی کی احادیث میں وارد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو تم سے نیکی کرے اس کا بدلہ دو اور نہ ہو سکے تو اس قدر دعا کرو کہ اس کے عوض سے ادا ہو جاؤ اور حدیث میں تکمیل مکافات کے لیے دعا جَزَاکَ اللہُ خَیْراً بھی وارد ۔

تیسرے:۔ لازم ہے کہ عیب صدقہ کا پوشیدہ رکھے اور اسے تھوڑا اور حقیر نہ جانے جیسے دینے والے کو چاہیئے بہت دے اور تھوڑا سمجھے وَالْکَثِیْرُ فِیْ اللہِ قَلِیْل حدیث صحیحین سے ثابت صدقہ کو حقیر نہ جانو اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہو ۔

چوتھے:۔ جو شخص مال ظلم یا مال ریا سے ہرگز نہ لے کہ سوا خبث کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا

پانچویں:۔ بے حاجت نہ لے اور سوال نہ کرے کہ حرام ہے اور خواری و ذلت دوام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے سوال کی نسبت فرماتے ہیں روز قیامت وہ سوال اس کے منہ میں زخم و خراش ہوگا یعنی جب اس نے اپنا چہرہ عزیز بے ضرورت غیر خدا کے سامنے کیا یہ دنیا کی بے غیرتی آخرت میں بشکل زخم و جراحت نمودار ہوئی ۔

چھٹے:۔ حاجت سے زیادہ نہ لے کہ اور محتاج کے کام آئے اور مسافر زاد راہ اور کرایہ اور قرض دار مقدار قرض سے زیادہ نہ لے اگر اپنے گھر میں اسباب حاجت سے زیادہ رکھتا ہے صدقہ و زکوٰۃ قبول نہ کرے اور جو مثلاً دس درم میں سال بھر گزر کر سکتا ہے تو گیارھواں

marfat.com

نہ لے کہ ناجائز ہے۔ اللّٰھُمَّ احْفَظْنَا

ساتویں:۔ جس قدر دیا جائے بطیب خاطر قبول کرے زیادہ پر اصرار سے نہایت باز رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مال اشراف علی النفس سے یعنی چھاتی پر چڑھ کر لیا جاتا ہے اس میں برکت نہیں ہوتی یہ زیادہ کے لیے اس واسطے اصرار کرتا ہے کہ زیادہ کام آئے گا اور وہاں اس سے برکت اٹھا لی گئی کہ تھوڑے کے قدر بھی لکار آمد نہ ہوگا اگر قناعت کرتا اللہ جل جلالہ خیر و برکت عطا فرماتا۔

فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں صدقہ دو اگرچہ ایک ہی چھوہارا ہو کہ وہ بھوکے کی حاجت دفع کرتا ہے اور گناہ کو بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو اور فرماتے ہیں اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِکَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ آدھا ہی چھوہارا دے کر آتش دوزخ سے بچو اور جو اس قدر بھی میسر نہ آئے تو فقیر کا دل اچھی باتوں سے خوش کرکے اس قسم کی حدیثوں سے بعض بخیل سمجھتے ہیں ہمیں زیادہ مال صرف کرنا کیا ضرور آدھا چھوہارا آتش دوزخ سے بچا لیتا ہے ہم دس بیس خرچ کیے دیتے ہیں اور نہیں جانتے کہ شیطان لعین ان کے دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ جس سے جس قدر ہو سکے خیرات کرے اگر ہزار دو ہزار درم کی قید ہوتی اکثر لوگ دولت صدقہ سے محروم رہتے جنھیں لاکھ روپیہ دینے کا مقدور ہے لاکھ دیں اور جنھیں کچھ میسر نہیں محنت مزدوری سے دو پیسے ہاتھ آئے وہ اگر بہ نیت خالص اس میں سے ایک یا آدھا چھوہارا راہ خدا میں صرف کریں گے تو ان کے حق میں وہی کفایت کر جائے گا یہ مراد نہیں کہ ہزاروں روپیہ جمع ہیں نہ زکوٰۃ دیں نہ کسی اور طرف راہ

marfat.com

یں صرف کریں ماہ رمضان میں دو آنے کے چھوہارے منگا کر روزہ داروں کو افطار کے وقت ایک ایک ٹکڑا کھلا دیں اور دل میں خوش ہوں ہم نے ثواب پا لیا اور دوزخ سے نجات حاصل کی یہ ایک ٹکڑا ہماری ہفت پشت کے لیے کفایت کرے گا کیا عجب یہ نافہمی اور ہٹ دھرمی عیاذاً باللہ غضب الٰہی کو جوش میں لائے اور مال و متاع ان کا مثل گنج قارون ہلاک ہو جائے اگر وہ اس تمام مال کو جو انھوں نے جمع کیا اور مار آستین بنا رکھا ہے صرف کریں اور آئندہ اپنی حرکت پر نادم و پشیمان ہوں تو البتہ ان کے حال پر نظر عنایت ہو اللہ جل جلالہ کہ غنی حمید ہے تمہارے اس ٹکڑے چھوہارے پر بہلنے والا نہیں نعوذ باللہ من الشقاوۃ حدیث میں ہے جب صحابہ نے غازیوں کے لیے مال جمع کیا بعض صحابہ کرام نے دن بھر محنت کی شام کو مزدوری میں جس قدر چھوہارے ملے نصف اپنے عیال پر صرف کیے اور نصف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے آپ نے وہ چھوہارے تمام صدقات کے اوپر رکھے اس لیے کہ تونگروں نے بہت بہت مال میں سے تھوڑا تصدق کیا حاجت ضروری پر صدقہ کو فوقیت نہ دی تھی وہ اپنا پیٹ کاٹ کر لائے تھے اور حاجت ضروری پر رضائے الٰہی کو مقدم کر چکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر شخص قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا جب تک لوگ حساب سے فراغت پائیں گے اور فرماتے ہیں ستر دروازہ برائی کے صدقہ کے سبب بند ہو جاتے ہیں اور فرماتے ہیں بہتر صدقہ یہ ہے کہ تندرستی و خواہش و حب مال کے وقت دیں جس زمانہ میں فقیر سے خوف اور تونگری کی آرزو ہوتی ہے نہ یہ کہ جب جان گلے تک آ جائے اس وقت کہیں فلاں کو اتنا اور فلاں کو اتنا اس لیے کہ اب وہ خود ہی فلاں و فلاں کا کام ہے کہیں خواہ نہ کہیں رواہ مسلم عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ

marfat.com

والسلام فرماتے ہیں جو سائل کو محروم پھیر دیتا ہے سات روز فرشتے اس کے گھر نہیں آتے ترمذی و احمد کی روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی مسلمان کو کپڑا پہنائے ہمیشہ حفظ الٰہی میں رہے جب تک اس کپڑے سے ایک ٹکڑا اس کے بدن پر ہو ابن مسعود کہتے ہیں ایک شخص نے ستر برس عبادت کی ایک بڑا گناہ اس سے ایسا صادر ہوا کہ سب عبادت حبط ہو گئی کسی فقیر کو ایک روٹی دی گناہ معاف ہوا اور عبادت واپس دی گئی لقمان اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہیں جب تجھ سے کوئی گناہ ہو جائے صدقہ دے حسن بصری نے ایک نخاس کو دیکھا ایک لونڈی بیچتا ہے فرمایا ایک درم یا دو درم پر راضی ہے کہا نہیں فرمایا تو جا اپنا کام کر کہ خدائے تعالیٰ ایک ایک پیسہ اور نوالے پر حور عین کو بیچتا ہے یعنی ایک پیسہ یا نوالہ خیرات کروں تو حور عین پاؤں کہ وہ اس سے ہزاروں درجے بہتر ہے پھر اسے خرید کے کیا کروں بالجملہ صدقہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کو نہایت محبوب ہے غضب الٰہی سے بچاتا اور گناہ کی آگ بجھاتا ہے ہزاروں بلاؤں سے سپر ہوتا اور آفتاب قیامت و آتش دوزخ سے محفوظ رکھتا اور مال میں برکت و افزونی بخشتا ہے طیب مال و خلوص نیت درکار ہے پھر اللہ کے یہاں کچھ کمی نہیں واللہ الموفق والمجیب

marfat.com

چوتھا باب

حج کے بیان میں

اس باب میں پانچ فصلیں ہیں

فصل اوّل

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیلًا یعنی خدا کا حق ہے لوگوں پر حج اس گھر کا جو قدرت رکھتا ہے اس تک پہنچنے کی سخت افسوس ہے کہ اس زمانہ میں دین ضعیف اور اسلام غریب ہوگیا یہاں تک کہ چار رکن اسلام سے اہل ہند دو رکن بالکل ترک کرتے ہیں نماز روزہ جس نے ادا کیا اسے یکتائے زمانہ اور بڑا پرہیزگار سمجھتے ہیں حالانکہ ابھی اس کے ایمان میں نقصان ہے جب تک حج و زکوٰۃ ادا نہ کرے جس بنا کے دو ستون گر جائیں کس طرح قائم رہے ہزار روپیہ بے فائدہ شراب زنا ناچ گانے میں صرف کرنا ہندیوں پر آسان ہے اور جو لوگ بکمال پارسائی و پرہیزگاری مشہور ہیں ان باتوں میں روپیہ خرچ کرنا اسراف و بیجا جانتے ہیں مگر بیٹی بیٹا کی شادی میں ہزاروں روپیہ اٹھاتے ہیں ایک حبہ زکوٰۃ کے نام پر نہیں دیتے لندن کا سفر سہل سمجھتے ہیں حج کا ارادہ بھی نہیں کرتے اور جو کسی نے قصد کیا بھی تو اس کے جورو بچے اس قدر واویلا مچاتے ہیں گویا مرنے جاتا ہے اور تمام عزیز قریب جمع ہو کر سمجھاتے ہیں اپنی اولاد

marfat.com

اور بی بی کو کس پر چھوڑے جاتے ہو گویا ان کے نزدیک حج کو جانا اور مرنا برابر ہے اور مکہ معظمہ عیاذاً باللہ شہر خموشاں ہے اگر کوئی انگلستان کا ارادہ کرے کہتے ہیں میاں زندگی باقی ہے تو پھر ملیں گے انگلینڈ جانا کچھ مشکل نہیں اور جو حرم الٰہی کا عزم کرتا ہے کہتے ہیں یہ دیدار آخری ہے اس سے ملاقات کرنا ہو تو کرلو پھر یہ کہاں اور ہم کہاں اور بالفرض کوئی شخص اپنا مرنا ہی تجویز کر کے چلا گیا جب وہاں سے لوٹ کر آتا ہے اس قدر شدائد راہ اور اس سفر کی تکالیف جانکاہ بیان کرتا ہے کہ سننے والوں کی ہمت اور بھی پست ہو جاتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اہل ہند کے دل میں زکوٰۃ اور حج کی فرضیت پر یقین کامل نہیں اسی واسطے اکثر ارادہ نہیں کرتے اور جو لوگ جان سے تنگ ہو جاتے ہیں اور دنیا کی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں ناچار اس سفر کو اختیار کرتے ہیں اور جو کہ نیت ان کی فاسد اور شوق ان کا ناقص ہوتا ہے اس راہ کی کیفیت و لذت انھیں حاصل نہیں ہوتی بعض بھیک مانگنے جاتے ہیں کہیں روٹی میسر آتی ہے کہیں نہیں ملتی وہی حال آ کر یہاں بیان کرتے ہیں اور جو لوگ بطیبِ خاطر و رغبتِ قلب براہ محبت ارادہ کرتے ہیں انھیں وہ لطف و مزا اس راہ میں ملتا ہے کہ بیان میں نہیں آتا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مَرَّۃً اُخْرٰی خَیْراً مِنَ الْاُوْلٰی طرح طرح کی سیر اور نئے نئے شہر دریا کا تماشا مخلوق خدا کا دیکھنا قدرت الٰہی کا جلوہ اور سوا اس کے جس وقت جہاز ملک عرب میں پہنچتا ہے عجب طرح کی فرحت و تازگی حاصل ہوتی ہے شوکت اسلام و دبدبۂ شریعت دیکھ کر جامہ میں پھولا نہیں سماتا یہاں تک کہ شہر محبوب کے متصل پہنچے اس مزہ کے سامنے یہ سب کیفیتیں گرد ہیں ہوائے کوئے جاناں مشام جان کو معطر کرتی ہے اور روح تازگی سے شگفتہ ہوئی جاتی ہے اور جب

rekhta.com

نظر اس مکان مقدس پر پڑتی ہے سبحان اللہ عجب کیفیت نظر آتی ہے کہ بیان میں نہیں آسکتی ع

ذوق ایں مے نشناسی بخدا تا نچشی

منقول ہے ایک عورت حج کو آئی حد حرم سے پیادہ ہوئی اور سلطان شوق نے اس کے قلب پر استیلا کیا مستانہ وار جاتی تھی جان و تن کا کچھ ہوش نہ تھا یہاں تک کہ داخل مکہ معظمہ ہوئی اور کعبہ محترمہ پر نظر پڑی بے تابانہ بَیْتُ رَبِّیْ بَیْتُ رَبِّیْ کہتی دوڑی میرے رب کا گھر میرے رب کا گھر یہاں تک کہ دیوار کعبہ سے سر ٹیک دیا اور مرغ روح نے قفس تن سے پرواز کی اے عزیز یہ وہ شہر ہے جس میں خدا نے اپنا گھر قرار دیا اور اسے اپنے محبوب کا مولد و وطن اصلی کیا جو شخص اس میں جاتا ہے قتل و غارت اور ہزاروں آفت سے امن میں ہو جاتا ہے وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا اللہ تعالیٰ اس شہر اور اس گھر کی قسم یاد کرتا ہے اور اسے مبارک و محل ہدایت فرماتا ہے ترمذی نے بسند صحیح روایت کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے خطاب کرکے فرمایا کیا خوب شہر ہے تو اور کس قدر عزیز ہے مجھ کو اگر میری قوم نکال نہ دیتی تو میں تیرے سوا کسی شہر میں نہ رہتا قال اللہ تبارک و تعالیٰ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ بیشک پہلا گھر جو بنایا گیا لوگوں کے فائدہ کو البتہ وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور راہ دکھاتا جہان والوں کو تعظیم اس گھر کی ابتدائے دنیا سے اب تک چلی آتی ہے مگر جب سے کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسے بنایا اس روز سے اور زیادہ رغبت خلق کو اس کی طرف پیدا ہوئی کہ اثر و نتیجہ دعائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے اور کیفیت مشروعیت حج کی علمائیوں لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ

marfat.com

والسلام نے بحکم الٰہی جبل ابی قبیس پر چڑھ کر ندا کی اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک گھر بنایا اور اس کا حج تم پر فرض کیا سو اپنے رب کی دعوت قبول کرو وہ آواز قدرت الٰہی سے سب کے کانوں میں پہنچی گو ابھی پیدا نہ ہوئے تھے جن کے مقدر میں حج تھا انہوں نے لبیک کہا کہ ہم حاضر ہیں امام حجۃ الاسلام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں بعض گناہ ایسے ہیں کہ سوا وقوف عرفات کے کسی عمل سے نہیں بخشے جاتے اور مولوی جامی مناسک میں لکھتے ہیں جو عرفات میں کھڑا ہو کر یہ گمان کرے کہ مجھ پر کوئی گناہ باقی ہے اس کے برابر کوئی گنہگار نہیں اور اسی طرح حدیث مرفوع میں وارد ہوا۔

فصل دوم

فضائل حج وعمرہ اور تارکین حج کی مذمت

ہر چند ہم نے ابواب سابقہ میں فصل فضائل کو نہایت اختصار کے ساتھ بیان کیا مگر حج ارکان اسلام سے ایک رکن عظیم ہے اور قلوب ضعیفہ پر اس کی مشقت نہایت شدید اور ہمتیں اہل ہند کی اس سے بغایت سست و قاصر لہٰذا ہم اس فصل میں انشاء اللہ تعالیٰ استیعاب اکثر احادیث معتبرہ کا قصد رکھتے ہیں تاکہ مسلمان بھائی بنگاہ عبرت دیکھیں کہ کیسے پوچ عذروں اور کم ہمتی کے سبب کیسی کیسی دونوں جہان کی خوبیاں چھوڑتے اور تھوڑی تکلیف کے لیے بے شمار راحتوں اور دائمی آرام سے منہ موڑتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو حج کرے اور اس میں عورتوں کے سامنے تذکرہ جماع اور خدا کی عدول حکمی نہ کرے گناہوں سے ایسا پاک لوٹے جیسا جس روز ماں کے

marfat.com

پیٹ سے پیدا ہوا رواہ البخاری ومسلم اور فرماتے ہیں ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے بیچ کے گناہوں کا اور حج مبرور کی کچھ جزا نہیں سوا جنت کے رواہ الشیخان اور فرماتے ہیں حاجی جتنی بار سبحٰن اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر کہے گا اسے ہر ایک کے عوض ایک بشارت دی جائے گی رواہ ابو القاسم الاصبہانی اور فرماتے ہیں حج گناہان پیشین کو ڈھا دیتا ہے رواہ مسلم ایک شخص خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کیا میں بزدل اور کمزور ہوں یعنی جہاد پر قادر نہیں فرمایا اس جہاد کی طرف جس میں کانٹے کا کھٹکا نہیں وہ حج ہے رواہ الطبرانی وعبدالرزاق اور فرماتے ہیں ہر کمزور کا جہاد حج ہے رواہ ابن ماجہ اور فرماتے ہیں دو عمل سب اعمال سے بہتر ہیں مگر جو ایسے ہی عمل کرے ایک حج مبرور اور ایک عمرہ مبرور رواہ الامام احمد اور ایک بار فرمایا حج مبرور کا بدلہ سوا بہشت کے کچھ نہیں عرض کیا گیا حج کا مبرور ہونا کیا ہے فرمایا کھانا کھلانا اور نیک بات کہنا رواہ احمد والطبرانی والحاکم اور ایک روایت میں ہے کھانا کھلانا اور سلام کا انشا کرنا رواہ البیہقی اور فرماتے ہیں حج مبرور دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے رواہ الغزالی فی الاحیاء اور فرماتے ہیں حج کے بعد اس کے ساتھ عمرہ کرو کہ وہ دونوں فقر و گناہ کو ایسا دور کرتے ہیں جیسے لوہار کی بھٹی سونے اور چاندی اور لوہے کے میل کو رواہ ترمذی و ابن خزیمۃ و ابن حبان و ابن ماجہ اور فرماتے ہیں حج کرو غنی ہو جاؤ گے رواہ عبدالرزاق اور فرماتے ہیں حج کے ساتھ معاً عمرہ کرنے سے عمر میں برکت ہوتی ہے رواہ البیہقی اور فرماتے ہیں حج کرو کہ حج گناہوں کو دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو رواہ الطبرانی اور فرماتے ہیں حاجی اپنے گھر والوں سے چار سو آدمیوں کی سفارش کرے گا رواہ البزاز اور فرماتے ہیں رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔ رواہ

marfat.com

الشیخان اور[16] فرماتے ہیں جو بیت الحرام کے قصد سے اونٹ پہ چڑھے اس کا اونٹ جو قدم اٹھائے اور رکھے اس پہ حاجی کے لیے ایک نیکی لکھی جائے اور ایک برائی محو ہو اور ایک درجہ بلند ہو یہاں تک کہ جب کعبہ پہنچے اور طواف اور صفا مروہ میں سعی پھر حلق یا قصر کرے گناہوں سے ایسا نکل جائے جیسا روز ولادت تو آئے اب نئے سرے عمل شروع کرے رواہ البیہقی اور[17] فرماتے ہیں جو مکہ سے پیادہ حج کو جائے جب تک مکہ میں لوٹ کر آئے اللہ اس کے ہر قدم پہ سات سو نیکیاں لکھے ہر نیکی مثل حرم کی نیکیوں کے عرض کیا گیا حرم کی نیکیاں کیسی فرمایا اس میں ہر نیکی پہ لاکھ نیکیاں رواہ ابن خزیمۃ و الحاکم فی صحیحها اور[18] فرماتے ہیں حج وعمرہ کو آنے والے خدا کے مہمان ہیں اگر اسے پکاریں وہ جواب دے اور جو اس سے بخشش چاہیں مغفرت فرمائے رواہ النسائی و ابن ماجہ اور[19] فرماتے ہیں الٰہی بخش دے حاجی کو اور اسے جس کے لیے بخشش چاہے حاجی رواہ ابن خزیمۃ والحاکم اور[20] فرماتے ہیں حج کی طرف جلدی کرو تمہیں کیا معلوم آگے کیا پیش آئے رواہ الاصبہانی اور[21] فرماتے ہیں جسے حج کا ارادہ ہو وہ جلدی کرے رواہ ابو داؤد والدارمی اور[22] فرماتے ہیں جو بندہ یا کنیز مرضیات خدا میں کسی قدر خرچ سے بخل کرے اس قدر سے کئی حصہ زیادہ مال اس کا خدا کی خلاف مرضی میں شامل ہو جائے گا اور جو بندہ دنیا کی کسی حاجت کے لیے حج ترک کرے گا وہ اس حاجت کے پورا ہونے سے پہلے حاجیوں کو دیکھ لیگا کہ لوٹ کر آ گئے یعنی اس نے سمجھا تھا حج کو جاؤں گا تو میرا کام رہ جائے گا اللہ نے سزا دی کہ حج ہو چکا اور وہ کام ہنوز ویسا ہی پڑا ہے بمعناہ رواہ الاصبہانی اور[23] فرماتے ہیں کعبہ کے لیے ایک زبان اور دو لب ہیں اس نے خدا سے شکایت کی تھی کہ میرے

پیادہ حج کا ثواب

marfat.com

میرے آنے والے اور میرے زائر کم ہو گئے حق سبحانہ نے فرمایا میں ان لوگوں کو پیدا کروں گا جو خاشع و ساجد ہوں گے اور تیری طرف ایسا شوق رکھیں گے جیسے کبوتر اپنے انڈوں کی طرف رواہ الطبرانی اور[۲۴] فرماتے ہیں داؤد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا الٰہی تیرے بندوں کا تجھ پر کیا ہے جب وہ تیرے گھر تیری زیارت کو آئیں فرمایا ہر مہمان کا میزبان پر حق ہے ۔ اے داؤد ان کے لیے مجھ پر یہ ہے کہ میں انھیں دنیا میں عافیت بخشوں اور جب مجھ سے ملیں میں انہیں بخش دوں رواہ الطبرانی ایضاً اور[۲۵] فرماتے ہیں جو حج یا عمرہ کے لیے نکلے اور مر جائے اس کے لیے قیامت تک حج و عمرہ کا ثواب لکھا جائے رواہ ابویعلی اور[۲۶] فرماتے ہیں اس سے کچھ تعرض نہ ہو اور حساب نہ لیا جائے رواہ الطبرانی والدارقطنی والبیہقی و ابویعلی اور[۲۷] فرماتے یہ گھر اسلام کے ستونوں سے ایک ستون ہے جو اس کا حج یا عمرہ کرے وہ خدا کی ضمان میں ہے کہ اگر مر جائے تو اسے جنت میں داخل کرے اور جو گھر کو لوٹائے تو اجر و غنیمت کے ساتھ واپس کرے رواہ الطبرانی اور[۲۸] فرماتے ہیں جو راہ مکہ میں مرے جاتے خواہ لوٹتے اسے تعرض نہ ہو اور حساب نہ لیا جائے یا فرمایا بخشدیا جائے رواہ ابوالقاسم الاصبہانی اور[۲۹] فرماتے ہیں حج کا صرف مثل نفقۂ جہاد کے ہے سات سو گونہ تک رواہ احمد والطبرانی والبیہقی اور[۳۰] فرماتے ہیں حاجی بھی محتاج نہ ہوگا رواہ الطبرانی والبیہقی اور[۳۱] فرماتے ہیں جو بندہ مسلمان دن بھر احرام باندھے رہے آفتاب اس کے گناہوں کو لے کر ڈوبے رواہ الترمذی اور[۳۲] فرماتے ہیں جب کوئی شخص لبیک یا تکبیر کہتا ہے ہمیشہ اسے جواب ملتا ہے کہ تجھے جنت کی بشارت ہو بمعناہ رواہ الطبرانی باسناد رجالہ رجال الصحیح حضرت[۳۳] عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ہیں رسول اللہ

marfat.com

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد منےٰ میں حاضر تھا کہ ایک مرد انصاری
اور ایک ثقفی حاضر خدمت ہوئے سلام کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم ہم حضور سے دریافت کرنے آئے ہیں فرمایا اگر تم چاہو تو میں بتادوں
جو تم پوچھنے آئے ہو اور چاہو تو میں باز رہوں تم خود سوال کرلو عرض کیا یا
رسول اللہ حضور ہمیں بتا دیں پھر ثقفی نے انصاری سے کہا پہلے تم پوچھو انصاری
نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بتایئے فرمایا تو مجھسے یہ دریافت کرنے آیا ہے
کہ جب تو اپنے گھر سے بقصد بیت الحرام نکلے تو تیرے لیے کیا ثواب ہے
اور طواف کے بعد دونوں رکعتوں میں تیرے لیے کیا ہے اور صفا و مروہ میں
سعی پر تیرے لیے کیا ہے اور شام عرفہ کے وقوف میں تیرے لیے کیا ہے اور
رمی جمار میں تیرے لیے کیا ہے اور ذبح قربانی میں تیرے لیے کیا ہے اور
طواف وداع میں تیرے لیے کیا اجر ہے عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو
حق کے ساتھ بھیجا میں یہی باتیں استفسار کرنے آیا تھا قسم خدا کی جو میرے
دل میں تھا حضرت نے سب بیان کر دیا فرمایا پس جب تو اپنے گھر سے بقصد
بیت الحرام نکلے تو تیری اونٹنی جو قدم رکھے گی اور جو اٹھائے گی اس پر تیرے
لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک برائی محو ہو گی اور طواف کے بعد دُو
رکعتیں ایسی ہیں جیسے اولاد اسمٰعیل سے ایک غلام آزاد کیا اور صفا و مروہ کے
پھیرے ساٹھ غلام آزاد کرنے کے برابر ہیں رہا شام عرفہ کا وقوف سو اس
میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول رحمت فرماتا ہے اور ملائکہ کے ساتھ حجاج
سے مباہات کرتا ہے فرماتا ہے میرے بندے میرے پاس آئے بال الجھے ہوئے پریشان
کپڑے اور بدن گرد و غبار میں آئے ہر راہ دور دراز سے دوڑتے ہوئے
میری جنت کی امید میں سو اگر ان کے گناہ ریگ والوں اور مینہ کی بوندوں یا

marfat.com

سمندر کے جھاگوں برابر ہوں تو میں نے انہیں بخش دیا کوچ کرو میرے بندو اس حالت میں کہ تم بخشے گئے اور وہ بخشا گیا جس کی تم شفاعت کرو اور سنگریزہ پھینکنے میں تیرے لیے ہر کنکری پر ایک گناہ کبیرہ مہلک کا مٹنا ہے اور قربانی تیری تیرے لیے تیرے واسطے تیرے رب کے پاس تیرے اس وقت کے لیے جمع ہے جب تو حد سے زیادہ اس کا محتاج ہو گا اور تیرے سر منڈانے میں ہر بال پر ایک نیکی ہے اور ایک برائی کا دور ہونا اور فرمایا جو بال تیرا زمین پر گرے گا روز قیامت تیرے لیے نور ہو گا اور ان سب کے بعد تیرا طواف بیت کرنا سو وہ اس حال پر ہو گا کہ تو بے گناہ محض ہے ایک فرشتہ آئے گا اور اپنا ہاتھ تیرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھکر کہے گا آئندہ سے عمل شروع کر کہ اگلے تو سب معاف ہوئے رواہ البزار و الطبرانی و ابن حبان والاصبہانی ولہ طرق عدیدۃ والحدیث حسن [۳۴] اور فرماتے ہیں جب حاجی پاک خرچ لے کر چلتا ہے اور رکاب میں اپنا پاؤں رکھ کر لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لبیک پکارتا ہے منادی آسمان سے اسے ندا دیتا ہے لبیک و سعدیک توشہ تیرا حلال اور سواری تیری حلال اور حج تیرا مبرور اور گناہ تجھ سے دور اور جو ناپاک خرچ لے کر چلتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھ کر لبیک پکارتا ہے منادی آسمان کہتا ہے لا لبیک ولا سعدیک توشہ تیرا حرام اور صرف تیرا حرام اور حج تیرا گناہ آلود اور تیرے منہ پہ مردود رواہ الطبرانی والاصبہانی [۳۵] اور فرماتے ہیں جو بندہ مسلمان حج کے لیے لبیک کہتا ہے اس کے دہنے بائیں کچھ ہے زمین کے ختم و انتہا تک وہ سب اس کے لیے روز قیامت گواہی دیں گے رواہ رزین [۳۶] اور فرماتے ہیں تلبیہ گو کے چپ و راست منتہائے ارض تک جو پتھر یا پیڑ یا ڈھیلے ہوتے ہیں سب اس کے

ساتھ لبیک کہتے ہیں رواہ الترمذی و ابن ماجہ و البیہقی و ابن خزیمۃ والحاکم[۳۷] اور فرماتے ہیں حجر اسود و رکن یمانی کا استلام گناہوں کو گھٹاتا ہے[۳۸] اور فرماتے ہیں جو سات پھیرے طواف کرے اور دو رکعت پڑھے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہو[۳۹] اور فرماتے ہیں حاجی جو قدم اٹھاتا ہے رکھتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس برائیاں محو ہو جاتی ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں رواہ الامام احمد[۴۰] اور فرماتے ہیں رکن یمانی پر ستر ہزار فرشتے موکل ہیں جو اس کے پاس کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ وہ آمین کہتے ہیں[۴۱] اور فرماتے ہیں جو حجر اسود کو ہاتھ لگاتا ہے گویا رحمٰن سے مصافحہ کرتا ہے رواہما ابن ماجہ اللہ تعالیٰ ہر روز حاجیوں کیلئے ایک سو بیس رحمتیں اتارتا ہے ساٹھ[۴۲] اہل طواف اور چالیس نمازیوں اور بیس کعبہ کی طرف نظر کرنیوالوں کیلئے رواہ البیہقی باسناد حسن[۴۳] اور فرماتے ہیں جو خانہ کعبہ کا پچاس بار طواف کرے گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے جیسا جس روز شکم مادر سے پیدا ہوا تھا رواہ الترمذی[۴۴] اور فرماتے ہیں جو سات پھیرے طواف کرے اور سوا سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ کے کچھ کلام نہ کرے دس برائیاں اس کی محو ہوں اور دس نیکیاں لکھی جائیں اور دس درجے اس کے بلند ہوں اور جو طواف کرتے میں باتیں کرے رحمت میں اپنے پاؤں سے خوض کرتا چلے جیسے کوئی پاؤں تک پانی میں چلتا ہے رواہ ابن ماجہ[۴۵] اور فرماتے ہیں اس پتھر کے پاس بہ نکوئی حاضر ہو کہ وہ روز قیامت شفاعت کرے گا اور اس کی دو زبانیں اور دو لب ہوں گے اپنے چومنے والے کے لیے گواہی دے گا رواہ الطبرانی[۴۶] اور فرماتے ہیں رکن و مقام دو یاقوت ہیں جنت کے یاقوتوں سے اور اگر خدا ان کا نور

marfat.com

نو نہ کر دیتا تو مشرق و مغرب کے درمیان سب روشن ہو جاتا رواہ الترمذی و ابن حبان ایک بار حضور والا نے حجر اسود پر لب ہائے انور رکھ کر دیر تک گریہ فرمایا پھر منہ پھیر کر ملاحظہ کیا تو عمر بن الخطاب کو روتے پایا فرمایا اے عمر یہاں بہتے جاتے ہیں اشک رواہ ابن ماجہ و خزیمۃ والحاکم آثار فرماتے ہیں روز عرفہ حق سبحانہ و تعالیٰ حاجیوں سے فرشتوں کے ساتھ مباہات کرتا ہے فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو میرے پاس آئے ژولیدہ مو گرد آلود دھوپیں سہتے ہر راہ دور دراز سے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے انہیں بخشدیا فرشتے عرض کرتے ہیں ان میں فلاں فلاں شخص کی نسبت گمان بد ہے فرماتا ہے میں نے تو ان سب کو بخش دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی دن میں عرفہ سے زیادہ لوگ دوزخ سے آزاد نہیں ہوتے رواہ البیہقی آثار فرماتے ہیں کسی دن شیطان روز عرفہ سے زیادہ ذلیل و حقیر و خوار و پر غیظ زیادہ نہ دیکھا گیا اور یہ بسبب اس کے ہے کہ رحمت الٰہی کا نزول اور خدا کا بڑے بڑے گناہوں سے تجاوز فرمانا مشاہدہ کرتا ہے مگر وہ جو روز بدر دیکھا گیا تھا جب اس نے جبریل کو دیکھا کہ ملائکہ کی صف آرائی کرتے ہیں رواہ الامام مالک والبیہقی آثار فرماتے ہیں روز عرفہ حق تعالیٰ اہل عرفات پر فضل و کرم فرماتا ہے اور ان سے ملائکہ کے ساتھ مباہات کرتا ہے کہتا اے میرے فرشتو میرے بندوں کو دیکھو اشعث اغبر ہر فج عمیق سے میری طرف سفر کرتے ہیں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس کی دعا سن لی اور ان کی رغبت کی شفاعت قبول فرمائی اور ان کے بدکار ان کے نیکوں کو عطا کر دیے اور ان کے نیکوں کو جو مانگا وہ دیا سوا حقوق العباد کے جو ان کے آپس میں ہے پھر جب لوگ کوچ کر کے مزدلفہ آتے ہیں اور مشعر الحرام

marfat.com

میں وقوف کر کے پھر اللہ کی طرف رغبت اور اس سے طلب کرتے ہیں فرماتا ہے اے میرے ملائکہ میرے بندے ٹھہرے اور پھر انہوں نے رغبت و طلب شروع کی میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کی دعا مستجاب کی اور ان کی رغبت کی سفارش مانی اور ان کے بد نیکوں کو دے ڈالے اور ان کے نیکوں کو وہ دیا جو مانگا اور ان کے آپس کے حقوق میں نے اپنے ذمہ پر اٹھا لیے رواہ ابویعلی شام عرفہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے دعا کی حکم ہوا ہم نے قبول فرمائی مگر ظالم کہ مظلوم کا بدلہ اس سے لوں گا عرض کیا اے رب میرے تو چاہے تو مظلوم کو جنت دیدے اور ظالم کو معاف فرمادے اس وقت مقبول نہ ہوئی مزدلفہ میں وقت صبح حضور نے پھر دعا کا اعادہ کیا جو مانگتے تھے وہی ملا حضور نے تبسم فرمایا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حاضر تھے عرض کیا ہمارے ماں باپ حضور پر قربان یہ وقت حضور کے ہنسنے کا نہ تھا کیا بات ہنسی کی ہوئی اللہ آپ کے دانتوں کو ہمیشہ ہنستا رکھے فرمایا خدا کے دشمن شیطان نے جب جانا کہ میری دعا قبول ہوگئی اور میری امت کی مغفرت ہوئی مٹی لے کر اپنے سر پر اڑانے اور واویلا واثبوراہ پکارنے لگا مجھے اس کی اس بیقراری پر ہنسی آگئی رواہ ابن ماجۃ والبیہقی عرفات میں قریب غروب آفتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم دیا لوگوں کو خاموش کریں جب سب چپ ہو رہے فرمایا ابھی جبریل نے مجھے میرے رب کا سلام پہنچایا اور عرض کیا اللہ عز و جل فرماتا ہے ہم نے اہل عرفات و اہل مشعر حرام کو بخشدیا اور ان کے باہمی حقوق اپنے ذمے پر لیے۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ خاص ہمارے ہی لیے ہے فرمایا تمہارے لیے اور ان سب کے لیے جو

marfat.com

تمہارے بعد قیامت تک آئیں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ کی خیر کثیر وطیب ہے رواہ الامام عبداللہ بن المبارک اور فرماتے ہیں یہ وہ دن ہے کہ جو اس دن اپنے کان آنکھ زبان کو قابو میں رکھے بخشا جائے رواہ الامام احمد والطبرانی و ابن ابی الدنیا و ابن خزیمۃ والبیہقی و ابوالشیخ اور فرماتے ہیں جو مسلمان شام عرفہ موقف میں وقوف کرے پھر رو بقبلہ ہو کر لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ہو علیٰ کل شئی قدیر ٥ سو بار کہے پھر سو بار قل ہو اللہ پڑھے پھر سو بار کہے اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید و علینا معھم حق سبحانہ و تعالیٰ فرمائے اے میرے فرشتو کیا جزا ہے میرے اس بندے کی کہ اس نے میری پاکی بیان کی اور میری تہلیل و تکبیر و تعظیم کی اور مجھے پہچانا اور مجھ پر ثنا کہی اور میرے نبی پر درود بھیجی اے میرے فرشتو گواہ رہو کہ میں نے اسے بخشدیا اور اس کی شفاعت اس کے حق میں قبول کی اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے مانگتا تو میں اس کی شفاعت تمام موقف کے حق میں قبول فرماتا رواہ البیہقی اور فرماتے ہیں بہتر دعا روز عرفہ کی دعا ہے اور بہتر ان کلموں کا جو میں نے اور مجھ سے پہلے پیغمبروں نے کہے یہ ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ہو علیٰ کل شئی قدیر ٥ رواہ الترمذی و اخرجہ مالک الی قولہ لا شریک لہ اور فرماتے ہیں حج و عمرہ والے خدا کے مہمان ہیں دیتا ہے انہیں جو مانگیں اور قبول فرماتا ہے جو دعا کریں اور عوض دیتا ہے جو صرف کریں ایک درہم کے بدلے دس لاکھ رواہ البیہقی اور فرماتے ہیں کوئی دن خدا کو اپنی عبادت کے لیے ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں سے زیادہ محبوب نہیں ان

marfat.com

میں ہر روز کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر اور ہر شب کا قیام
شب قدر کے قیام کے مثل رواہ الترمذی و ابن ماجہ والبیہقی اور[59] فرماتے
ہیں ہر عمل ان میں سات سو گونہ ہوتا ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ ان دس دنوں کا ہر دن ہزاروں کے برابر
ہے اور روز عرفہ دس ہزار کے مثل رواہ البیہقی والاصبہانی حضور[60] فرماتے ہیں
رمی جمار کا ثواب کوئی نہیں جانتا یہاں تک کہ روز قیامت حق تعالیٰ عطا
فرمائے رواہ ابن حبان اور[61] فرماتے ہیں رمی جمار روز قیامت تیرے لیے
نور ہے رواہ البزاز ابو[62] سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ
یہ سنگریزے جو ہر سال پھینکے جاتے ہیں ہم ایسا گمان کرتے ہیں کہ کم ہو
جاتے ہیں فرمایا جو مقبول ہوتا ہے اٹھا لیا جاتا ہے اور ایسا نہ ہو تو تمہیں
پہاڑ کے پہاڑ نظر آتے رواہ الطبرانی والحاکم ایک[63] بار فرمایا الٰہی حج میں سر
منڈانے والوں کو بخشدے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اور بال کترواتے
والوں کو فرمایا الٰہی سر منڈانے والوں کو بخش دے عرض کیا یا رسول اللہ سر
کتروانے والوں کو فرمایا الٰہی سر منڈانے والوں کو بخش دے عرض کیا یا رسول اللہ
سر کترانیوالوں کو فرمایا اور سر کترانیوالوں کو رواہ الشیخان اور[64] فرماتے ہیں حاجی کی
دعا رد نہیں ہوتی جب تک لوٹے رواہ ابن الجوزی اور[65] ایک روایت میں
ہے جب تک اپنے گھر پہنچے رواہ الغزالی فی الاحیاء اسی واسطے سلف صالح
کا وطیرہ تھا حاجیوں کا استقبال کرتے اور ان کی آنکھوں کے بیچ میں بوسہ
دیتے اور ان سے اپنے لیے دعا چاہتے اور[66] فرماتے جب تو حاجی سے
ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور اس سے کہ تیرے لیے استغفار کرے کہ
وہ بخشا گیا ہے رواہ امام احمد اور[67] فرماتے ہیں اللہ نے اس گھر سے وعدہ
کیا ہے ہر سال چھ لاکھ حجاج کا اگر کم ہوں ملائکہ سے ان کا عدد پورا کر

marfat.com

دیں اور کعبہ روز قیامت اس طرح حشر کیا جائے گا جیسے دولہن کو دولہا گھر لے جاتے ہیں اور تمام حاجی اس کے پردوں سے پلٹے ہوئے اس کے گرد دوڑتے ہوں گے یہاں تک کہ کعبہ داخل جنت ہو گا اور اس کے ساتھ سب حاجی جائیں گے اور وارد ہوا طواف بکثرت کرو کہ وہ نہایت جلیل اور قابل رشک اعمال سے ہے جنہیں تم روز قیامت اپنے صحیفوں میں پاؤ گے اور[۶۹] فرماتے ہیں جو برہنہ پا برہنہ بدن سات پھیرے کعبہ کے گرد کرے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب پائے اور جو مینہ برستے میں ایسا کرے اس کے سب گناہ گزشتہ بخشے جائیں اور داشلثۃ الامام حجۃ الاسلام مرتضیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے سوال ہوا وقوف پہاڑ پر کیوں ہوا اور حرم میں کیوں نہ ہوا فرمایا کعبہ خدا کا گھر ہے اور حرم اس کا دروازہ جب حاجی اس کے پاس مہمان ہو کر آئے اونہیں دروازہ پر کھڑا کیا کہ وہاں الحاح و زاری کریں عرض کیا یا امیر المومنین پھر مشعر الحرام میں وقوف کس غرض سے ہے فرمایا جب اس نے انہیں پہلے دروازہ میں آنے کی اجازت دی دوسرے آستانہ پر کہ مزدلفہ ہے کھڑا کیا جب یہاں ان کا تضرع طول کو پہنچا انہیں پروانگی دی کہ منیٰ میں قربانی کر کے ہم سے نزدیک ہوں جب یہاں انہوں نے اپنا میل کچیل اتارا اور قربانی سے فارغ ہوئے سب گناہوں سے پاک ہو گئے اب انہیں طاہر کر کے اپنی زیارت کی اجازت عطا فرمائی عرض کیا یا امیر المومنین پھر ایام تشریق میں روزے کیوں حرام ہوئے فرمایا یہ لوگ خدا کے زائر ہیں اور اس کے مہمان اور مہمان کو روا نہیں کہ بے پروانگی میزبان کے روزہ رکھے عرض کیا یا امیر المومنین پردہائے کعبہ سے پلٹنے میں کیا نکتہ ہے فرمایا وہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص کسی کا گنہگار ہو اس کے کپڑوں سے لپٹ

marfat.com

جائے اور اس سے معذرت کرے اور رضا مندی کے لیے باتیں بنائے تاکہ اس کا گناہ بخش دے رواہ البیہقی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں حاجی مغفور ہے اور جس کے لیے حاجی ذوالحجہ و محرم و صفر اور ربیع الاوّل کی بیسویں تک استغفار کرے وہ مغفور ہے مجاہد وغیرہ علماء فرماتے ہیں جب حاجی مکہ معظمہ آتے ہیں ملائکہ ان کا استقبال کرتے ہیں پھر جو اونٹ پہ سوار ہوتا ہے اسے سلام کرتے ہیں اور جو گدھے پہ ہوتا ہے اس سے مصافحہ اور پیادہ چلنے والوں کو گلے لگاتے ہیں اور مروی ہوا حق سبحانہ وتعالیٰ ہر شب اہل زمین پہ نظر رحمت فرماتا ہے اور سب میں پہلے اہل حرم پہ اور اہل حرم میں سب سے پہلے اہل مسجد حرام پہ پس جسے طواف کرتا دیکھتا ہے اسے بخش دیتا ہے اور جسے نماز پڑھتا دیکھتا ہے اسے بخش دیتا ہے اور جسے کعبہ کی طرف منہ کیے ہوئے نماز پڑھتے دیکھتا ہے اسے بخش دیتا ہے اور واثلث الامام الغزالی اللہ جل جلالہ فرماتا ہے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ o اللہ کے لیے ہے لوگوں پر حج اس گھر کا جو قدرت رکھتا ہو اس تک راہ چلنے کی اور جو انکار کرے تو خدا بے پرواہ ہے تمام جہان والوں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جسے خدا توشہ اور ایسی سواری کا مالک کرے جو اسے خانۂ خدا تک پہنچا دے اور وہ حج نہ کرے اس پر کچھ تفاوت نہیں یہودی ہو کر مرے خواہ نصرانی ہو کر اور یہ اس وجہ سے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ الآیہ خدا کے لیے ہے لوگوں پہ اس گھر کا حج جو اس کی طرف چل سکے اور جو کفر کرے تو خدا تمام جہان سے بے نیاز ہے رواہ الترمذی والبیہقی اور

marfat.com

فرماتے ہیں جسے کوئی حاجت ظاہرہ یا بیماری یا بادشاہ ظالم نہ روکے اور وہ حج نہ کرے تو وہ چاہئے یہودی ہو کر مرے چاہئے نصرانی ہو کر رواہ البیہقی اور فرماتے ہیں حق تبارک و تقدس فرماتا ہے جس کا بندہ کا بدن میں صحیح رکھوں اور اسے فراخ عیشی عطا کردوں پانچ برس اس پر گزر جائیں اور میری مہمانی کو نہ آئے بیشک محروم ہے رواہ ابن حبان والبیہقی ۔

حکایت :- بعض اہل کشف نے روز عرفہ ابلیس لعین کو دیکھا کہ نہایت لاغر ہے اور رنگ زرد اور آنکھیں اشک بار اور کمر شکستہ پوچھا کیوں روتا ہے کہا اس سبب سے کہ حاجی خدا کی طرف بے غرض تجارت گئے ہیں یعنی صرف مقصود ان کا اللہ عزوجل ہے میں کہتا ہوں انھوں نے خدا کا قصد کیا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ انھیں ناامید نہ پھیرے تو مجھے اس سے رسوائی ہو کہا تیرا بدن کس نے لاغر کر دیا کہا راہ خدا میں اسپان جہاد کی آواز نے اور جو میری راہ میں ہوتی تو مجھے پسند آتا دریافت کیا تیرا رنگ کیوں متغیر ہے کہا اس وجہ سے کہ اہل اسلام طاعت الٰہی پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور جو اس کی نافرمانی پر کرتے تو مجھے محبوب ہوتا کہا تیری پیٹھ کس نے توڑ دی کہا بندہ کی دعا نے کہ الٰہی میں تجھ سے خاتمہ کی بھلائی مانگتا ہوں میں کہتا ہوں ہائے خرابی یہ اپنے عمل پر کب اترائے گا مجھے ڈر ہے کہیں چرچ نہ گیا ہو یعنی سمجھ نہ لیا ہو کہ حسن عمل پر ناز حماقت ہے اعتبار خاتمہ کا ہے الٰہی میرا انجام بخیر کر آمین۔

حکایت :- عارف باللہ علی بن موفق رحمۃ اللہ علیہ شب عرفہ منی میں مسجد الخیف شریف میں سوتے تھے خواب دیکھا دو فرشتے سبز پوش آسمان سے اترے ایک ان ان کے سرہانے کھڑا ہوا دوسرا پائنتی سرہانے والے نے پائنتی والے کو آواز دی یا عبداللہ اس نے جواب دیا لبیک یا عبداللہ کہا

marfat.com

مجھے معلوم ہے اس سال ہمارے رب عز وجل کے گھر کا کتنوں نے حج کیا کہا مجھے نہیں معلوم کہا چھ لاکھ نے تو جانتا ہے ان میں سے کتنوں کا حج قبول ہوا کہا نہیں کہا چھ کا یہ باتیں کر کے آسمان پر اڑے ہوئے چلے گئے اور ان کی نگاہ سے غائب ہو گئے گھبرا کر ان کی آنکھ جو کھلی تو سخت مغموم و پریشان کہ جب چھ لاکھ سے صرف چھ کا حج قبول ہوا تو میں ان میں کہاں جب دسویں رات عرفہ سے کوچ کر کے مزدلفہ میں مشعرالحرام کے پاس ٹھہرے حجاج کو دیکھ دیکھ کر فکر کرتے جاتے تھے کہ اس قدر خلق کثیر اور ان میں صرف اتنوں کا حج قبول اتنے میں نیند کا ان پر غلبہ ہوا سو رہے انہیں دو شخصوں کو دیکھا پھر آسمان سے اترے اور اسی طرح ان کے سرہانے پائینتی کھڑے ہوئے اور ویسے ہی ایک نے دوسرے کو پکارا اور جواب دیا پھر کہا تجھے خبر ہے آج کی رات ہمارے رب نے کیا حکم دیا کہا نہیں کہا اس نے ان چھ میں ہر ایک کو ایک ایک لاکھ بخش دیئے اور ان کے طفیل ان کا حج قبول کیا علی کہتے ہیں میں بیدار ہوا تو مجھے ایسی خوشی تھی کہ بیان میں نہیں آتا۔

حکایت ۲ انھیں علی بن موفق سے منقول ہے ایک سال میں نے حج کیا جب مناسک پورے کر چکا مجھے اس کا خیال آیا جس کا حج مقبول نہ ہوا ہو میں نے کہا الٰہی میں نے اپنے حج کا ثواب اسے بخشدیا جس کا حج تو نے قبول نہ کیا رات کو رب العزت جل جلالہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتا ہے اے علی تو میرے مقابلہ میں سخاوت کرتا ہے سو میں نے ہی بنائے ہیں۔ سخا اور سخاوت والے اور میں سب بڑے جود والوں سے بڑا جود والا اور سب بڑے کریموں سے بڑا کریم ہوں اور تمام جہان سے جود و کرم سے زیادہ سزاوار ہوں میں نے جن جن کا حج قبول نہ کیا انہیں ان کو بخش دیا

marfat.com

جن کا حج قبول فرمایا۔

حکایت انہیں علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کئی حج کئے شب کو حضور رحمۃ اللعلمین صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے ابن موفق تو نے میری طرف سے حج کیے عرض کیا ہاں فرمایا اور میری طرف سے لبیک کہی عرض کیا ہاں فرمایا تو میں اس کا عوض تجھے روز قیامت دوں گا کہ لوگ حساب کی مصیبت میں ہوں گے اور میں تیرا ہاتھ پکڑ کر داخل جنت کروں گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی کُلِّ مَقْبُوْلٍ لَدَیْہِ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

فصل سوم

آداب سفر و مقدمات حج میں

جب توفیق الٰہی مساعدت فرمائے اور عزم اس سفر سراپا ظفر کا مصمم ہو جائے ابتدائے قصد سے انتہائے رجوع تک ساٹھ باتوں کی رعایت کرے۔

اول:۔ جس کا قرض آتا ہو یا کچھ امانت اپنے پاس ہو ادا کر دے اور جن کے مال ناحق لیے ہوں بشرط علم مستحقین انہیں واپس کر دے یا معاف کرالے ورنہ اس قدر مال فقرا کو دے دے۔

دوم:۔ نماز روزہ وغیرہا جس قدر عبادتیں قضا ہوئی ہوں انہیں ادا کرے اور اپنی تقصیر پر نادم ہو اور پھر نہ کرنے پر عازم ہو جس کا تجھ پر قرض آتا ہے اس کے پاس جاتے شرماتا ہے خود رب العالمین کا مدیون اور اس کی بارگاہ کا قصد علاوہ بریں وہاں ثواب نوافل سے

marfat.com

محرومی کا اندیشہ ہے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں احمق وہ ہے جس پر فرائض باقی ہوں اور وہ نوافل سے اشتغال کرے

سوم:۔ جس کے بے اجازت سفر مکروہ ہے اسے رضامند کرے ماں باپ کو اگر اس کی خدمت کی حاجت ہو اور کوئی سوا اس کے ان کا خادم نہ ہو تو سفر حج مکروہ ہے ورنہ نہیں اسی طرح عورت اور وہ سب لوگ جن کا اس کے ذمہ نفقہ ہے انہیں بھی راضی کرے جس کا قرضدار ہو اگر ادائے قرض بالفعل نہ ہو سکے اس سے اجازت لے ورنہ کراہت ہے ماں باپ اگر نہ ہوں تو دادا دادی نانا نانی ان کے قائم مقام ہیں باپ کو اختیار ہے کہ امرد خوبصورت کو سفر بلکہ گھر کے باہر جانے سے منع کرے اور یہ تفصیلیں حج فرض میں ہیں حج نفل سے طاعت والدین مطلقا افضل ہے کل ذالک فی حاشیۃ العلامۃ الطحطاوی علی الدار المختار۔

چہارم:۔ سفر حج میں خالص نیت اللہ تعالیٰ کے لیے رکھے ریا و سمعہ و فخر سے بچنا فرض عین ہے اور ریاکار ثواب کے عوض عذاب کا سزاوار اعوذ باللہ منہ ہاں اگر مقصود بالذات حج ہو اور اس کے ضمن میں تجارت بھی کرے تو کچھ گناہ نہیں قال تعالیٰ لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم مگر اس سے بھی خالی ہو تو نہایت احسن ہے۔

پنجم:۔ عورت آزاد کو بے شوہر یا محرم عاقل بالغ کے تین شبانہ روز کا سفر حرام ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایک دن کی راہ جانا بھی جائز نہیں اور اسی پر فتوے ہے ہاں اگر لے گی

marfat.com

تو حج ادا ہو جائے گا لیکن کراہت تحریمی کے ساتھ کما فی الدر المختار واللہ اعلم۔

ششم:۔ نماز استخارہ کہ صحاح میں مروی ہے پڑھے اور سات بار تکرار احسن اور نہ ہو سکے تو اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْ لِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اخْتِیَارِیْ سات بار کہہ لے کہ یہ بھی حدیث میں وارد اور نماز کے قائم مقام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فرزند آدم کی سعادت سے ہے خدا سے استخارہ کرنا اور اس کا ترک داخل شقاوت۔

ہفتم:۔ توشہ مال حلال سے لے ورنہ قبول حج میں دقت ہے اور مستحسن ہے کہ زاد اپنی حاجت سے لے تاکہ رفقا کی اعانت اور فقرار پر تصدق کرتا چلے کہ یہ حج مبرور کی نشانی ہے۔

ہشتم:۔ عازم حج اگر عالم ہے اور قدرت فہم کتب رکھتا ہے تو ضرور ہے کہ اپنے ساتھ ایک کتاب جس میں مسائل حج و زیارت بتفصیل مذکور ہوں مثل مسلک متقسط ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور ایک کتاب جامع جمیع ابواب مثل درمختار مگر معہ حاشیہ شامی ورنہ طحطاوی ساتھ لے لے جس نے سفر بحر و بر کیا ہے وہ جانتا ہے کہ بسا اوقات ایسے حوادث پیش آتے ہیں کہ جن کا حکم اسے محفوظ نہیں نہ وہاں کوئی عالم ہے جس کی طرف رجوع کرے تو استصحاب کتب سے چارہ نہیں اور جو خود عالم نہیں تو جہد کرے کہ کسی عالم متدین کا ساتھ ل جائے جو حوادث واقعہ کا حکم اپنے حفظ سے بتا سکے یا کتابیں اس کے پاس ہوں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو کسی عالم صاحب دین و دیانت سے مسائل ضروریہ کثیر الدور متعلق بسفر حج و زیارت وغیرہا

marfat.com

ضروریات کے احکام زبان سلیس میں بے تکثیر ذکر خلاف و دلائل
لکھوا لے یا کوئی رسالہ سریع الفہم ایسا مل جائے تو اسے علماء کو
ملاحظہ کرا کر ساتھ لے لے۔

نہم:- اپنے ساتھ آئینہ اور سرمہ اور کنگھا اور مسواک بھی رکھے کہ یہ چیزیں
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سفر و حضر میں جدا نہ ہوتی تھیں۔

دہم:- تنہا سفر نہ کرے کہ محظور و محظور ہے بلکہ رفیق تلاش کرے مگر ایسا
جو امور دین میں مددگار ہو جب بھول جائے تو یاد دلا دے اور
یاد ہو تو اعانت کرے اور رفیق کا اجنبی ہونا بہتر کہ رشتہ داروں
میں قطع رحم کا اندیشہ ہے اور بیشک ابنائے زمانہ میں شرکت کا
انجام نزاع و جدال کی طرف ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے ہیں بہتر رفیقوں کے چار ہیں۔

یازدہم:- فرماتے ہیں جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار بنا لیں
سلف صالح ایسا ہی کرتے اور اس کی نسبت کہتے یہ وہ امیر ہے
جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سردار کیا اور وجہ اس کی یہ ہے
کہ جب ہر ایک خودسر ہوگا آرام میں اختلاف پڑے گا اور وہ موجب
فساد مصالح ہوگا اور سردار ایسے کو کرنا چاہیئے جو سب میں زیادہ
حسن الخلق ہو اور رفقا کے آرام کو اپنی آسائش پر ترجیح دے اور اپنے
نفس کو ان کے لیے سپر بنائے ورنہ وہ قابل امارت کب ہے منقول
ہے عبداللہ مروزی اور ابوعلی رباطی کا ایک سفر میں ساتھ ہوا عبداللہ

---

[1] اور بحمد اللہ تعالی یہ رسالہ مبارک تمام مہمات کذائیہ کو کافی اور اصلاح قلب و قالب کے لیے وافی
ہے جس کے ساتھ یہ ہے اسے کسی رہبر و معلم کی حاجت نہیں ۱۲ ۱۲ مولوی احمد رضا خاں سلمہ اللہ تعالی

marfat.com

نے کہا اس شرط پر کہ یا میں سردار ہوں یا تم ابو علی نے کہا بلکہ تمہیں امیر ہو پس ہمیشہ عبد اللہ اپنا اور ابو علی کا اسباب اپنی ہی پیٹھ پر لادتے ایک رات مینہ برسا شب بھر ابو علی کے سر پر چادر تانے کھڑے رہے کہ مینہ کی تکلیف نہ ہو جب ابو علی کہتے خدا کو مان کر ایسا نہ کرو جواب دیتے کیا تم نے نہیں کہا تھا کہ سرداری میرے لیے مسلم ہے اب مجھ پر حکومت نہ کرو اور اپنی بات سے نہ پھرو ابو علی کہتے ہیں مجھے تمنا ہوئی کاش میں مرجاتا اور عبد اللہ سے یہ نہ کہتا کہ تم امیر ہو۔

دوازدھم: چلتے وقت سب اہل و اقارب و احباب سے ملے اور سب سے اپنا قصور معاف کرا لے اور ان پر بعد اس کے استعفا کے معاف کرنا اور دل صاف کر لینا لازم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو معذرت قبول نہ کرے اس کا گناہ صاحب مکس کے برابر ہے اور صاحب مکس کی نسبت فرماتے ہیں وہ جنت میں نہ جائے گا اور فرماتے ہیں جس کے پاس اس کا بھائی یعنی کوئی بندہ مسلمان معذرت لے کر آئے واجب ہے کہ قبول کرلے خواہ وہ حق پر ہو یا ناحق پر، گر ایسا نہ کرے گا تو حوض کوثر پر آنا نہ ملے گا۔

سیزدھم: وقت رخصت سب سے دعا لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ ان کی دعا میں اس کے لیے برکت کرے گا یہ ان سے کہے اَسْتَودِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَ اَمَانَتَکُمْ وَ خَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ اور وہ دعا میں کہیں فِیْ حِفْظِ اللّٰہِ وَ کَنَفِہٖ زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی وَ غَفَرَ ذَنْبَکَ وَ وَجَّہَکَ لِلْخَیْرِ حَیْثُ تَوَجَّہْتَ کہ سب حدیث میں وارد ہے۔

marfat.com

چہاردہم: ان سب کے دین و ایمان و جان و مال و تندرستی و عافیت کو سپرد بخی قیوم کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لقمان حکیم سے نقل فرماتے ہیں جو چیز خدا کو سپرد کی جاتی ہے اللہ اس کی نگہبانی فرماتا ہے اور حدیث میں وقت وداع یہ دعا بھی وارد اَستَودِعُکَ اللہَ الَّذِی لَا تَضِیعُ وَدَائِعُہٗ ۔

پانزدہم: خدا کو سونپنے میں کسی کی تخصیص نہ کرے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ آیا امیرالمومنین نے فرمایا میں نے کسی کی صورت ایسی ملتی نہ دیکھی جیسی اس کی تجھ سے اس نے عرض کیا یا امیرالمومنین میں اس کا قصہ حضرت سے کروں میں سفر کو جانے لگا اور یہ لڑکا اپنی ماں کے پیٹ میں تھا وہ بولی تو ایسے وقت میں مجھے چھوڑا جاتا ہے میں نے کہا میں اپنے جو تیرے پیٹ میں ہے خدا کے سپرد کرتا ہوں جب سفر سے لوٹ کر آیا وہ مرچکی تھی ہم بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ اس کی قبر پر آگ معلوم ہوئی میں نے لوگوں سے کہا یہ آگ کیسی ہے بولے فلاں عورت کی قبر سے ہم ہر شب اسے دیکھتے ہیں میں نے کہا خدا کی قسم وہ تو بیشک بڑی روزہ دار و شب بیدار تھی پس میں نے پھاوڑا لے کر قبر کھودی دیکھا چراغ جل رہا ہے اور لڑکا گھٹنوں چل رہا ہے مجھ سے کسی نے کہا یہ تیری امانت ہے اور جو تو اس کی ماں کو بھی سپرد کر جاتا تو اسے بھی پاتا ۔

شانزدہم: گھر سے نکلتے وقت لباس سفر پہن کر چار رکعتیں سورہ اخلاص کے ساتھ پڑھے پھر کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَتَقَرَّبُ بِھِنَّ اِلَیکَ فَاخلُفنِی بِھِنَّ فِی

اھلی وَمالی حدیث میں فرمایا بندہ اپنے بعد اپنے گھر میں کوئی نائب ان رکعتوں سے زیادہ خدا کو پیارا نہیں چھوڑتا اور جب تک لوٹ کر آئے گا یہ رکعتیں اس کے اہل و مال کی نگہبان اور گھر کے گرد محافظ رہیں گی۔

ھفدھم:۔ سفر صباح پنجشنبہ یا شنبہ بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر سفر روز پنجشنبہ ہوتا اور حضور دعا کرتے ہیں الٰہی میری امت کے لیے جمعرات کے دن میں برکت رکھ اور ایک بار دعا فرمائی الٰہی میری امت کے لیے صباح شنبہ میں برکت رکھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے جب تجھے کسی سے کوئی حاجت ہو دن کو طلب کر اور شب کو نہ کر اور صبح کو طلب کر کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا الٰہی میری امت کے لیے ان صبحوں میں برکت رکھ اور روز دوشنبہ بھی مستحن ہے اور اہل جمعہ کو سفر جمعہ قبل از جمعہ نامبارک

ھیجدھم:۔ جب دروازہ پر آئے کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تک لوٹ کر آئے گا شیطان ومکروہات سے پناہ میں رہے گا اَوْ کَمَا قَالَ صلے اللہ علیہ وسلم۔

نوزدھم:۔ سب سے رخصت ہونے کے بعد اپنی مسجد محلہ کو دو رکعت نفل سے بشرطیکہ وقت کراہت نہ ہو وداع کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی عادت تھی۔

marfat.com

بستم: جب چلے کہے اللّٰھُمَّ بِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَسِیْرُ اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ اور کہے اَللّٰھُمَّ بَلَاغًا یَّبْلُغُ خَیْرًا وَّمَغْفِرَۃً مِّنْکَ وَرِضْوَانًا بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہ سب احادیث سے ثابت ہے

بست و یکم: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبیر رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا اے جبیر کیا تو دوست رکھتا ہے کہ جب تو سفر کو جائے تو اپنے سب ہمراہیوں سے حسن ہیئت وکثرت زاد و توشہ میں زائد ہو عرض کیا ہاں میرے ماں باپ حضور پر قربان ارشاد کیا تو یہ پانچ سورتیں پڑھ قل یایھا الکفرون اور اذا جاء نصر اللہ اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہر سورۃ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کر اور اخیر میں بھی بسم اللہ پر قرأت ختم کر جبیر فرماتے ہیں اور میں غنی تونگر تھا مگر سفر کو جاتا تو سب سے بدحال وکم زاد رہتا جب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تعلیم فرمایا اور میں پڑھا کرتا ہمیشہ سب سے بہتر حال اور کثیر الزاد رہتا یہاں تک کہ اپنے سفر سے واپس آتا

بست و دوم: بعض علماء سے منقول ہے جو سفر کو جاتے دروازہ سے نکل کر آیۃ

marfat.com

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ کی تلاوت کرے مجرب ہے کہ اس سفر سے بخیر و عافیت لوٹ کر آنا نصیب ہو

بست وسوم: ایک بار سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہوئے جب ٹھیک بیٹھ گئے تین بار فرمایا اللہ اکبر اور تین بار الحمد للہ اور تین بار سبحان اللہ اور ایک بار لا الٰہ الا اللہ پھر خندہ فرمایا پھر ارشاد کیا جو شخص سواری پر سوار ہو کر ایسا ہی کرتا ہے جیسا میں نے کیا اللہ جل جلالہ اس کی طرف منہ کرتا اور اس سے ہنستا ہے یعنی اس پر اپنی رحمت نازل فرماتا اور اس سے راضی ہوتا ہے رواہ احمد اور ابوداؤد و ترمذی نسائی کی روایت سے ہے جب رکاب میں پاؤں رکھے بسم اللہ کہے جب ٹھیک بیٹھے کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اور وہی دعائے سابق پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا اِلٰی آخرہ رواہ مسلم اور ترمذی نسائی کی حدیث سے ہے جب سوار ہو انگلی اپنی دراز کرے یعنی انگشت شہادت اٹھا کر کہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِکَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰھُمَّ ازْوِ لَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ بالجملہ مقصود شارع یہ ہے کہ کسی وقت یاد خدا سے غافل نہ رہے اور یہاں ریل تمام مقام دابہ کے ہے۔

بست وچہارم: جب راہ میں چڑھائی آئے اس پر چڑھتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ لَکَ

اَلشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

بست و پنجم بخاری کی روایت میں ہے چڑھتے تکبیر کہے اور اترتے تسبیح تنابداس میں نکتہ یہ ہے کہ جب بلندی پر چڑھا رفعت وجلال الٰہی یاد آیا تکبیر بجا لایا اور جب اترا مخلوق کا تغیر احوال اور ان کی رفعتوں کا زوال اور جناب الٰہی کا تغیر و حدوث سے پاک ہونا یاد کر کے تسبیح کی۔

بست و ششم جب منزل میں اترے کہے اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تک وہاں سے کوچ کرے گا کوئی ضرر اسے نہ پہنچے گا۔

بست و ہفتم جب رات ہو کہے یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَ رَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِیْکِ وَ شَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَّ اَسْوَدَ وَ مِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ وَ مِنْ شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَ مِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ

بست و ہشتم جب صبح ہو کہے سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَنِعْمَتِہٖ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَ اَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذًا بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ۔

بست و نہم: جب کوئی شہر نظر آئے جس میں جانا چاہتا ہے کہے اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَ رَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ مَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا۔

سیم: جب اس میں داخل ہو کہے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَ حَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا اور جب اس شہر میں داخل ہو جس میں اقامت چاہتا ہے جیسے سفر حج میں مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ زادہما اللہ شرفاً و

marfat.com

کریا کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنَا بِھَا حَلَالًا۔

سی ویکم جس شہر میں جائے اگر وہاں قدرے اقامت کرے تو اپنی اوقات مثل ابنائے زماں کے سیر کو و بازار و باغ و عمارات میں ضائع نہ کرے بلکہ وہاں کے علمائے دین و فقرائے صالحین کے احیا و اموات کو تلاش کرے اور ان کے زندوں کی خدمت میں اور گزشتوں کے مزارات پر با ادب و اجلال مناسب حاضر ہو اور استفادہ میں جہد کرے اور ان کے ارشادات کو دستور العمل بنائے اور ان سے ملنے میں نیت استفادہ و اصلاح نفس ہو نہ یہ کہ جب گھر جائیں گے تو دوستوں سے کہیں گے ہم فلاں فلاں علماء و مشائخ سے ملے یا لوگ ہم سے دریافت کریں گے تم اس شہر میں گئے وہاں فلاں عالم یا ولی سے بھی ملے تو خفت ہو گی اور اعذار بارد یا کاذبہ کرنا پڑیں گے۔

سی ودوم جس عالم کی خدمت میں جائے اگر وہ مکان میں ہو آواز نہ دے باہر آنے کا منتظر رہے جب نکلے با ادب تسلیم بجا لائے اور اس کے حضور بے ضرورت کلام نہ کرے اگر وہ خود کچھ دریافت کرے بقدر حاجت جواب دے اور اس سے کوئی مسئلہ بے اجازت نہ پوچھے اور امتحان علم علمأ یا تصوف و کرامات فقراء کا ہرگز قصد نہ کرے کہ باعث غیبت و خسران اور خبث باطن کا نشان ہے اگر ان کا کوئی فعل اپنی نظر میں خلاف شرع معلوم ہو اعتراض نہ کرے بلکہ محمل حسن پر آثار لائے اور نہ ہو سکے تو سکوت کرے حکم شرعی ہے کہ اگر نماز کا وقت جاتا ہو اور معلوم ہو کہ عالم نے ابھی نماز نہیں

marfat.com

پڑھی جاہل کو جائز نہیں کہ اسے نماز کا حکم کرے البتہ مؤذن کو اطلاع کی اجازت ہے اور مراد اس سے عالم دین ہے گو بے عمل ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کی مثال مثل چراغ کے ہے کہ خود جلتا اور تجھے روشنی پہنچاتا ہے نہ اہل بدعت دا ہوا کہ جہل مرکب جہل بسیط سے بدتر ہے۔

سنت سوم: سفر میں تہیہ و جمع سامان عشرت میں مشغول نہ ہو کہ اس سے برکت سفر جاتی رہتی ہے۔

سنت چہارم: جب تنہائی یا غربت باعث وحشت ہو ذکر الٰہی کی طرف رجوع کرے اور کہے سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ جُلِّلَتِ السَّمٰوٰتُ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ اور شعر و غزل بیہودہ سے دل نہ بہلائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو سوار اپنی سیر میں ذکر الٰہی کے ساتھ خلوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتے کو اس کا ردیف فرماتا ہے اور جو شعر وغیرہ کے ساتھ تنہائی کرتا ہے تو شیطان کو اسکا ہمنشین بناتا ہے۔

سنت پنجم: گھنٹا اور کتا قافلہ کے ساتھ نہ رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ملائکہ اس قافلہ کا ساتھ نہیں دیتے۔

سنت ششم: رات کو زیادہ چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا اور ارشاد کیا رات کو زمین لپیٹی جاتی ہے۔

سنت ہفتم: فرماتے ہیں جب رات کو اترو تو راہ سے بچ کر ٹھہرو کہ وہ چوپاؤں کا راستہ ہے اور شب کو سانپ وغیرہ ہوام اور درندے وہاں آ کر ٹھہرتے ہیں۔

marfat.com

سی و ہشتم: راستوں پر بول و براز سے منع فرماتے ہیں کہ وہ باعث لعنت ہے یعنی اگر اس کے بعد کوئی گزرا اور اس کا پاؤں یا کپڑا خراب ہو ہوگیا وہ اس پر لعنت کرے گا اور برا کہے گا۔

سی و نہم: جب منزل میں اتریں پریشان نہ ہو جائیں بلکہ ایک جگہ ٹھہریں کہ اس میں دزدان و درندگان سے امن ہے اور جماعت موجب برکت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے متفرق ٹھہرنے کو شیطان کی طرف سے فرمایا۔

چہلم: اگر جانور سواری کا پاؤں پھسلے بسم اللہ کہے اور اس وقت شیطان کے سب وشتم سے باز رہے بعض لوگوں کی عادت ہے جب کوئی کام بگڑ جاتا ہے شیطان کو برا بھلا کہنے لگتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس سے شیطان اپنے دل میں نہایت تکبر کرتا اور پھول کر ایک مکان کے برابر ہو جاتا ہے اور کہتا ہے میں نے اسے اپنی قوت سے پچھاڑا یعنی یہ اپنے اس گر جانے کو میرا کام سمجھا جب تو مجھے برا کہتا ہے اور جو بسم اللہ کہے تو سمٹ کر ایک مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو ذلیل وخوار سمجھتا ہے۔

چہل و یکم: سفر میں اپنے لیے اور اپنے اہل و اقارب و احباب و کافۂ مسلمین و مسلمات کے واسطے دعا سے غافل نہ رہے علی الخصوص سفر حج و زیارت مدینہ طیبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تین آدمیوں کا خدا پر حق ہے کہ ان کی کوئی دعا رد نہ کرے ایک روزہ دار جب تک افطار کرے اور ایک تم رسیدہ جب تک اسے بدلا ل جانے اور

marfat.com

ایک مسافر جب تک گھر لوٹ کر آئے اور فرماتے ہیں جو شخص اپنے مسلمان بھائی کیلئے اس کے پیٹھ پیچھے دعا کرے اس دعا میں اور حق سبحانہ و تعالیٰ میں کوئی حجاب حائل نہیں اور فرماتے ہیں غائب کی دعا غائب کے لیے سب دعاؤں سے زیادہ جلد مقبول ہوتی ہے اور فرماتے ہیں جو اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا کرے فرشتے کہتے ہیں آمین اور تجھے بھی ایسا ہی ملے۔

چہل و دوم جب دریا میں سوار ہو کہے بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا وَ مُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ٥ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ٥ طبرانی ابی یعلی ابن السنی کی احادیث سے ثابت کہ یہ ڈوبنے سے امان ہے۔

چہل و سوم: اگر جنگل میں جانور چھوٹ جائے باواز بلند پکارے اَعِیْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ کہ رجال الغیب اس کی مدد فرماتے ہیں۔

چہل و چہارم اگر دو راہہ آئے اور راہ نہ معلوم ہو نہ کسی واقف کار سے دریافت کر سکے دہنے ہاتھ کی راہ لے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس راستہ پر ایک فرشتہ ہوتا ہے جس کا نام ہادی ہے وہ منزل مقصود کو پہنچا دے گا۔

چہل و پنجم اگر کسی مشکل میں مدد کی حاجت ہو تین بار کہے یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ حصن حصین شریف میں معجم کبیر طبرانی سے منقول کہ یہ امر مجرب و آزمودہ ہے۔

چہل و ششم اگر کہیں آب و غذا نہ ملنے کا اندیشہ ہے اسم یا صمد ایک سو چونتیس[۱۳۴]

marfat.com

بار روزانہ ورد رکھے آفت جوع و عطش سے محفوظ رہے گا۔

چہل و ہفتم اگر کسی دشمن یا رہزن وغیرہ کا خوف لِاِیلٰفِ قُرَیْشٍ پڑھے کہ ہر بلا سے امان ہے۔

چہل و ہشتم اگر درندہ سامنے آئے یا کوئی عدو قوی درود شریف کی تکثیر کرے اور کہے بسم اللہ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ حسبی اللہ توکلت علی اللہ ما شاء اللہ لا یاتی بالخیرات الا اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ حسبی اللہ وکفی سمع اللہ لمن دعا لیس وراء اللہ منتھی ولا دون اللہ ملجا کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ان اللہ قوی عزیز ۵ تحصنت باللہ العظیم واستعنت بالحی الذی لا یموت اللھم احرسنا بعینک التی لا تنام واکنفنا برکنک الذی لا یرام اللھم ارحمنا بقدرتک علینا فلا تھلک وانت ثقتنا ورجاونا اللھم اعطف علینا قلوب عبادک وامائک برافۃ ورحمۃ انک انت ارحم الرحمین ۵ اور آیۃ الکرسی شریف کا ورد خصوصاً سوتے وقت ضرور رکھے کہ دزد و شیطان سے امان ہے۔

چہل و نہم اولیائے کرام سے منقول ہے اگر کوئی چیز سفر خواہ حضر میں گم ہو جائے یا جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد اجمع بینی و بین الشئ الفلانی او رالشئ الفلانی کی جگہ اس چیز کا نام لے مجرب ہے کہ مل جائے۔

پنجاہم اونٹ وغیرہ جو سواری کرایہ کرے جس قدر اسباب اس پر بار کرنا ہو مالک سواری کو ذرہ ذرہ دکھا دے اور اس سے زیادہ اس کی بے اجازت کے بار نہ کرے حضرت سیدنا عبد اللہ مبارک رحمۃ اللہ

marfat.com

علیہ شتر کرایہ پر سوار تھے کسی نے کہا میرا یہ رقعہ فلاں شخص کو پہنچا دیجیے فرمایا جمال سے اجازت لے لوں کہ میں نے اس سے اس رقعہ کی شرط نہ کر لی تھی ۔

پنجاہ و یکم: جانور کے ساتھ رفق کرے اور اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ لادے اور بے سبب نہ مارے اور منہ پر مارنے سے احتراز کرے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہی فرمائی اور جانور پر ظلم کافر ذمی پر ظلم سے زیادہ سخت ہے اور کافر ذمی پر ظلم مسلمان پر ستم سے زیادہ شدید اور جانور پر حتی الوسع نہ سوئے کہ اس سے بوجھ اس پر زیادہ پڑتا ہے اور اگر کسی سے باتیں کرنے یا اور کسی کام کو کچھ دیر تک کھڑا ہونا منظور ہو سواری سے اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اپنے چوپاؤں کی پیٹھوں کو کرسیاں نہ بنا لو ۔

پنجاہ و دوم صبح و شام سواری پر سے اتر کر کچھ دور پیادہ چل لیا کرے کہ اس میں کئی فائدے ہیں اول تو جانور کو آرام دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر جگہ تر و تازہ میں اجر ہے یعنی ہر جاندار کے ساتھ رفق و احسان پر ثواب پائے گا دوسرے جمال کا دل خوش کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تیرا اپنے بھائی مسلمان کو خوش کرنا موجبات مغفرت سے ہے اور فرماتے ہیں سب اعمال سے زیادہ پیارا خدا کو بعد فرائض کے مسلمان کو خوش کرنا ہے اور فرماتے ہیں جو مسلمانوں کے کسی گھر پر سرور داخل کرے اللہ اس کے لیے سوا جنت کے کوئی ثواب پسند نہ فرمائے

marfat.com

اور فرماتے ہیں جو اپنے بھائی مسلمان سے اس کی مرغوب بات سے ملے تاکہ اسے فرحناک کرے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت مسرور فرمائے اور فرماتے ہیں جو کسی مسلمان پر خوشی داخل کرے اللہ اس سرور سے ایک فرشتہ بنائے کہ خدا کی عبادت و توحید کرتا رہے جب وہ بندہ قبر میں جائے یہ سرور اس کے پاس آئے اور اس سے کہے تو مجھے نہیں پہچانتا وہ جواب دے تو کون ہے کہے میں وہ سرور ہوں جو تونے فلاں شخص پر داخل کیا تھا آج میں تیری وحشت میں تیرا دل بہلاؤں گا اور تجھے تیری حجت سکھاؤں گا اور تجھے قول ثابت پر ثابت رکھوں گا یعنی جواب سوال نکیرین بتاؤں گا اور تمام مشاہد محشر میں تیرے ساتھ رہوں گا اور تیرے رب کے پاس تیری شفاعت کروں گا اور تجھے تیرا گھر جنت میں دکھاؤں گا رواہ ابن ابی الدنیا و ابوالشیخ تیسرے بدن کی ریاضت اور تحلیل رطوبات فضلیہ پر اعانت اور ہضم طعام کی جودت اور سستی اعصاب سے کہ بسبب طول رکوب کے عارض ہوتی ہی بچنا۔

پنجاہ وسوم جمالین عرب سے کہ بدوی ہوتے ہیں اور اکثر بوجہ عدم ممارست علوم و قلت مجالست علما اور نیز شجاعت جبلیہ خلقیہ کے گونہ تیز مزاج و زود رنج ہوتے ہیں بغایت نرمی و ملاطفت پیش آئے اور اس امر کو اپنے اوپر اہم واجبات سے جانے اگر وہ احسان کریں منت سمجھے اور دوسری صورت میں درگزرے اور ظاہر و باطن میں ان سے مطلق کدورت نہ رکھے اور انھیں اپنے بلاد کے کرایہ والوں پر قیاس نہ کرے اور بسبب کرایہ جمال کے اپنا زیر دست نہ جانے

marfat.com

بلکہ ہر وقت اپنا مخدوم و مکرم و معظم خیال کرے اور ہمسایگی خدا اور رسول کو حقیر نہ جانے اکابر علما متفق اللسان تصریح فرماتے ہیں کہ اہل عرب کی تعظیم واجبات سے ہے اور ان پر طعن و تشنیع ناروا اگرچہ صریح فسق و فجور بلکہ بدعت و بدمذہبی ان سے مشاہدہ کرے کہ ان باتوں سے شرف جوار ملک جبار سید الابرار جل جلالہ و صلے اللہ علیہ وسلم زائل نہیں ہوتا اور تو کیا جانتا ہے کہ اللہ نے ان میں کیا وجہ لیا ہے کہ انہیں اپنے اور اپنے حبیب کے سایہ میں جگہ بخشی ہے اور تجھے صدہا مراحل دور پھینک دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اہل عرب کو تین وجہ سے دوست رکھو ایک تو میں عربی ہوں دوسرے قرآن عربی تیسرے اہل جنت کی زبان عربی اور فرماتے ہیں سن لو جو اہل عرب کو دوست رکھتا ہے وہ میری محبت کے سبب انہیں دوست رکھتا ہے اور جو اہل عرب کو دشمن رکھتا ہے وہ میرے بغض کے باعث ان سے عداوت رکھتا ہے رواہ الطبری اور فرماتے ہیں جو میری عترت اور انصار اور اہل عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین سبب میں سے ایک وجہ سے ہے یا تو منافق ہے یا ولد الزنا یا حیض کا نطفہ اخرجہ ابوالشیخ والدیلمی اور فرماتے ہیں جو میرے ہمسایوں کی حفظ حرمت کرے میں روز قیامت اس کا گواہ و شفیع ہوں اور ان کا جو حق نگاہ نہ رکھے دوزخیوں کا خون اور پیپ اسے پلایا جائے نعوذ باللہ منہ اور حدیث صحیح میں ہے جو اہل مدینہ سے برائی کا ارادہ کرے گا اللہ اسے آگ میں ایسا گلاوے گا جیسے رنگ یا نمک پانی میں رواہ

marfat.com

مسلم اور دعا فرماتے ہیں الہٰی جو میرے اور میرے شہر والوں کے ساتھ بدی کا ارادہ کرے اسے جلد تباہ کردے اور فرماتے ہیں جو اہل مدینہ کو ناحق ڈرائے اللہ اسے ڈرائے اور اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہو رواہ النسائی اور فرمایا اس کا کوئی فرض و نفل قبول نہ ہو اے عزیز عاشق کو محبوب کی گلی کا کتا بھی محبوب ہوتا ہے اگر تجھے محبت خدا اور رسول کا دعویٰ ہے ان کے ہمسایوں کے زیر قدم آنکھیں بچھا اور اگر ان سے کچھ ایذا پہنچے اپنی سعادت جان للہ انصاف کر اگر تیری قسمت میں یہ دولت بے بہا نہ لکھی ہوتی تو یہ ایذائیں تجھے کہاں نصیب ہوتیں جان برادر اس نصیحت کو جان سے زیادہ عزیز رکھ اور حرمین محترمین میں اس پر لحاظ شدید واجب ہے کہ اگر تجھے اس پر عمل کی توفیق ملے تو خدا جانے سرکار کریم سے کیا کچھ پائے۔ ورنہ کیا عجب کہ اپنے ہمسایوں کی حمایت منظور ہو اور تجھے ذلیل و خوار رد کریں اعوذ باللہ منہ ؎

بوالفضولی گفت اے مجنوں خام
ایں چہ شید است ایں کہ می آری مدام
پور سگ دائم پلیدی مے خورد
مقعد خود را بلب مے استرد
عیب ہائے سگ بسے او برشمرد
عیب داں از غیب او بوئے نبرد

marfat.com

گفت مجنوں تو ہمہ نقشی و تن
اندرا بنگر شبے از چشم من
کیں طلسم بستۂ مولا ست ایں
پاسبان کوچۂ لیلیٰ ست ایں
یا ساکنی اکناف طیبۃ کلکم
الی القلب من اجل الحبیب حبیب

پنجاہ و چہارم سفر مدینہ طیبہ میں اکثر جمال قبل از ظہر منزل سے کوچ کرتے اور شب بھر چلتے ہیں غالباً نماز کے اوقات پنجگانہ حالت سیر میں آتے ہیں اور اس مدت میں سوا وقت مغرب کے کہ درستی محامل و تسکین جمال کے واسطے ٹھہرتے ہیں ہرگز وقوف نہیں کرتے لہٰذا اکثر حنفیہ بھی بسبب خوف رہزنان بار بار اترنا اور قافلہ سے پیچھے رہ جانا پسند نہیں کرتے اور بتقلید حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ظہر و عصر اور ادھر مغرب و عشا کو جمع کرتے ہیں اور بے شک وقت ضرورت تقلید غیر میں بالاتفاق کچھ حرج نہیں مگر ہاں اس تقدیر پر جس قدر شرائط اس امام کے نزدیک صحت وضو و صحت نماز و صحت جمع کے ہوں سب کا لحاظ واجب ہے ورنہ وہ جمع کرنا ہمارے امام کے نزدیک بسبب ترک مراعات وقت کے باطل یا معصیت ہو گا اور اس امام کے نزدیک بسبب ترک ان شرائط کے ناروا رہے گا لا الی ھولاء و لا الی ھولاء اور اکثر عوام اس امر سے ناواقف ہیں اور ناحق اپنی نمازیں خراب کرتے ہیں حالانکہ حکم متفق بالا جماع باطل ہے پس بالضرور

marfat.com

مس ذکر و مساس زن سے وضو کرے اور نیت و ترتیب کی
وضو میں ضرور رعایت رکھے اور مقتدی ہو تو ہر رکعت میں سورۃ
فاتحہ پڑھے اور تیمم مٹی کے سوا دوسری چیز سے نہ کرے اور ایک تیمم
سے دو فرض نہ پڑھے اور پیش از دخول وقت تیمم نہ کرے وعلی
ہٰذالقیاس تمام فروض و واجبات مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
کا لحاظ رکھے اور جمع ان کے نزدیک دو قسم ہے ایک جمع تقدیم
یعنی پچھلی نماز کو اگلی کے وقت میں پڑھنا اس کے لیے تین شرطیں
ہیں ایک یہ کہ پہلی سے فارغ ہونے سے پہلے نیت جمع کرے
دوسرے ان دونوں فرضوں میں کوئی فاصل نہ ہو یہاں تک کہ ظہر
کے فرض پڑھ کر سنتیں پڑھ لیں تو اب عصر اس کے ساتھ نہیں
ملا سکتا تیسرے پہلی کی تقدیم پس مثلاً اگر عصر کو ظہر سے پیشتر پڑھ لیا
تو ناجائز ہوگا مگر امام مزنی کے نزدیک کہ اکابر ائمہ شافعیہ سے
ہیں یہ بات کچھ ضرور نہیں دوسرے جمع تاخیر کہ نماز مقدم کو نماز
مؤخر کے وقت میں پڑھنا جیسے مغرب کو وقت عشا میں اس کے
لیے صرف ایک ہی شرط ہے کہ نماز مقدم کے وقت میں جمع کا
ارادہ کر لیا ہو پس اگر مغرب کا وقت نکل گیا اور اس نے اس
وقت تک جمع کی نیت نہ کی تھی تو اب وقت عشا میں جو نماز
مغرب پڑھے گا وہ قضا ہوگی نہ ادا اور فاعل اس کا آثم واللہ اعلم۔

پنجاہ و پنجم جب تو نے رکوب مراکب و نزول منازل و عبور مراحل وغیرہا امور
میں آداب مذکورہ کا لحاظ رکھے اور دعائے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ
سَفَرِنَا ھٰذَا الٰی آخرہٖ پڑھے اور اس قدر لفظ اخیر دعا میں زیادہ کرے

marfat.com

آیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الاَحْزَابَ وَحْدَہٗ ۔

پنجاہ و ششم جب گھر قریب رہ جائے پہلے سے اہلبیت کو اپنے آنے کی اطلاع کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا اور ایک شخص نے مخالفت کی تو اپنے گھر میں امر مکروہ پایا ۔

پنجاہ و ہفتم شب کو گھر میں نہ داخل ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہی فرمائی اللہ ستار ہے اور تجسس حرام ۔

پنجاہ و ہشتم جب شہر میں داخل ہو سب میں پہلے وقت غیر مکروہ میں اپنی مسجد سے دو رکعت نفل کے ساتھ ملے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے ۔

پنجاہ و نہم جب گھر میں آئے کہے تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا اور دو رکعت نماز پڑھے پھر بہ نہایت کشادہ پیشانی سب سے ملے ۔

شصتم مستحب ہے کہ اپنے اقارب و اہل بیت و احباب کے لیے تحائف و ہدایا لائے کہ اس میں ان پر ادخال سرور ہے جس کے فضائل ابھی مذکور ہو چکے حدیث میں ہے اگر کچھ نہ پائے تو اپنے تھیلے میں ایک پتھر ہی ڈال لے غرض یہ کہ اس مکرمت کے لحاظ پر نہایت تاکید فرماتے ہیں اور حاجی کا تحفہ تبرکات حرمین محترمین سے زیادہ کیا ہے دوسرا تحفہ دعا کہ قبل دخول بیت کے استقبال کرنے والوں اور تمام مسلمین و مسلمات کے لیے کرے کہ حسب وعدہ سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین بیشک مقبول ہے نَسْاَلُ اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ التَّوْفِیْقَ وَالْھِدَایَۃَ وَالسَّلَامَۃَ عَمَّا لَا یُحِبُّہٗ وَلَا یَرْضَاہُ فِی الْبِدَایَۃِ وَالنِّھَایَۃِ ۔

marfat.com

فصل چہارم

ترتیب اعمال حج میں

جب عنایت ازلی دستگیری فرمائے اور میقات تک کہ اہل ہند کے لیے محاذات یلملم ہے جو سمندر میں جب جدہ دو تین منزل دریائی رہ جاتا ہے واقع ہوتی ہے پہنچنا نصیب ہو تو اس وقت سے پہلے سے اہتمام احرام کر رکھیں کہ جہاز وہاں رکتا نہیں جاتا مبادا میقات سے بے احرام تجاوز ہو جائے پس وضو کریں نہائیں اور چاہیں تو سر بھی منڈائیں کہ احرام میں بالوں کی محافظت سے نجات رہے گی. یا کنگھی کر کے خوشبودار تیل ڈال لیں ناخن کتریں موئے بغل و زیر ناف دور کریں خوشبو لگائیں سلے کپڑے اتاریں ایک چادر نئی یا دھلی اوڑھیں اور ایک تہبند ایسا ہی باندھیں اور سفید ہو تو بہتر ہے وقت محاذات دو رکعت نیت احرام پڑھیں پہلی میں فاتحہ کے بعد سورہ کافرون دوسری میں اخلاص پھر اگر احرام تنہا حج کا ہے تو بعد سلام یوں کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْهِ وَبَارِکْ لِیْ فِیْهِ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَللّٰهُمَّ اَحْرَمَ لَکَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَعَظْمِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّیْبِ وَکُلِّ شَیْءٍ حَرَّمْتَهٗ عَلَی الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْهَکَ الْکَرِیْمَ ٥ اور تنہا عمرہ کا تو بجائے الحج کے دونوں جگہ العمرۃ کہے اور بجائے یسرہ. تقبلہ. علیہ. فیہ. بہ کے یسرھا تقبلھا علیھا. فیھا. بھا اور حج و عمرہ دونوں کا تو بعد الحج کے والعمرۃ بڑھا لے اور ان پانچوں لفظوں کی جگہ یسرھما. تقبلھما علیھما. فیھما. بھما کہے اب کہ احرام باندھ چکا جماع و دواعی جماع مثل بوسہ و مساس اور عورتوں کے سامنے تذکرہ جماع اور ہر کلام فحش اور گناہوں و جدال و خصومت

marfat.com

اور ۔ صحرائی کے قتل اور اس کی طرف اشارہ کرنے اور اسے بتانے اور ناخن کترنے اور منہ اور سر کسی چیز سے چھپانے اور خوشبو لگانے اور سر و ریش خطمی یا کسی خوشبودار یا ایسی چیز سے دھونے جو جوؤں کو قتل کرے اور داڑھی کترنے سر منڈانے خط بنوانے سر سے پاؤں تک کہیں کے بال کسی طرح دُور کرنے انگرکھا کُرتا پاجامہ ٹوپی و دُلائی رضائی عمامہ موزے دستانے برقع نقاب اور خوشبودار رنگ میں رنگے ہوئے کپڑے اوڑھنے پہننے سے احتراز اس پر لازم ہو گیا مگر سلا ہوا کپڑا اگر بطریق غیر متعاد پہنا ہے مثلاً انگرکھا یا قبا بغیر آستین میں ہاتھ ڈالے اوپر سے اوڑھ لیا اور اسے کسی چیز سے باندھا نہیں یا ان چیزوں یا پاجامے کا تہہ بند باندھ لیا تو اس پر کچھ جرمانہ نہ ہوگا اسی طرح ہمیانی باندھنے حمام کرنے کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنے انگوٹھیاں پہننے بے خوشبو کا سرمہ لگانے فصد پھنے آنکھ میں جو بال نکل آئے اس کے الگ کرنے سر اور بدن اس طرح کھجانے میں کہ بال نہ ٹوٹے جوں نہ گرے کوئی مضائقہ نہیں اور عورت اپنا سر و چہرہ دوپٹہ وغیرہ کسی چیز سے چھپائے نقاب و برقع ممنوع ہے احرام باندھنے کے بعد لبیک کی آواز بلند مگر نہ حد اعتدال سے خارج تکثیر کرے کہ زمانہ حرام میں تلبیہ افضل اذکار سے ہے اور بعد لبیک اللہ کی رضا مندی و مغفرت اور اپنے لیے دوزخ سے آزادی چاہے اور ہر چڑھائی پر چڑھتے اترتے قافلے کے ملتے صبح شام پنجگانہ نماز کے بعد وقت سحر زیادہ تکثیر کرے جب حرم مکہ کے متصل پہنچے خشوع و خضوع و شوق و ذوق کو اپنا شعار و دثار اور درود دعا کی بار بار تکرار کرتا ننگے پاؤں ننگے سر پیادہ پا اس مجرم قیدی کی طرح جسے بادشاہ جبار غفار کے دربار میں لیے جاتے ہیں سر جھکائے آنکھیں شرم گناہ سے نیچی کیے داخل ہو اللہ تعالے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرماتا ہے فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی ہ اپنی

marfat.com

جوتیاں اتار ڈال کہ تو پاک جنگل طوی میں ہے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بنی اسرائیل کے ہزار پیغمبروں نے حج کیا سب ذی طوی سے پیادہ ہولیے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں انبیاء حرم میں پیادہ برہنہ پا داخل ہوتے انتہی اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جو سوار تشریف فرما ہوئے تو حضور کے رتبہ کو اوروں کے مراتب پر قیاس کیا معنی اوروں کا شرف دخول حرم سے بڑھتا اور حضور کی جلوہ افروزی سے حرم کا شرف بڑھا اور مکہ میں آنکھوں سے لگتے اور مکہ ان کی خاکپا ہونے سے شریعت ٹھہرا آخر نہ یہ وہ نبی ہیں جن کی نسبت حضرت امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان آپ کا رتبہ اللہ کے نزدیک اس حد کو پہنچا کہ قرآن میں آپ کی خاک پا کی قسم کھاتا ہے لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۵ علاوہ بریں حضور نبی رحمت ہیں اور امت سے دفع جرح کرنے والے صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم دخول حرم کے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَ حَرَمُ رَسُوْلِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَ دَمِیْ وَ عَظْمِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ اور تلبیہ و ثنا و تحمید و صلوٰۃ کی تکبیر کرے پھر نہا کر بہتر یہ ہے کہ دن کو ثنیہ کدا سے داخل ہو جب رب العلمین جل جلالہ کا شہر نظر پڑے کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ بِھَا حَلَالًا ۵ اَللّٰھُمَّ الْبَلَدُ بَلَدُکَ وَالْبَیْتُ بَیْتُکَ اَسْنَتَ اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَ اَؤُمُّ طَاعَتَکَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِکَ رَاضِیًا بِقَدَرِکَ مُسْلِمًا لِاَمْرِکَ اَسْئَلُکَ مَسْاَلَۃَ الْمُضْطَرِّ اِلَیْکَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِکَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِیْ بِعَفْوِکَ وَ اَنْ تَتَجَاوَزَ عَنِّیْ بِرَحْمَتِکَ وَ اَنْ تُدْخِلَنِیْ جَنَّتَکَ ۵ جب مدعے میں پہنچے تو چاہے دعا مانگے کہ انشاء اللہ مقبول ہے اور مدفونین جنت المعلی کے لیے فاتحہ پڑھے اسی طرح ذکر خدا اور رسول اور اپنے تمام اہل اسلام کے لیے دعائے دارین کرتا ہوا باب السلام تک

marfat.com

پہنچے اور اس آستانۂ پاک کو بوسہ دے کر دہنا پاؤں پہلے رکھ کر داخل ہو اور یہ
دعا پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَسُلْطٰنِہِ الْکَرِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ
وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ط اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ
السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَادْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَوالْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ ۝ جب کعبہ پر نظر کرے تین بار کہے لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اور نبی
صلے اللّٰہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور بے ہاتھ اٹھائے دعائے مانگے جو مانگے گا پائیگا
اور دعائے ماثور پڑھے اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّبِرًّا وَّمَھَابَۃً
اور امیر المومنین حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اس قدر اور زیادہ کرتے وَزِدْ مَنْ عَظَّمَہٗ
وَشَرَّفَہٗ وَکَرَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوِاعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّتَعْظِیْمًا وَّبِرًّا ۝ اور نبی صلی اللّٰہ
علیہ وسلم سے یہ دعا بھی منقول اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَیْتِ مِنَ الدَّیْنِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضِیْقِ
الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۝ اور ہمارے امام اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ نے وصیت فرمائی کہ
وقت مشاہدہ بیت مستجاب الدعوات ہونے کی دعا مانگے کہ سب دعاؤں کو شامل
ہے بالجملہ یہ وقت غفلت کا نہیں بخشوع و خضوع و حضور جو چاہے مانگے اور اہم
مطالب دخول جنت بیحساب ہے اور اہم اذکار سے نبی مختار پر درود صلے اللّٰہ
علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا بعدہ اگر جماعت قائم یا نماز فرض خواہ وتر
یا سنت مؤکدہ کے فوت کا خوف نہ ہو تو بے اشتغال کسی کام کے متوجہ طواف
ہو پس مرد اضطباع کرے یعنی دہنی جانب چادر کی بغل کے نیچے کر کے دونوں
آنچل بائیں شانہ پر ڈالے پھر حجر اسود کی دہنی طرف رکن یمانی کی جانب
مائل سنگ مکرم کے قریب اس طرح کھڑا ہو کہ تمام پھتر اپنے دست راست
کی طرف رہے پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

marfat.com

کہہ کر کعبہ کی سمت منہ کیئے اپنے دہنی طرف چلے جب سنگ اسود کے مقابل آئے اور یہ بات ادنی حرکت میں حاصل ہو جائے گی کانوں تک ہاتھ اس طرح اٹھا کر کہ ہتھیلیاں جانب حجر رہیں بسم اللہ والحمد للہ واللہ اکبر والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ کہے اور حجر مطہر پر دونوں کفِ دست اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ لے کہ آواز نہ پیدا ہو تین بار ایسا ہی کرے اگر بے ایذا و کشمکش میسر آئے ورنہ ہاتھ یا لکڑی سے مس کر کے انہیں چوم لے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے انہیں بوسہ دے لے پھر اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَ وَفَاءً بِعَھْدِکَ وَ اِتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ٥ کہتا در کعبہ کی طرف بڑھے جب محاذات حجر سے گزر جائے سیدھا ہو لے اور خانہ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ کی طرف کر کے بے ایذا و مزاحمت مرد رمل کرتا چلے یعنی روش میں جلدی کرتا شانے ہلاتا چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا جس میں قوت و شجاعت ظاہر ہو نہ کودنا یا دوڑنا اور طواف و رمل کے وقت جس قدر خانہ کعبہ سے قریب ہو گا بہتر ہے مگر نہ اتنا کہ پشتہ دیوار پر جسم یا کپڑا لگے اور نزدیکی میں بسبب کثرت اژدہام کے رمل نہ کر سکے تو دوری بہتر ہے اور اثنائے طواف میں جہاں زیادہ ہجوم ہو جائے اور رمل میں اپنی یا غیر کی ایذا ہو اتنی دیر رمل ترک کرے جب ملتزم کے مقابل پہنچے کہ اس پارۂ دیوار کا نام ہے جو درمیان حجر اسود و در کعبہ کے واقع ہے کہے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَ ھٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُکَ وَ ھٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُکَ وَ ھٰذَا الْمَقَامُ مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ ٥ جب رکن عراقی کے پاس آئے کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّکِّ وَ الشِّرْکِ وَ النِّفَاقِ وَ الشِّقَاقِ وَ سُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَھْلِ وَ الْمَالِ وَ الْوَلَدِ ٥ جب میزاب الرحمۃ کے مقابل آئے کہے اَللّٰھُمَّ

marfat.com

اظلنی تحت ظل عرشک یوم لا ظل الا ظلک ولا باقی الا وجھک واسقنی
بکاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم شربۃ لا اظماء بعدھا ابدا ○ اور وہ جو مطوفین
بعد لا باقی الا وجھک کے لا فانی الا خلقک کہلاتے ہیں نہ کہے جب رکن شامی
پر آئے کہے اللھم اجعلہ حجا مبرورا و سعیا مشکورا و ذنبا مغفورا و تجارۃ لن
تبور ○ یا عالم ما فی الصدور اخرجنی من الظلمت الی النور ○ پھر رکن یمانی
کے پاس آکر اسے دونوں ہاتھ یا دہنے سے تبرکا چھوئے نہ صرف بائیں سے
اور چاہے تو بوسہ بھی دے اور نہ ہو سکے تو کچھ نہیں اور دعا کرے اللھم انی
اسئلک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والاخرۃ ۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و
فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کہ ستر ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں کما مر یا عوض
تمام دعاؤں کے درود یا صرف ذکر الٰہی کرے کہ یہ احسن ہے کما سیاتی (تنبیہ)
دعائیں آہستہ پڑھے اور ان کے لیے کسی جگہ کھڑا نہ ہو بلکہ چلتے میں پڑھے
اور دعائیں معہ ترجمہ یاد کرے کہ تدبر معنی اصل مقصود ہے اور لفظ بے معنی
پوست بے مغز گو فائدہ سے خالی نہیں اب جو یہ دوبارہ حجر تک آیا
ایک پھیرا ہوا اسی طرح سات پھیرے کرے مگر رمل صرف اگلے تین پھیروں
میں ہے اور جس طرح طواف بوسہ حجر سے شروع کیا تھا اسی طرح بوسہ پر ختم کرے
بعدہ مقام ابراہیم میں آکر جہاں تک سنگ مرمر بچھا ہوا ہے آیہ واتخذوا من
مقام ابراہیم مصلے تلاوت کر کے دو رکعت طواف کہ واجب ہیں کفرون واخلاص
کے ساتھ پڑھے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو ورنہ تاخیر کرے اور ان کے بعد دعا مانگے
اللھم انک تعلم سری و علانیتی فاقبل معذرتی و تعلم حاجتی فاعطنی سؤلی و تعلم
ما فی نفسی فاغفرلی ذنوبی اللھم انی اسئلک ایمانا یباشر قلبی و یقینا صادقا حتی
اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی و رضنی من المعیشۃ بما قسمت لی یا ارحم الراحمین

marfat.com

آدم علیہ السلام جب حج کو آئے تھے یہ دعا اُنھوں نے رکن یمانی اور ملتزم کے پاس اور مقام کے پیچھے کی تھی اللہ جل جلالہ نے انہیں وحی بھیجی اے آدم تیری دعا میں نے قبول کی اور تیری خطا بخش دی اور تیرے افکار وغم دور کیے اور تیری اولاد سے جو یہ دعا کرے گا ایسا ہی اس کے ساتھ کروں گا اور فقر اس کی آنکھوں میں سے کھینچ لوں گا اور ہر تجارت سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا اور دنیا ناچار و مجبور اس کے پاس آئے گی گو وہ اسے نہ چاہتا ہو رواہ الطبرانی والبیہقی و ابن عساکر پھر ملتزم میں آئے اور قریب حجر اس سے پلٹے اور اپنا سینہ اور پیٹ اور دہنا رخسار اور گاہے بایاں اور گاہے تمام منہ اس پر رکھے اور دونوں ہاتھ سر سے بلند کر کے دیوار پر پھیلائے یا دہنا دروازہ اور بایاں حجر اسود کی طرف اور دعا کرے یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ اِلٰھِیْ وَقَفْتُ بِبَابِکَ وَالْتَزَمْتُ بِاَعْتَابِکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عِقَابَکَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَ جَسَدِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَیْرِکَ فَصُنْ وَجْھِیْ عَنْ مَسْئَلَۃِ غَیْرِکَ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَ رِقَابَ آبَائِنَا وَ اُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ یَا کَرِیْمُ یَا غَفَّارُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ٥ پھر زمزم پر آئے اور ہو سکے تو خود ایک ڈول کھینچے جس قدر ہو سکے رو بکعبہ تین سانسوں میں ہر بار بسم اللہ سے شروع اور الحمد للہ پر ختم کرتا پیئے باقی بدن پر ڈال لے اور پیتے وقت دعا کرے کہ مقبول ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ دعا کرتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا وَ شِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ حضرت عبداللہ بن مبارک نے پانی بھر کر دعا کی

marfat.com

ابن ابی الموالی نے محمد بن منکدر سے انھوں نے جابر سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمزم کا پانی اس لیے ہے جس لیے پیا جائے اور میں اسے تشنگی روز قیامت کے لیے پیتا ہوں یہ کہہ کر نوش کیا اور حدیث اس کی فصل فضائل میں گزری اور آب زمزم خوب پیٹ بھر کر پینا چاہیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہم میں اور منافقین میں ایک فرق یہ ہے کہ وہ زمزم کوکھ بھر کر نہیں پیتے اور چاہ زمزم کے اندر بھی نظر کرے کہ دافع نفاق ہے بعدہ پھر حجر اسود کے پاس جائے اور اور اسے بطریق مذکور معہ تکبیر و تہلیل و حمد و صلوٰۃ استلام اور نہ ہو سکے تو مجرد استقبال کر کے اگر کوئی عذر مثل استراحت وغیرہ نہ ہو تو فوراً باب صفا سے جانب صفا روانہ ہو اور دروازہ سے بایاں پاؤں پہلے نکالے اور دہنا پہلے جوتے میں ڈالے جب سیڑھیاں قریب رہ جائیں کہے اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ٥ ابدُؤا بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ بِہٖ ط پھر صعود کرے یہاں تک کہ بیت کرم نظر آئے اور یہ بات پہلی ہی سیڑھی سے حاصل ہے۔ پھر رخ بکعبہ ہو کر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلے شانوں تک اٹھائے جیسے دعا میں کرتے ہیں نہ جیسے وقت تکبیر اور کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ ٥ اس قدر حدیث صحیح مرفوع سے ثابت اور مؤطا میں موقوفاً مروی سات بار کہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا

marfat.com

شَرِیکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اس تقدیر پر تکبیر اکیس مرتبہ ہو گی اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ وَ اَنَا مُسْلِمٌ اور زیادات علما سے ہے اللہ اکبر ۳ و لِلّٰہِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَلْھَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ اَتْبَاعِہٖٓ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمَشَائِخِ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور یہاں دیر تک قیام کرے کہ محل اجابت دعوات و قضائے حاجات ہے ۔

انشاء اللہ تعالیٰ اب صفا سے اترے اور ذکر و درود و دعا میں مشغول مروہ کی طرف چلے اور ان دونوں کے بیچ میں بائیں ہاتھ کو دیوار مسجد حرام میں دو جگہ سبز علامتیں بنی ہیں جنھیں میلین اخضرین کہتے ہیں مرد پہلے میل سے دوڑنا شروع کریں مگر نہ حد سے زائد نہ کسی کو ایذا دیتے یہاں تک دوسرے میل سے نکل جائیں اور اس مابین میں دعا بجہد کرے آثار میں رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ۝ وارد اور زیادات علما میں یوں ہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ۝ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا الاٰیہ رَبَّنَآ اٰتِنَا الاٰیہ جب میل ثانی سے نکل جائے پھر آہستہ باسکون و وقار بے ریا و افتخار ہو لے یہاں تک کہ مروہ

marfat.com

پر پہنچے اور اس پر سعود پہلی سیڑھی پر چڑھنے بلکہ اس کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے حاصل یہاں گو کعبہ نظر نہیں آتا مگر استقبال کرکے جیسا صفا پر کیا تھا کرے یہ ایک پھیرا ہوا بعدہ پھر صفا پر جائے اور مسعے میں دوڑے اسی طرح کرے یہاں تک ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو جائے ۔ اور درمیان صفا و مروہ لبیک کہے بلکہ یہ لبیک رمی جمرۃ العقبہ کے وقت ختم ہو گی سوا معتمر کے کہ وہ طواف عمرہ میں شروع کرتے ہی تلبیہ قطع کر دے جب تک اکثر اوقات اپنے تلبیہ بجہر بے افراط میں صرف کرے اور ہم یہاں زیادت تصویر و تمکن اذہان کے لیے نقشۂ متبرکہ کعبہ و مقام زمزم و مسعے تحریر کرتے ہیں ۔

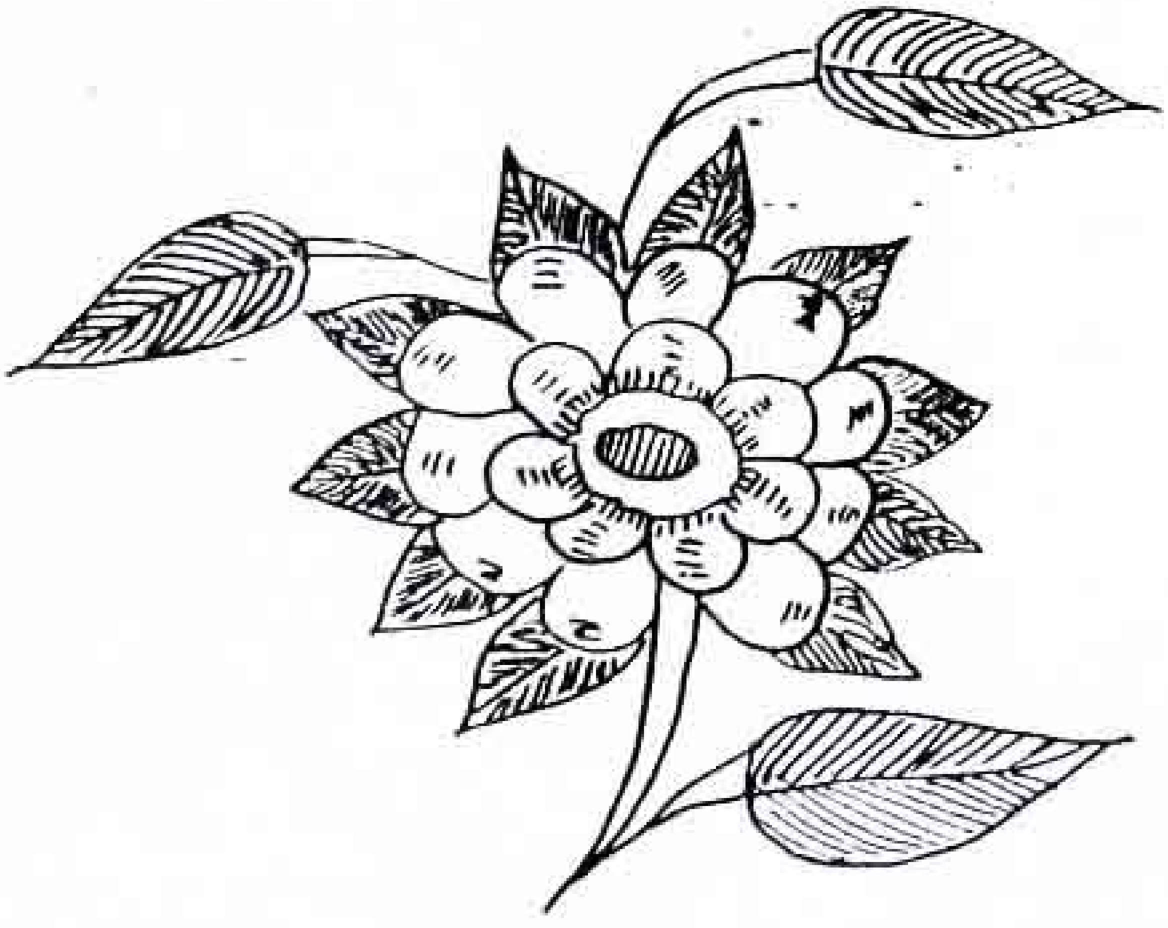

marfat.com

نقشہ مشترکہ کعبہ شریف و زمزم و مسعے وغیرہ

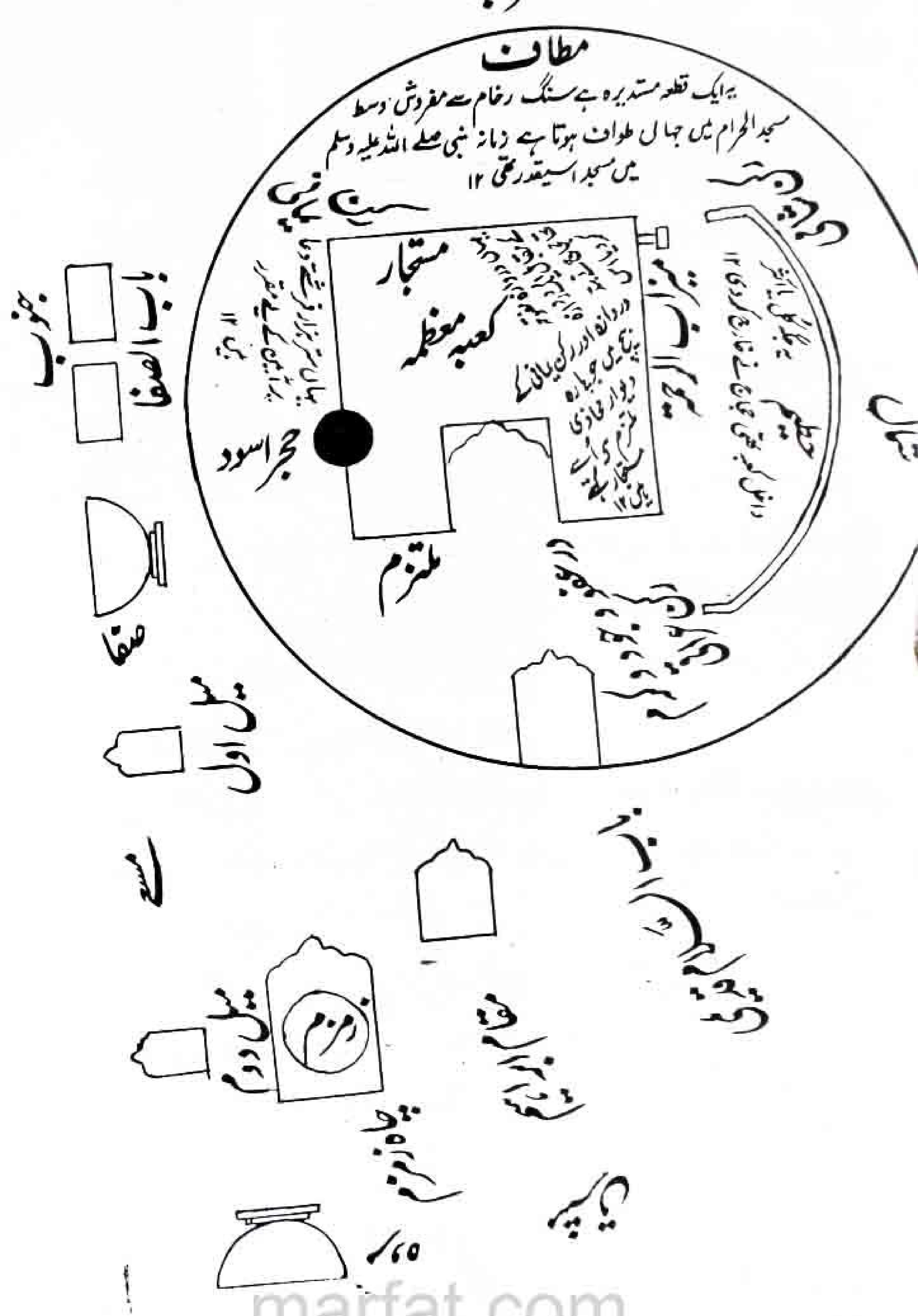

تنبیہات عمرہ میں صرف یہی طواف و سعی ہوتے ہیں جب شرف اقامت مکہ نصیب ہو حج سے فراغ پا کر تنعیم سے کہ مکہ سے تین کوس راہ مدینہ طیبہ میں واقع ہے احرام باندھ کر یہ افعال بجا لا کر حلق یا قصر کر لیا کرے اور واضح ہو کہ حج تین طرح ہے ایک افراد یعنی تنہا حج کی نیت رکھنا دوسرا تمتع یعنی حج کے ساتھ عمرہ بھی مگر اس طرح کہ پہلے میقات سے مثلاً صرف عمرہ کے لیے احرام باندھے اور اس کے طواف کے بعد حج کا احرام کر لے، تیسرا قران یعنی طواف عمرہ سے پہلے حج کی نیت کر لینا اور یہ بوجہ زیادت مشقت سب سے افضل ہے پس مفرد کے لیے یہ طواف جسے ہم نے بیان کیا طواف قدوم تھا یعنی حاضری کا مجرا اور متمتع و قارن کے لیے یہ طواف وسعی عمرہ ہو گیا اگرچہ اس نے نیت عمرہ ان افعال کے بجا لانے میں نہ کی ہو پس متمتع نے اگر احرام ارسال قربانی سے نہ باندھا تو وہ اس سعی کے بعد حلق یا تقصیر کر کے احرام سے باہر آئے اور قارن ایک طواف اور بہ نیت قدوم مع سعی بجا لائے اور اس طواف یعنی طواف قدوم میں مفرد کو رمل و اضطباع اور اس کے بعد سعی کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے اگر کر لے گا تو طواف زیارت میں جس کا بیان آگے آتا ہے ان امور کی حاجت نہ رہے گی ورنہ اس میں کرنا پڑیں گے اور اس وقت ہجوم خلائق زیادہ ہوتا ہے عجب کیا کہ کثرت اژدہام رمل و سعی بین المیلین سے باز رکھے لہٰذا ہم نے ترکیب میں مطلقاً ان امور کو داخل کر دیا **اب** مفرد و قارن اور وہ متمتع جس کا احرام سوق ہدی یعنی ارسال قربانی سے تھا احرام باندھے تلبیہ گویاں مکہ معظمہ میں اقامت کریں اور جس متمتع نے سوق ہدی نہ کیا اور پس از ادائے عمرہ احرام سے باہر آیا وہ چاہے تو آٹھویں تاریخ

marfat.com

ذی الحجہ تک بے احرام رہے مگر افضل یہ ہے کہ احرام عمرہ سے نکل کر جلد احرام حج باندھ لے اگر وقفہ طویل اور نفس جنایات احرام میں غیر مامون نہ ہو اور ان سب سے مدت اقامت میں جس قدر ہو سکے مجرد طواف بطریق مذکور بے رمل وسعی و اضطباع کرتے رہیں اور ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعت مقام ابراہیم میں پڑھیں یہاں تک کہ ساتویں تاریخ بعد نماز ظہر مسجد الحرام میں امام کا خطبہ سنے یوم الترویہ کہ آٹھویں تاریخ کا نام ہے جس نے احرام باندھا ہو باندھ لے رمل وسعی پہلے کرنا چاہے تو ایک طوافِ نفل کے ساتھ کر لے جب آفتاب نکل آئے منیٰ کو چلیں اور یہاں بشرط قوت پیادہ چلنا نہایت احسن جب تک مکہ لوٹ کر آئے گا ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی کما مر اور اللہ کی خیر کثیر و طیب ہے جب منٰے نظر آئے کہے اللھم ھذی منیٰ فامنن علی بما مننت بہ علی اولیائک و اھل طاعتک و اور اس اثنا میں لبیک و دعا و درود و ثنا کی نہایت کثرت کرے اور منیٰ میں پانچ نمازیں ظہر و عصر و مغرب و عشا اور نویں کی صبح ادا کرے شب عرفہ منیٰ میں باطہارت سوتا خواہ ذکر و عبادت میں جاگتا شب بسر کرے ابن ابی الدنیا و ابن ابی عاصم و طبرانی و بیہقی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں جو بندہ خدا کا یا باندی اس کی شب عرفہ ان دعاؤں سے کہ دس کلمے ہیں اللہ جل جلالہ کو ہزار بار پکارے اللہ تعالیٰ سے سوا قطع رحم و ارادہ اثم کے جو کچھ مانگے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے سبحن الذی فی السماء عرشہ سبحن الذی فی الارض موطئہ سبحن الذی فی البحر سبیلہ سبحن الذی فی النار سلطنتہ سبحن الذی فی الجنۃ رحمتہ سبحن الذی فی القبر قضاؤہ سبحن الذی فی الھواء روحہ سبحن الذی رفع السماء سبحن الذی وضع

marfat.com

الارض سبحٰن الذی لا ملجأ ولا منجأ منہ الا الیہ پوچھا گیا کیا آپ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا ہاں جب صبح ہو نماز وقت مستحب پر پڑھ کر لبیک گویاں و ذکر کناں بیٹھا رہے یہاں تک کہ آفتاب کوہ ثبیر پر کہ مسجد الخیف شریف کے مقابل واقع ہے چمکے اب عرفات کی طرف متوجہ ہو اور قلب کو خیال غیر سے پاک کرنے میں جہد کامل کرے کہ آج وہ دن ہے کہ کچھ لوگوں کا حج قبول کریں گے اور انہیں تمام گناہوں سے پاک کر کے سعادت مند دارین فرمائیں گے اور کچھ لوگوں کو اگرچہ باہزاران نقص و عیب ہوں گے ان کاملوں کے صدقہ میں تشریف قبول و خلعت مغفرت پہنائیں گے عجب کیا کہ بحر رحمت کی محیط جوشش اور ابر کرم کی عام بارش میں ایک چھینٹا میرے رب کی مہربانی کا مجھ پر بھی پڑ جائے جو میرے گناہ دھونے اور دین و دنیا کے کام بنانے کو کفایت فرمائے جب چلے دعا کرے اللھم الیک توجہت و علیک توکلت و وجھک الکریم اردت فاجعل ذنبی مغفور او حجی مبرورا و ارحمنی ولا تخیبنی و بارک لی فی سفری و اقض بعرفات حاجتی انک علی کل شئ قدیر ہ اور تمام راہ میں تہلیل و تکبیر حمد و تسبیح ولاحول و استغفار و دعا و ذکر و صلوۃ کی تکثیر اور لبیک کی بار بار بیشمار تکرار کرتا چلے جب نگاہ جبل رحمت پر پڑے دعا و امور مذکورہ میں اجتہاد تام بجا لائے کہ انشاء اللہ وقت قبول ہے اور عرفات میں اس کوہ اقدس کے نزدیک یا جہاں جگہ ملے مگر شارع عام سے بچ کر اترے اور دوپہر تک تضرع و ابتہال اور باخلاص نیت استطاعت تصدق و خیرات اور ذکر و تسبیح و تلبیہ و تکبیر اور اپنے اور اپنے والدین و مشائخ و اقارب و اصحاب و تمام حجاج و کافۂ اہل اسلام کے لیے استعفا و استغفار اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت و ھو حی لا یموت بیدہ الخیر

marfat.com

وھو علی کل شئ قدیر ۰ کی تکرار کرتا رہے فصل فضائل میں گزرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بہتر اس کا جو میں نے اور مجھ سے پہلے پیغمبروں نے روز عرفہ کہا یہ کلمہ ہے پھر زوال آفتاب سے کچھ پہلے نہائے کہ سنت مؤکدہ ہے یا وضو کرے اور نہانا عزیمت ہے اور قبل از زوال کھانے پینے وغیرہ ما ضروریات سے فارغ ہولے کہ قلب کو کسی جانب تعلق نہ رہے وہ جو بعض لوگوں کو دیکھا گیا بعد از زوال شمس امام وقوف و دعا و ذکر میں مشغول ہے اور وہ کھانے پینے اور دنیا کی باتوں میں مصروف نہایت سفاہت ہے نعوذ باللہ منھا اور اس روز ہر چند ضیف القلب وضیعف البدن کو روزہ نہ چاہیئے کہ تند مزاجی کا باعث ہوگا یا ذکر و دعا میں اجتہاد سے مانع آئے گا مگر پیٹ بھر کھانا اس سے زیادہ نامناسب کہ سستی و کاہلی و جمود طبیعت و خمود و نار شوق کا باعث ہے بلکہ جس نے تجربہ کیا ہے وہ جانتا ہے کہ تمام ایام اقامت حرمین مکرمین میں سیری شکم کن کن حسرتوں کی موجب اور جوع غیر مفرط کیسی کیسی برکات و اشراق انوار کی جالب ہے بلکہ خدا والوں سے پوچھ کہ ان کی عمر تو گزر جاتی ہے۔ پیٹ بھر کھانا اور نیند بھر سونا نہیں جانتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہا درجہ تہائی پیٹ کھانے کو محمود رکھا اور خود دنیا سے تشریف لے گئے اور کبھی جو کی روٹی پیٹ بھر تناول نہ فرمائی تیرا نفس آج بھی یہی چاہتا ہے کہ پیٹ بھرے پر دو چار لقمے اور جیسے بنے نگل لوں اے عزیز زندگی باقی ہے اور گھر سلامت پہنچا تو ابھی کھانے پینے کے بہت دن ہیں آج ذرا تو صبر کر اور قلب کو افاضۂ انوار سے نہ روک بھرا برتن بھی کہیں دوبارہ بھرتے سنا ہے نسال اللہ التوفیق والھدی ومن العمل ما یحب و یرضی امین ۰ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۰

جب آفتاب ڈھل جائے اور ظہر کی ابتدائے وقت ہو بلکہ اس سے پہلے کہ

امام کے قریب جگہ ملے مسجد نمرہ جائے اور سنتیں پڑھ کر خطبہ سن کر امام کے پیچھے فرض ظہر پڑھے اور اس کے بعد بے توقف اقامت عصر ہو گی معاً امام کے ساتھ عصر پڑھ لے بیچ میں سلام و کلام تو کیا معنی ظہر کی پچھلی سنتیں بھی نہ پڑھے اور بعد نماز عصر بھی نوافل مکروہ ہیں اور یہ جمع بین الظہر و العصر صرف اس صورت میں جائز ہے کہ نماز با جماعت امام اعظم یعنی سلطان یا اس کے نائب ماذون کے پیچھے ہو ورنہ عصر کا اس کے وقت سے پہلے پڑھنا باطل ہو گا بعد از نماز بلا تامل بلا توقف علی الفور موقف کی طرف جائے اور افضل یہ ہے کہ سواری شتر پر امام سے نزدیک جبل الرحمۃ کے قریب جہاں سیاہ پتھروں کا فرش ہے رو بقبلہ پس پشت امام کھڑا ہو بشرطیکہ ان فضائل کے حصول میں کوئی دقت و زحمت یا کسی کی تکلیف و اذیت نہ ہو ورنہ جہاں اور جس طرح ہو سکے وقوف کرے اور امام کے دہنی جانب یا بائیں اور بائیں اس کے رو برو سے بہتر ہے اب غایت خشوع اور خضوع اور باظہار تذلل و مسکنت کے ساتھ ان مجرمان شرمسار و فقیران بیکس و بے یار کی طرح جن پر اس در پاک کے سوا چار طرف دربائے امید بند ہیں اپنی نافرمانیوں پر خیال کرتے ہیں تو عرق شرم میں ڈوب جاتے ہیں اور زبان ہلانا درکنار آنکھ اٹھانے کی قوت نہیں پاتے مگر جانتے ہیں کہ آخر اس دربار کے سوا دوسرا ٹھکانہ بھی تو نہیں نہ عالم میں کوئی بات سننے والا نہ فریاد کو پہنچنے والا اور سنے بھی تو کیا حال اپنے دور کی دوا اور محتاجی کا علاج تو یہاں کے سوا کہیں نہیں ناچار جس بادشاہ کی نافرمانی میں عمر کاٹی آنکھیں بند کیے گردن جھکائے اس کی رحمت و کرم کی امید رکھتے اور غضب و عتاب سے لرزتے کانپتے اسی کی طرف دست تمنا بلند کر کے پکارتے ہیں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور تکبیر و تہلیل و تسبیح و تلبیہ و حمد و درود و دعا و استغفار میں ڈوب جائے اور دعا میں تضرع و الحاح کرے اور آداب کا لحاظ

marfat.com

رکھے اور کوشش کرے کہ ایک قطرہ آنسوؤں کا آنکھ سے ٹپکے کہ دلیل اجابت وکمال سعادت ہے ورنہ رونے والوں کا سا منہ بنائے کہ من تشبہ بقوم فھو منہم اور اثنائے دعا و ذکر میں لبیک کی بار بار تکرار کرے (فائدہ جمیلہ) آداب دعا کہ احادیث صحیحہ معتبرہ و ارشادات علمائے کرام سے ثابت چالیس ہیں۔

(۱) طعام و شراب و کسب و لباس میں حرام سے بچنا۔

(۲) غیر خدا سے دل پاک کرنا۔

(۳) صدقہ وغیرہ اعمال صالح کی تقدیم۔

(۴) عمر میں جو عمل نیک خدا کی مرضی کا بے عجب و ریا صادر ہو گیا ہو، اس سے توسل۔

(۵) مکان و لباس و بدن و قلب کا پاک ہونا۔

(۶) وضو۔

(۷) استقبال قبلہ

(۸) تقدیم نماز مگر روز عرفہ خود ہی تقدیم ہوتی ہے۔

(۹) اول آخر حق سبحانہ و تعالیٰ کی حمد و ثنا اور کلمہ جامعہ اس میں لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ط اور اللھم لک الحمد کما تقول وخیراً مما نقول ہے۔

(۱۰) اول آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بے اس کے دعا زمین و آسمان کے درمیان روکی جاتی ہے اور بلند نہیں ہونے پاتی دعا طائر اور درود اس کے پر کوئی طائر بے پر نہ اڑا۔

(۱۱) اللہ جل جلالہٗ کو اس کے محبوب ناموں سے پکارنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ نے اسم پاک یا ارحم الراحمین ہ پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا

marfat.com

ہے جو شخص اسے تین بار کہتا ہے فرشتہ ندا کرتا ہے مانگ کہ ارحم الراحمین نے تیری طرف منہ کیا اور یا بدیع السمٰوٰت والارض یا ذالجلال والاکرام ٥ اور لاالہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظٰلمین ٥ اور یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم ٥ اور لا الٰہ الا ہوالرحمٰن الرحیم ٥ ولا الہ الا ھو الحی القیوم ٥ بیں اسم اعظم ہے اور اور ایک حدیث میں اللھم انی اسئلک بانی اشھد انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد ٥ الذی لم یلد ولم یولد ٥ ولم یکن لہ کفوا احد ٥ کو اسم اعظم فرمایا علامہ ابن حجر کہتے ہیں یہ اصح احادیث ہے اس باب میں اور اسمائے حسنیٰ کا فضل خود مخفی نہیں اور علماء پانچ بار یا رب کو بھی موثر اجابت فرماتے ہیں

(۱۲) ہاتھوں کا پھیلانا ۔

(۱۳) ان کے سینے یا شانوں یا چہرہ تک دراز کرنا یا پورا اٹھانا یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہو اور یہ ابتھال ہے ۔

(۱۴) ہاتھوں کا کھلا ہونا کہ کپڑے وغیرہ سے پوشیدہ نہ ہوں ۔

(۱۵) عظمت و جلال الٰہی کا تصور کہ مستلزم حیا و ادب وخشوع وخضوع ہے اور یہ روح دعا ہے دعا بغیر اسکے تن بیجان ہے اور تن بیجان سے امید جہالت'

(۱۶) اللہ جل جلالہ کی قدرت کاملہ اور اپنے عجز و احتیاج پر نظر کہ موجب الحاح و زاری ہے ۔

(۱۷) آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھانا کہ خوف زوال بصر ہے ۔

(۱۸) و تکلف سے دعا میں بچنا کہ باعث شغل و قلب و زوال رقت ہے

(۱۹) راگ اور زمزمہ سے احتراز کہ خلاف ادب ہے ۔

(۲۰) دعا با تدبر معنی ہونا ۔

(۲۱) خدا کے نیک بندوں اور اس کی کتابوں خصوصاً قرآن اور ملئکہ و انبیائے کرام

marfat.com

بالخصوص حضور سیدالانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سے توسل اور انہیں اپنے انجاح حاجات کا ذریعہ کرنا۔

(۲۲) آواز بلند نہ کرنا۔

(۲۳) اپنے گناہوں کا اعتراف اور ان سے استغفار۔

(۲۴) جو دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ان پر اقتصار کہ حضور نے نے کوئی حاجت نیک دوسرے کے مانگنے کو نہیں چھوڑی۔

(۲۵) دعا کا جامع یعنی قلیل اللفظ وکثیر المعنی ہونا تطویل بیجا سے احتراز چاہیئے

(۲۶) پہلے اپنے لیے دعا مانگے پھر والدین ومشائخ وتمام اہل اسلام کے لیے۔

(۲۷) دعا میں یوں نہ کہے کہ الٰہی اگر تو چاہے تو مجھے بخشدے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہیں بلکہ عزم وتقطع کے ساتھ دعا مانگے۔

(۲۸) رغبت وحضور قلب اصل کار ہے اللہ قلب غافل کی بات نہیں سنتا۔

(۲۹) اللہ جل جلالہ کی وسعت رحمت وصدق وعدہ ادعونی اسجب لکم پر نظر کرکے استجابت دعا پر یقین قوی رکھنا جو دعا کرے اور یہ سمجھے کہ میری دعا کیا مقبول ہوگی اس کی دعا نہ قبول ہوگی قال اللہ تعالٰی انا عند ظن عبدی بی۔

(۳۰) دعا کی تکرار

(۳۱) عدد طاق ہونا کہ اللہ وتر ہے اور وتر کو دوست رکھتا اقل مرتبہ تین ہے اور پانچ بہتر اور سات خدا کو نہایت محبوب۔

(۳۲) گناہ یا قطع رحم کے لیے دعا نہ کرے۔

(۳۳) نہ اس امر کے لیے جو ہو چکا جیسے طویل القامت کوتاہی قد یا قصیر القدر درازی قد کے لیے دعا کرے۔

(۳۴) کوئی امر محال خواہ قریب بمحال نہ مانگنا۔

marfat.com

(۳۵) دعا کرتے کرتے ملال نہ کرنا۔

(۳۶) آنسو ٹپکنے میں اجتہاد کرنا اگرچہ ایک ہو ورنہ رونے کا سا منہ بنانا کہ نیکوں کی صورت بھی نیک ہے۔

(۳۷) سب حاجتوں کا مانگنا۔

(۳۸) آمین پر ختم کرنا کہ دعا کی مہر ہے۔

(۳۹) بعد فراغ ہاتھ چہرے پر پھیرنا۔

(۴۰) اجابت میں استعجال نہ کرنا کہ میں نے دعا مانگی اب تک قبول نہ ہوئی ایسے شخص کی دعا رد کی جاتی ہے

عائدہ جلیلہ: روز عرفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و اصحاب کرام و اولیائے عظام وعلمائے فخام سے بہت دعائیں منقول ہوئیں کہ ارباب علم نے اپنی تصانیف شریفہ میں جمع کیں فاضل قطب الدین حنفی تلمیذ و مرید مولانا عارف باللہ سیدی علی متقی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے خاص ادعیۂ حج وعمرہ میں ایک رسالہ بس نافعہ جمع فرمایا اور ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے استیعاب تمام ادعیۂ نبویہ میں نہایت جہد فرما کر ایک رسالہ حافل کامل مسمے بہ حزب اعظم تالیف کیا جسے تفصیل منظور ہو ان کی طرف رجوع کرے کہ ان میں غنا ہے اور ہم نے فصل فضائل میں بعض ادعیہ واذکار ذکر کئے یہاں صرف چار حدیثوں پر کہ بس نافع و بغایت جامع میں اقتصار ہوتا ہے۔

حدیث اوّل: بعض صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی دعائیں نہایت کثرت کو پہنچیں اور ہمیں سب یاد نہیں ہوتیں حضور والا نے یہ دعا تعلیم فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب دعاؤں کو جامع ہے اللھم انی اسئلک من خیر ما سئلک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم و اعوذ بک من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلے اللہ علیہ وسلم انت المستعان و علیک البلاغ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

marfat.com

العلی العظیم ٥ جس نے یہ دعا کی گویا اس نے سب دعائیں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بار کیں۔

حدیث ثانی امام احمد و ترمذی و حاکم باسانید صحیحہ جیدہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب چہارم شب گزرتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر فرماتے اے لوگو خدا کی یاد کرو خدا کی یاد کرو آئی راجفہ اس کے بعد آتی ہے رادفہ آئی موت ان چیزوں کے ساتھ جو اس میں ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں دعا بہت کیا کرتا ہوں اس میں سے حضور کے لیے کسقدر مقرر کروں فرمایا جتنی چاہے میں نے عرض کیا چہارم فرمایا جسقدر چاہے اور زیادہ کرے تو تیرے لیئے بہتر ہے میں نے عرض کیا نصف فرمایا جتنی چاہے اور زیادہ کرے تو تیرے لیئے بہتر ہے میں نے عرض کیا اپنی کل دعا حضور کے لیے کر دوں یعنی اپنی دعا کے عوض حضور پر درود بھیجا کروں فرمایا ایسا کریگا تو اللہ تیری سب مہمات کفایت کریگا اور تیرے گناہ بخش دیگا احمد و طبرانی باسناد حسن راوی و حدیث الطبرانی کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی تہائی دعا حضور کے لیے کر دوں فرمایا اگر تو چاہے عرض کیا دو تہائی فرمایا ہاں عرض کیا کہ کل دعا کے عوض درود مقرر کروں فرمایا ایسا کرے گا تو خدا تیرے دنیا و آخرت کے سب کام بنا دے گا اور بیشک درود سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے دعا ہے اور جس قدر اس کے فوائد و برکات مصلی پر عائد ہوتے ہیں ہرگز ہرگز اپنے لیے دعا میں نہیں بلکہ ان کے لیے دعا تمام امت مرحومہ کے لیے دعا ہے کہ سب انہی کے دامن دولت سے وابستہ ہیں ع

سلامت ہمہ آفاق در سلامت تست

حدیث ثالث بیہقی نے شعب الایمان میں بکیر بن عتیق انہوں نے سالم بن عبداللہ انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت فاروق اعظم انہوں نے

marfat.com

جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے حضرت رب العزت والجلال تقدست اسماؤہٗ سے روایت کیا ہے کہ فرماتا ہے من شغلہ ذکری عن مسالتی اعطیتہٗ افضل ما اعطی السائلین جسے میری یاد دیر مانگنے سے باز رکھے میں اسے بہتر اس عطا کا بخشوں جو مانگنے والوں کو دوں اسی واسطے حضرت سالم بن عبداللہ نے تمام مدت وقوف میں ذکر الہٰی پر اقتصار کیا اور تا غروب آفتاب کلمہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیٔ قدیر ہ لا الہ الا اللہ وحدہ ونحن لہ مسلمون ہ لا الہ الا اللہ ولو کرہ المشرکون ہ لا الہ الا اللہ ربنا و رب ابائنا الاولین کہتے رہے۔

حدیث رابع:۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رب جلیل تبارک و تعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں من شغلہ القرآن عن ذکری و مسالتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقہ جسے قرآن پڑھنا میرے ذکر اور میرے سوال سے روک دے اسے افضل اس کا دوں جو تمام سائلین کو عطا کروں پھر فرمایا اور بزرگی کلام الٰہی کی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسی بزرگی رب العزۃ جل جلالہ کی اس کی تمام مخلوق پر۔ قال الترمذی حدیث حسن اب طالب آخرت ان چاروں صورتوں میں جو اپنے لیے بہتر جانے اختیار کرلے یہاں تک کہ اسی حالت تضرع و زاری و خشوع و خضوع و ذکر حضرت الٰہی و جناب رسالت پناہی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آفتاب ڈوب جائے اور ایک قلیل حصہ رات کا آجائے۔ **تنبیہ** اس سے پہلے ہرگز کوچ نہ کریں کہ مکروہ ہے اور جو قبل از غروب حدود عرفہ سے تجاوز ہو گیا تو ترک واجب و موجب دم اور کیا معلوم رحمت الٰہی کس وقت توجہ کامل فرمائے اگر تا بہ غروب وقوف کی ضرورت نہ ہوتی تو ظہر و عصر کے جمع کرنے کا کیوں حکم دیتے۔

اور ایک **ادب واجب الحفظ** اس روز وہ ہے جس کا ذکر فصل اول میں گزرا اور فصل خامس میں انشاء اللہ مفصلاً آئے گا کہ وعدہ ہائے الٰہیہ پر جو سچے کریم نے سچے نبی کی سچی زبان پر فرمائے اعتقاد کامل لاکر بے خلجان ریب و شک یقین جانے کہ

marfat.com

آج میں اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسا جس روز شکم مادر سے پیدا ہوا تھا
اب از سرنو عمل شروع کروں اور داد سعی و اجتہاد دوں کہ جو داغ اللہ جل جلالہ نے
بمحض رحمت و کرم میری پیشانی سے دھو دیا ہے مبادا پھر کلف چہرہ اسلام ہو سالکان
طریقت و اہلبیت نبوت بلکہ خود حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ سے منقول ہے جو عرفہ
میں وقوف کر کے گمان کرے مجھ پر کوئی گناہ باقی ہے اس سے بڑھ کر کوئی گناہگار
نہیں فما اوسع مغفرۃ اللہ ولا الہ الا اللہ وسبحٰن اللہ والحمد للہ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۵ جب ایک جزو لطیف شب کا داخل یعنی
غروب آفتاب یقینی ہو جائے فوراً بسکینہ ووقار و اطمینان و قرار کے ساتھ ہمراہ امام
لبیک و تکبیر و تہلیل و تحمید و استغفار و دعا و صلاۃ و ذکر و بقا میں مشغول مزدلفہ کی
طرف کوچ کریں اگر راہ میں کہیں وسعت پائیں اور کسی کی ایذا محتمل نہ ہو سیر میں
شتابی کریں اور نماز مغرب و عشاء و عرفات خواہ راہ میں نہ پڑھیں جب مزدلفہ
نظر آئے بشرط قدرت پیادہ ہو جائے اور کہے اللھم ھذا جمع اسالک ان ترزقنی جوامع
الخیر کلہ اور نہا سکے تو بہت بہتر یہاں جبل قزح کے قریب راہ سے بچکر اترے
اور اپنا اسباب اتارنے اور اونٹ کھولنے سے پہلے وقت عشا میں بعد اذان و
اقامت نماز مغرب بنیت ادا اور اس کے بعد بے تکبیر یا تکبیر کہہ کر بے فصل
سنن و نوافل معاً نماز عشا پڑھ لیں اور اس جمع میں جماعت شرط نہیں اب صبح
تک یہاں بقدر استطاعت یاد خدا و درود و دعا میں گزاریں جب صبح ہو نماز صبح
نہایت اول وقت خوب تاریکی میں پڑھ کر مشعر الحرام میں آئیں اور امام کے پیچھے
رو بقبلہ تکبیر و تہلیل و تحمید و تمجید و ثنا و درود و کثرت تلبیہ و دعا بلحاظ آداب میں
غایت اشتغال کرے اور اللہ جل جلالہ سے بتضرع تمام ارضائے خصوم و تکفل حقوق العباد
مانگیں کہ یہاں اس کا وعدہ ہے جیسا کہ فصل فضائل میں گزرا وحسبنا اللہ ونعم الوکیل

marfat.com

ونعم المولیٰ ونعم النصیر ۵ اور یہاں سے سات کنکریاں دانہ خرما کی برابر اٹھا لیں
اور انہیں دھو کر اپنے پاس رکھ لیں جب خوب روشنی ہو جائے اور آفتاب قریب
طلوع آ جائے ہمراہ امام منیٰ کی طرف لبیک و اذکار میں مشغول چلیں جب وادی
محسّر پہنچیں بقدر پانسو پینتالیس گز شرعی کی۔ سیر میں بے ایذائے احدے تیزی کریں
اور جانور پر سوار ہوں تو اسے تیز چلائیں اور اس عرصہ میں یہ دعا پڑھتے رہیں
اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا تھلکنا بعذابک وعافنا قبل ذالک جب منیٰ پہنچیں دعائے
رویت منیٰ پڑھیں اور سب کاموں سے پہلے جمرۃ العقبہ کی طرف کہ ادھر سے
پچھلا جمرہ ہے اور مکہ معظمہ سے پہلا جائیں اور بطن وادی میں سواری پر جمرہ سے
پانچ گز شرعی کا فاصلہ چھوڑ کر وقوف کریں کہ منیٰ دہنے ہاتھ پر رہے اور کعبہ بائیں
پر پس رخ بجمرہ سات کنکریاں جدا جدا سیدھا ہاتھ اس قدر اٹھا کر کہ سپیدی بغل
ظاہر ہو اسے ماریں اور بہتر یہ ہے کہ کنکریاں جمرہ تک پہنچیں یا تین گز شرعی تک
فاصلہ پر پڑھیں تاہم کافی ہے اس سے زیادہ دوری میں وہ کنکری شمار میں نہ آئے
گی اور ہر ایک پر بسم اللہ اللہ اکبر رغماً للشیطٰن و رضیً للرحمٰن اللھم اجعلہ حجاً
مبروراً و سعیاً مشکوراً و ذنباً مغفوراً کہتے جائیں اور پہلی کنکری سے لبیک موقوف
کریں جب سات پوری ہو جائیں فوراً ذکر و دعا کرتے لوٹ آئیں اب قربانی
میں متمتع و قارن پر واجب اور مفرد کو مستحب ہے مشغول ہوں اگر ذبح کرنا
ہو تو خود ذبح کریں دونوں ہاتھ اور ایک پاؤں اس کا باندھ کر رُخ بقبلہ لٹائیں اور
دعا کریں وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا مسلماً وما انا من المشرکین ۵
ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین ۵ لا شریک لہ وبذالک امرت
وانا من المسلمین ۵ اللھم تقبل منی ھذا النسک واجعلہ قرباناً لوجھک وعظم اجری
علیہ بعدہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر نہایت تیز چھری بسرعت تمام پھیر دیں ذبح کے

marfat.com

بعد ہاتھ پاؤں کھول دیں اور اونٹ اسے کھڑا کر کے سینے پر منہا کے گلو پر نیزہ ماریں۔ سنت یوں نہیں ہے اور ذبح بھی جائز بعد فراغ اپنے اور تمام مسلمانوں کیلئے قبول حج و قربانی کی دعا کریں اور جب تک سرد نہ ہو جائے کھال نہ کھینچیں کہ باعث ایذا ہے بعدہ رو بقبلہ بیٹھ کر مرد سارا سر منڈائیں کہ ان کے لیے یہی افضل ہے یا بال کتروا دیں کہ رخصت ہے حلق دہنی جانب سے شروع کریں اور وقت حلق اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد کہتے جائیں اور دعا کریں الحمد للہ علی ما ھدانا وانعم علینا وقضی عنا نسکنا اللھم ھذا ناصیتی بیدک فاجعل لی بکل شعرۃ نورا یوم القیمۃ وامح عنی بھا سیئۃ وارفع لی بھا درجۃ فی الجنۃ العالیہ ۔ اللھم بارک لی فی نفسی وتقبل منی اللھم اغفرلی وللمحلقین والمقصرین یا واسع المغفرۃ ۔ آمین ۔ اور بعد از فراغ یہی تکبیر مذکور کہیں اور اپنے اپنے والدین و مشائخ و تمام حجاج و اہل اسلام کے لیے دعائے مغفرت کریں اور بال دفن کر دیں اور حلق یا تقصیر سے پہلے ناخن نہ کتروائیں خط نہ بنوائیں اور عورتیں پورے برابر بال کتروائیں اب جماع و دواعی جماع کے سوا جو کچھ احرام نے حرام کیا تھا سب حلال ہو گیا اب افضل یہ ہے کہ اسی روز یعنی یوم النحر کہ دہم ذی الحجہ کا نام ہے۔ طواف فرض کے لیے جسے **طواف الزیارۃ** کہتے ہیں مکہ معظمہ جائیں اور بدستور مذکور پیادہ مع طہارت و ستر عورت طواف بے اضطباع اور اسی طرح جو مفرد و متمتع صرف سعی یا مثل قارن رمل و سعی دونوں سے کسی طواف کامل با طہارت میں فارغ ہو چکا ہے وہ بے رمل و سعی بجا لائے ورنہ اب رمل و سعی کرے اور بعد طواف دو رکعت مقام میں پڑھیں اس طواف سے عورتیں بھی حلال ہو جاتی ہیں اور بارھویں تک اس کی تاخیر روا اس کے بعد بلا عذر تو مکروہ تحریمی موجب دم اب دسویں تاریخ نماز ظہر مکہ معظمہ میں

marfat.com

پڑھ کر منےٰ روانہ ہو اور گیارہویں شب یہیں بسر کرے نہ مکہ میں نہ راہ میں کہ مکروہ ہے روز یازدہم بعد از نماز ظہر امام کا خطبہ سن کر متوجہ رمی ہو ان ایام میں رمی جمرۂ اولیٰ سے شروع کرتے ہیں جو مزدلفہ کی طرف مسجد خیف سے قریب ہے پس راہ مکہ کی طرف سے آکر چڑھائی پر چڑھے کہ یہ جگہ بہ نسبت جمرۃ العقبہ کے بلند ہے اور رو بکعبہ بطریق مذکور سات کنکریاں مار کر جمرہ سے قدرے آگے بڑھے اور مستقبل قبلہ ہاتھ دعا کے لیے اس طرح اٹھا کر کہ ہتھیلیاں جانب قبلہ رہیں حضور قلب و خشوع و خضوع کے ساتھ حمد و صلاۃ و دعا و استغفار میں بقدر قرأت سورۂ بقر یا کم سے کم بمقدار تلاوت بست آیت مشغول رہے پھر اس کے آگے جمرۂ وسطیٰ ہے وہاں بھی بعینہ ایسا ہی کرے اس کے بعد جمرۂ عقبہ ہے یہاں رمی کر کے توقف نہ کرے بلکہ معاً لوٹ آئے اور لوٹتے میں دعا کرے شب دوازدہم یہیں اپنی فرودگاہ پر بسر کرے بارھویں تاریخ بھی جمرات ثلٰثہ کو بعد از زوال اسی طریقہ سے رمی کرے اب تا بہ غروب آفتاب مختار ہے کہ جانب مکہ روانہ ہو اور ایک دن اور ٹھہرے تو افضل مگر بعد غروب چلا جانا مکروہ۔ پس اگر روز چہارم یعنی تیرھویں تاریخ بھی قیام کیا تو اسی طرح رمی جمرات کر کے متوجہ مکہ معظمہ ہو جب وادی محصب میں کہ جنت المعلےٰ کے قریب ہے پہنچے سواری سے اتر لے یا بے اترے کچھ دیر وقوف کر کے مشغول دعا ہو اور بہتر تو یہ ہے کہ عشاء تک نمازیں یہیں پڑھے اور ایک نیند لے کر داخل بلد مکرم ہو اور یہاں جب تک ٹھہرے اپنے اور اپنے والدین و مشائخ و اولیائے نعمت خصوصاً سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب و عترت علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتحیۃ کی طرف سے جس قدر ہو سکیں عمرے کرتا رہے جب عزم سفر ہو طواف وداع بے رمل وسعی

marfat.com

و اضطباع کرے اور دو رکعت معمول پڑھے پھر زمزم پر آئے اور پانی بطریق مذکور پیئے اور بدن پر ڈالے پھر رو بروئے در اقدس کھڑا ہو آستانہ پاک کو بوسہ دے فلاح دارین و قبول حج و مغفرت ذنوب و توفیق حسن و عود بارہا کی دعا کرے ملتزم پر آکر بہنج مذکور غلاف کعبہ تھام کر چمٹے اور تضرع و خشوع و دعا و بکا، و تکبیر و تہلیل و درود و حمد کی جسقدر تکثیر ہو سکے بجا لائے پھر حجر مطہر کو بوسہ دے کر الٹے پاؤں رُخ بکعبہ یا سیدھے چلنے میں بار بار پھر کر کعبہ کو بنگاہ حسرت آلود دیکھتا جاتا فراق بیت پر روتا یا رونے کی صورت بناتا وداع محبوب پر سرد آہیں کرتا مسجد مقدس کے دروازہ مسمے بباب الحزورہ سے نکلے تا بہ وصول در کلمات وداع کا زبان پر لانا انشاء اللہ تہیج گریہ و صورت حضور قلب ہے پس بار بار یوں کہتا چلے الوداع الوداع یا کعبۃ اللہ یا "بیت اللہ" یا "قبلۃ المسلمین" یا "انس الطائفین والعاکفین" یا "حجر اسمٰعیل" یا "مقام ابراہیم" یا "بئر زمزم" "ایھا الحجر الاسعد" "ایھا المستجار والملتزم" یا ارض الحرم" ایھا المسجد الحرام الاعظم" جب دروازے پر پہنچے وقوف کرے اور کہے الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکا اللھم ان ھذا البیت بیتک و انا عبدک وابن عبدک و ابن امتک حملتنی علی ما سخرت لی من خلقک حتی اعنتنی علی قضاء مناسکک فلک الحمد و لک الشکر فان کنت رضیت عنی فازدد عنی رضی والا فمن الان علی بالرضی عنی قبل عن افارک بیتک یا ارحم الرحمین ٥ اللھم اصحبنی العافیۃ فی بدنی والعصمۃ فی دینی یا ذا الجلال والاکرام ٥ اللھم انک قلت و قولک الحق لنبیک صلے اللہ علیہ وسلم عند فراقہ لبیتک المحرم ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد ٥ وقد اعدتہ الی بیتک الحرام کما وعدتہ فاعدنی الی بیتک بجاھہ عندک مرۃ بعد مرۃ واجعلنی من المقبولین عندک یا خیر المسئولین و یا خیر المعطین ٥ اللھم لا تجعلہ

marfat.com

اخرالعھد من بیتک الحرام و ان جعلتہ اخرالعھد بہ فعوضنی عنہ الجنۃ یا ارحم الرحمین وصلے اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ و امتہ اجمعین ۰ آمین . بعدہ بقدر استطاعت فقرائے حرم پر تصدق کر کے متوجہ مدینۂ طیبہ سیّدالمرسلین و رحمتہ العالمین ہو صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین لیکون ختامہ مسک و فی ذالک فلیتنافس المتنافسون ۰ وصل دخول کعبہ اگر بے ایذا وکشمکش و ارتکاب محذورات شرعیہ میسر نہ آ سکے ہرگز ارادہ نہ کرے کہ اجتناب مناہی اجتلاب مستحبات پر مقدم ہے دخول حطیم قریب میزاب پر قناعت کرے کہ وہ جگہ بھی درحقیقت زمین کعبہ ہے جسے کفار قریش پھر حجاج بن یوسف ظالم نے کعبہ سے خارج کر دیا ورنہ نعمت عظمےٰ وسعادت قصوےٰ ہے پس با رعایت آداب ظاہر و باطن خاضع و خاشع آنکھیں نیچی کیے گردن جھکائے گناہوں پر شرماتا ملاحظۂ جلال رب البیت سے لرزتا کانپتا بے پریشان نظری دہنا پاؤں مع تسمیہ پہلے بڑھا کر داخل ہو اور اپنے سامنے کی دیوار تک جائے یہاں تک کہ اس سے تین گز شرعی کا فاصلہ رہ جائے وہاں دو رکعت نفل پڑھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مصلےٰ ہے پھر دیوار کی طرف بڑھے اور اس پر رخسارے اور منہ رکھ کر حمد و استغفار و درود و دعا میں اجتہاد کرے اور یقین جانے کہ یہاں تک پہنچنا بے توفیق الٰہی نہ ہوا اور کریم کی عادت نہیں کہ جسے اپنے گھر بلائے اور مقام قرب میں جگہ عطا فرمائے پھر اس پر غضب کرے یا اس کی کوئی حاجت ضائع چھوڑ دے اس نے اپنے اس گھر کو امن دینے والا فرمایا امید واثق ہے کہ آج مجھے آتش دوزخ و احوال قیامت و عذاب قبر و مکروہات دارین سے امان بخشے گا پس بحضور قلب و لحاظ آداب دعا کرے رب ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا ۰ اللھم کما ادخلتنی بیتک فادخلنی جنتک اللھم یا رب البیت العتیق اعتق رقابنا و رقاب اٰبائنا و امھاتنا من النار یا عزیز یا جبار اللھم یا

marfat.com

خفی الالطاف امنا مما نخاف اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا و اجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاخرۃ ط اللھم انی اسئلک من خیر ما سئلک منہ نبیک الی آخرہ

اسی طرح چاروں گوشوں پر جائے اور دعا کرے اور ستونوں سے چمٹے اور دعا کرے اور پھر اس دولت اور نعمت حج زیارت کا نصیب و مقبول ہونا مانگے ان اللہ سمیع علیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ٥ **وصل** اجابت دعا کے یہاں بیس مقام ہیں۔ ۱۔ مطاف یعنی گرد کعبہ جہاں تک سنگ مرمر بچھا ہے کہ مسجد الحرام زمانہ سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں یہیں تک تھی ۲۔ ملتزم ۳۔ مستجار کہ رکن شامی و یمانی کے درمیان محاذی ملتزم واقع ہے ۴۔ داخل بیت ۵۔ زیر میزاب ۶۔ حطیم ۷۔ حجر اسود ۸۔ رکن یمانی ۹۔ خلف مقام ۱۰۔ نزد زمزم ۱۱۔ صفا ۱۲۔ مروہ ۱۳۔ مسعے خصوصا بین المیلین ۱۴۔ عرفات خصوصا نزد موقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵۔ مزدلفہ خصوصاً مشعر الحرام ۱۶۔ منےٰ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹ جمرات ثلثہ ۲۰۔ نظر گاہ کعبہ جہاں کہیں ہو اور ان اماکن سے بعض ہیں اجابت نزد بعض بعض اوقات سے خاص ہے۔

فصلِ پنجم

اسرارِ حج میں

واضح ہو کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت اس امت مرحومہ پر بطفیل اس نبی رؤف رحیم رحمۃ للعلمین صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین کے روز ازل سے تمام امم سے زائد ہے اوروں کو بڑی بڑی مشقتوں اور جانکاہیوں پر جو ثواب ملتا انہیں تھوڑی محنت و خلاف نفس پر اس سے اوفر و اکثر عطاء ہوتا ہے سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے اگلی امتوں سے ایک عابد کا بیان فرمایا جس نے ہزار مہینے

marfat.com

حق سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کی صحابہ کرام کو نہایت غم ہوا کہ ہم اتنی عمریں کہاں پائیں گے اور وہ مرتبے جو سابقین کو ملے ہمیں کیسے ہاتھ آئیں گے سورۃ نازل ہوئی انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر ○ وما ادرٰک ما لیلۃ القدر ○ لیلۃ القدر خیر من الف شھر ○ الی آخر السورۃ یعنی اگر ہم نے انھیں عمریں طویل عنایت کیں تو تمہارے لیے اپنی رحمت سے ایک رات ایسی مقرر کی جو ہزار مہینے سے بہتر ہے اور اس کی عبادت کا ثواب عبادت ہزار ماہ کے ثواب سے بیشتر ہے اسی طرح امم سابقہ نے انتہائے مرضات الٰہی کے لیے رہبانیت ایجاد کی تھی کہ اہل و عیال و مال و متاع و شہر و دیار و یار و اغیار سے ایک قلم قطع علائق کر کے پہاڑوں اور جنگلوں میں تنہا رہنا اور لذات و شہوات سے بالکلیہ کنارہ کش ہونا اختیار کیا اس امت کو رحمت الٰہی نے ان تکالیف شاقہ سے منع فرمایا اور ان کے لیے برکت جماعت میں رکھی گئی اور ان سے فرما دیا گیا لا رہبانیۃ فی الاسلام ہمارے دین میں رہبانیت نہیں مگر ہاں ہم اس کے عوض ایک ایسی سہل تدبیر بتائے دیتے ہیں جس میں نہ وہ مصیبت ہو نہ وہ تکلیف نہ اس کی مدت دراز و طویل اور ثواب و برکات اس سے زائد حاصل ہوں، یعنی عمر بھر میں ایک بار اہل استطاعت پر اپنے گھر کا حج فرض کرتے ہیں اور اسے اپنی طرف اضافت کر کے شرف و عزت بخشتے ہیں اور اسے تمہارے لیے امن و امان اور برکت و ہدایت والا مکان بناتے ہیں اور اس کا شوق تمہارے دلوں میں ایسا ڈالتے ہیں کہ یہ چند روزہ قطع علائق و غربت وطن بھی تم پر باعث تکلیف و بے آرامی نہ ہو بلکہ چار سمت سے اس کی طرف ایسے ٹوٹو جیسے کبوتر اپنے آشیانوں کی طرف اور اس کے شوق میں ایسے بے تاب دوڑو جیسے اونٹنی اپنے بچہ کے لیے یہ غریب الوطن وہ مزہ دکھائے کہ لذت وطن دل

marfat.com

سے بھول جائے پھر جب نئی نئی سیریں اور طرفہ طرفہ تماشے راہ کے دیکھتے اور ہماری عجائب قدرت و غرائب صنعت کے ملاحظہ سے حظ اٹھاتے اس تک پہنچو تو یہاں اگلی امتوں کی طرح نہ وہ بیابان لق و دق ہے جس میں ٹھہرنے سے دل گھبرائے نہ وہ بے سرو سامانی کہ غذا سوا برگ ہائے درخت کے کچھ ہاتھ نہ آئے نہ وہ تنہائی کہ سینہ میں دم رکے نہ وہ سخت بوجھ کہ اٹھ نہ سکے نہ وہ درندگان صحرا کی مہیب آوازیں نہ وہ وحشی جانوروں کی موحش صحبتیں بلکہ یہاں کیا ہے ایک عروس سراپا ناز سرتا بقدم حسن و انداز لباس مشکیں زیب تن بہزاراں زیور رحمت مزین چہرہ وہ پر نور کہ آنکھیں تجلی گاہ طور بنیں جمال وہ دل افروز کی نگاہیں آئینہ سان محو حیرت رہیں دیکھے سے دل میں وہ ٹھنڈک آئے کہ پلک مارنے کو جی نہ چاہے۔

در بزم جمال تو بہنگام تماشا ۔۔۔ نظارہ ز جنبیدن مژگان گلہ دارد

داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار ۔۔۔ گلچیں بہار تو ز داماں گلہ دارد

پروانے اس شمع خوبی کے گرد نثار ہو رہے ہیں عشاق دل سوختہ دامنوں سے پلٹے درد جگر لکھو رہے ہیں کسی طرف آہ سحری کی نرم نرم نسیم غنچۂ دل کھلاتی ہے کہیں اشک پیہم کی روانی ترشح ابر کا مزہ دکھاتی ہے کوئی سجدہ میں گر کر آئینۂ حیران بنا ہے کوئی ملتزم سے لپٹ کر تصویر دیوار ہو گیا ہے کوئی حطیم میں بیٹھا ہجوم شوق میں دیوانہ وار سرگرم فغاں ہے کہ ایک دم خاموش نہیں کوئی رکن یمانی یا میزاب کے پاس ایسا مست لذت ہے کہ جان و تن کا ہوش نہیں کسی کو بوسہ سنگ اسود نے وہ مزہ دیا ہے کہ نشۂ ذوق میں چور ہے لوگ اوپر گرے پڑتے ہیں مگر منہ ہٹانا کسے منظور ہے سبز پوشاں ملاء اعلیٰ دامن خدمت کمر ہمت پر چست باندھے مہمانوں کی دلداری میں سرگرم ہیں نور کے طبق سروں پر لٹائے جاتے ہیں ہماری رضامندی کے ہار گلے میں پہنائے جاتے ہیں جو آیا

marfat.com

خلعت عزت پایا جس نے سر جھکایا ہم نے مرتبۂ رفیع پر پہنچایا چار طرف سے لبیک لبیک اللھم لبیک کی صدائیں ہیں ذکر و دعا و نعت و صلوٰۃ و اذان و اقامت کی کی بلند ندائیں ہیں لطف و کرم کی زوردار بارش ہو رہی ہے گناہوں کے دفتر دھوئے جاتے ہیں اشجار تمنا سرسبزی و شادابی پاتے ہیں صحبت کے لیے اکابر علماء و صلحاء کھانے کے لیے تمام جہان کی لطیف و لذیذ غذا گو یہاں کچھ نہیں ہوتا مگر جو کہیں نہ ملے یہاں ملتا ہے یُجْبٰۤی اِلَیْہِ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ط ہمارا سچا وعدہ ہے فَمَنْ کَفَرَ پھر جو ہماری ایسی عظیم نعمتوں کی ناشکری کرے اور باوجود ان منافع بیشمار کے ادنیٰ تکلیف کہ وہ بھی ہزاروں لذتوں سے مشغوف ہے گوارا نہ کرے فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ تو ہمیں اس بے سپاس ناحق شناس کی کیا پرواہ ہے اپنا نقصان کرتا ہے ہمارا کیا کر سکتا ہے اے عزیز اگر اس سفر سراپا ظفر سے بوجہ جہولت بجرد خوف موت گھبراتا ہے تو تجھ سے زیادہ احمق کون کیا اگر یہیں رہے گا تو موت تجھے چھوڑ دے گی یا معصیت میں مرنا طاعت میں جان دینے اور تا بقیامت اجر حج ملنے سے افضل و اعلیٰ ہے اور جو یار و دیار کا چھوڑنا پسند نہیں آتا تو یقین جان کہ ایک روز انہیں چھوڑنا اور اسی سے کام پڑتا ہے کہ ان کی محبت میں جس کی نافرمانی کرتا ہے اس وقت ان میں سے کوئی تیرا ساتھ نہ دے گا نفس تجھے تسویف و تاخیر کی گھاٹی میں ہلاک کرتا ہے اور تجھے خبر نہیں او نادان موت کا وقت تجھے معلوم ہے یا اس کے پھیر دینے کی کوئی دوا یاد ہے کیا معلوم آج آ گئی تو محروم رہا اور وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ کا داغ پیشانی پر لے گیا اور جو خدانخواستہ ایسا ہوا تو یہود و نصاریٰ کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا ہاں اے غافل جلد اٹھ اور کمر اطاعت مضبوط

marfat.com

باندھ اور قلب کی باگ تذکرہ اعتبار کی طرف پھیر کہ مغز وعظ رجوع کا ہے۔ معاصی سے توبہ کر اور جن جن کے حقوق تجھ پر ہیں ان سے معاف کرا لے ورنہ یہ ہر ایک حق تیرے ساتھ مثل قرض خواہ کے ہے۔ بڑی شرم کی بات ہے کہ شاہنشاہ کے دربار میں اس ہیئت سے جائے کہ چار طرف سے قرضخواہوں کا ہجوم ہو اور ہزاروں مدعی دست و گریبان ہوں اگر اس نے ایسی بد حالت سے اپنے دربار میں بار نہ دیا تو کیسا خسارہ ہو گا، جب وطن و اہل وطن و اعزہ و اقربا کو چھوڑ کر چلے موت کا وقت یاد کر کہ ایک دن اسی طرح ان سب کو ایسا چھوڑ کر جانا ہو گا کہ پھر آنا اور ان میں رہنا بسنا ہرگز نہ ہو گا آج زیارت بیت کے لیے جاتا ہے اس سفر میں مالک بیت کے پاس جانا ہو گا دیکھیئے وہاں کیسی بنتی اور کیا کچھ گذرتی ہے جب توشہ کا سامان کرے خیال کر کہ اس تھوڑی دیر کے لیے کیا کیا سامان کر رہا ہوں اور ایک سفر عظیم بس دور و دراز و راہ روح فرسا و جاں گداز سر پر ہے اس کے لیے بھی کچھ توشہ جمع کیا یا نہیں یہاں اگر بے سرو سامانی سے گزری تو چند روزہ تکلیف ہے علاوہ بریں بہت اسخیاء ایسے تیرے ساتھ ہوں گے کہ تیری خبر گیری کرتے رہیں گے وہاں اگر اعمال حسن کا توشہ ساتھ نہیں تو کوئی بات نہ پوچھے گا جس سے ایک نیکی مانگے گا کہے گا ہم خود محتاج ہیں کچھ ہمیں کو دے جا پھر بڑی فکر تو اسی سفر کی چاہئے جب سواری پاس آئے شکر الٰہی بجا لا کہ تیرے لیے اپنی رحمت سے وہ سامان کیے جس میں تجھ پر مشقت گراں نہ گزرے اور تصور کر کہ ایک دن سواری جنازہ دروازہ پر لائی جائے گی یہ سواری تجھے بلاد و امصار کی سیر دکھاتی ٹھنڈی ہوا ٹھنڈے پانی کے ساتھ فضادار مکانوں اور مجمع خلائق میں لے جائے

marfat.com

گی اور وہ سواری کچھ بیکس و تنہا کو سب عزیزوں قریبوں سے چھٹا کر ایک مکان بس تنگ و تار میں پہنچائے گی پھر کچھ ایسی کوشش کر کہ یہ سفر اس سفر کی آسانی کا باعث ہو یعنی اس میں گناہ و رفث و فسوق و جدال سے بچ اور ہر وقت طاعت الٰہی میں سرگرم اور پُر حذر رہ کہ شوائب ریا وقصد غیر خدا اس سفر کو تباہ نہ کر دیں کہ پھر اس سفر طویل میں سخت دقت پڑے گی جب شہر سے باہر نکلے خیال کر کہاں جاتا ہے اور کیا ارادہ رکھتا ہے اور کس کی طرف قصد کیا ہے اس سفر میں میرے ساتھی دو فرقے ہو جائیں گے ایک وہ جو اس کی طرف پائے شوق سے دوڑے اور اس کے لیے دنیا ومافیہا سے گزر گئے اور اس کی طاعت میں ہر وقت معروف رہے ان کے لیے دو مژدہ و تہنیت ہیں ایک وقت زیارت بیت الحرام دوم ہنگام لقائے حضرت ذی الجلال والاکرام دوسرے وہ جنہوں نے تکالیف دنیوی سے تنگ آکر بمجبوری اس سفر کو گوارا کیا پھر اس میں جو بعض تکلیفیں کہ لوازم سفر ہیں گزریں اس پر جزع وفزع کرتے رہے یا قصد غیر خدا سے اپنی محنت کو برباد کیا اس حرم محترم میں معاصی سے باز نہ آئے اور ثواب کے عوض گناہ کمایا اس کا نصیبہ اس سفر سے سوا غربت و کربت اور سفر کی مصیبت کے اور کچھ نہیں آہ نہیں معلوم میں ان دونوں سے کس فرقے میں ہوں جب دریا میں سوار ہو اس قادر ذوالجلال عزمجدہ کی قدرت کاملہ کا مراقبہ کر جس نے ایسے بحر ذخار نا پیدا کنار کو تیرے لیے مسخر کر دیا اور جان کہ اس رکوب کا انجام معلوم ہے اگر پار اترے گوہر مقصود ہاتھ آیا اور ڈوب گئے تو بشرط اخلاص شہید مرے اور قیامت تک ثواب پاتے رہے مگر ایک دریائے موج انگیز سخت طوفان خیز باقی ہے جہاں نہ کوئی ناؤ ہے اور نہ ناخدا اللہ ہی کی رحمت کام آئے گی پھر وہاں کے لیے کچھ ایسا

marfat.com

سامان جمع رکھئے کہ بخیریت پار ہوں اگر مواجی بحر و طغیان آب دیکھ کر ترس و ہول پیدا ہو اور وہ باعث التجا بجناب کبریا ہو سو خیال کر کہ یہاں ڈر کر اس کی طرف ملتجی ہونا اور خشکی میں لہو و لعب و غفلت میں عمر کھونا کیسی حماقت ہے کیا وہ وہاں تیرے اہلاک پر قادر نہیں زمین بھی تو اس کے حکم سے پانی پہ قائم ہے اگر وہ چاہے خسف ہو جائے پھر کون بچا سکتا ہے جب جامۂ احرام پہنے کفن کو یاد کر کہ وہ ایسا ہی چار گز کپڑا بے سلا ہو گا آج جیسے احرام میں لپٹا اس کے گھر کی طرف چلا ہے کل کفن میں پیچیدہ اس کی طرف جائے گا پھر کچھ ایسی تدبیر کر کہ اس وقت کا عمل اس وقت کام آئے جب صحرا و بوادی میں گزر ہو اور رہزنوں یا درندوں کا ڈر ہو اپنی غفلت پر سخت افسوس کر کہ حطام دنیا کے لیے اس قدر مہموم ہے اور وہ متاع گراں بہائے بیش قیمت جسے ایمان کہتے ہیں شیطان لعین سا چور اور نفس امارہ سا رہزن اس کے درپے ہے اور تو ان سے بچنے کی کچھ فکر نہیں کرتا یہاں سباع و درندگان کا علاج کر سکتا ہے اور مجمع کثیر میں آتے وہ خود خائف ہوتے ہیں گور کی تنہائی میں عیاذا باللہ اگر سانپ بچھو آئے ان کا بھی علاج کر رکھا ہے یا نہیں

لبیک کے لحاظ کر یہ اس بادشاہ بے نیاز کی ندا کا جواب ہے اس نے پکارا میری طاعت کے لیے میرے گھر کی طرف دوڑو تو کہتا ہے میں حاضر ہوں الٰہی میں حاضر ہوں کیا معلوم تیری یہ عرض وہاں مقبول ہو یا نہیں یہ وقت مسلمان کے لیے بڑے خوف و رجا کا ہے ڈر کہ تیرے اعمال بد تجھے مردود نہ کریں اور امید رکھ کہ کریم اپنے گھر آئے کو محروم نہیں رکھتا اسی واسطے لفظ لبیک جو سبقت ندا پہ دال ہے مقرر فرمایا گیا تا یاد دلاتا اور امید بندھاتا رہے کہ ہم ناخواندہ مسلمان نہیں بلکہ ایک بڑے کریم کے بلائے ہوئے جاتے ہیں

marfat.com

ے بلبل ز ادب پا ننہد در صف گلزار
تا گل بطلب گاریٔ او از لب تہ کشاید

حدیث میں ہے جو مال حرام لے کر حج کو چلا جب لبیک کہتا ہے اسے جواب ہوتا ہے لا لبیک ولا سعدیک و حجک مردود و علیک حتی ترد ما فی یدیک نہ تیری لبیک منظور نہ سعدیک سُنی جائے اور تیرا حج تیرے منہ پر مارا جائے گا جب تک تو وہ مال جو تیرے ہاتھ میں ہے پھیر دے حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن آبائہ الکرام نے جب احرام باندھا اور سواری پر سوار ہوئے چہرۂ شریفہ کا رنگ زرد ہو گیا اور جسم تھرتھرانے لگا اور لبیک نہ کہہ سکے لوگوں نے عرض کیا حضرت لبیک کیوں نہیں فرماتے ارشاد کیا ڈرتا ہوں کہیں جواب نہ ملے کہ لا لبیک ولا سعدیک پھر تلبیہ کہا اور کہتے ہی غش آ گیا اور سواری سے گر پڑے اخیر حج تک یہی حال رہا احمد ابن الحواری کہتے ہیں میں حضرت ابو سلیمان دارانی کے ساتھ حج کیا جب احرام باندھا انہوں نے ایک میل تک لبیک نہ کہی اور غشی طاری ہوئی جب ہوش میں آئے کہا اے احمد اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی بنی اسرائیل کے ستمگاروں سے کہہ دے مجھے یاد نہ کریں کہ جو مجھے یاد کرتا ہے میں اسے یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کریں گے میں انہیں لعنت کے ساتھ یاد کروں گا اے احمد میں نے یہ سنا ہے جو حرام طور پر حج کو جاتا اور لبیک کہتا ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے لا لبیک ولا سعدیک حتی ترد ما فی یدیک ہمیں ڈر ہے کہیں ہم سے بھی ایسا ہی نہ کہا جائے جب آدمیوں کا ہجوم اور ان کا ندائے الٰہی کے جواب میں لبیک لبیک کہتے مختلف شہروں سے آنا دیکھے مراقبہ کر کہ ایک روز ایسے ہی نفخ صور کریں گے اور تمام عالم کو بلائیں گے

marfat.com

اور لوگ یونہی اپنی اپنی قبروں سے نکل کر اس کی طرف چلیں گے اس وقت
کوئی مردود ہوگا کوئی مقبول آج بھی دیکھیے کیسی گزرتی ہے اور میں کس فرقے
میں ٹھہرتا ہوں جب دروازہ حرم میں داخل ہو خیال کر ایک دن سب
کو ایک دروازہ سے جس کا نام موت ہے گزر کرنا ہے مگر نہیں معلوم وہ
دروازہ کس گھر لے جائے فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ جب مکہ معظمہ پہنچے
شوق و ذوق میں ڈوب جا اور احسان الٰہی کا شکر بجا لا جس کی توفیق سے
یہاں تک پہنچا اور سمجھ لے کہ اس حرم کو اس نے امن دینے والی فرمایا
عجب کیا تجھے بھی عذاب قیامت سے نجات ملے اور اپنے گناہوں پر خیال
کرکے اشک ندامت بہا کہ کیسا آلودہ متلوث کیسی پاک جگہ کی زیارت کو
جاتا ہے مگر یہاں امید غالب ہے کہ شرف خانۂ عظیم اور کرم صاحب خانۂ عمیم
اور مہمان کی خاطرداری منظور اور پناہ لینے والے کو پناہ دینا کریموں کا دستور
اگر تجھے رد کرنا چاہتے اپنے گھر نہ بلاتے جب نگاہ کعبہ معظمہ پر پڑے عظمت
اس کی قلب میں لا اور گمان کر گویا تو رب البیت کو مشاہدہ کر رہا ہے
اور کیسے خطرہ کی بات ہے کہ کل اس کی رؤیت نصیب ہوتی ہے یا معاذاللہ
محجوبین میں ٹھہرتا ہوں مگر جب گھر دکھایا ہے تو امید ہے کہ اپنا وجہ
کریم بھی دکھائے گا انشاء اللہ العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم
غرض اپنے ہر امر سے امور آخرت کی طرف انتقال کرکہ وقائع حج بالکل
نمونہ محشر ہیں جب طواف بیت سے مشرف ہو دلولۂ محبت کو حجاب
ادب اور آتش شوق کو عرق خجالت سے ملا اور خیال کرکہ ملائکہ مقربین
گرد عرش عظیم اور تمام ملاء اعلیٰ بیت المعمور کا کہ آسمان پر محاذی کعبہ واقع
ہے طواف کر رہے ہیں کیا خوب نعمت ملی کہ ایسے مقبولوں سے مشابہت ملی

marfat.com

اور کریم کا وعدہ ہے من تشبہ بقوم فھو منھم جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے گا وہ انہی میں سے شمار کیا جائے گا مگر طواف جسم بے طواف قلب بیکار ہے اگر دل حاضر نہیں تو یہ گرد پھرنا عبث سر پھرانا ہے۔ جب حجر اسود کا بوسہ لے یا ذکر کر یہ وہ پتھر ہے جس میں تمام مخلوق سے حق سبحانہ نے عہد اطاعت لے کر وہ کاغذ میثاق اسے کھلا دیا ہے اس کا چومنا درحقیقت اس عہد کا تازہ کرنا ہے پھر خدا سے پیماں شکنی کر کے کس کا ہو کر رہے گا اور کوشش کر کہ اخلاص و صدق نیت باعث قبول عمل ہوتا یہ پتھر روز قیامت تیرے لیے گواہی دے اور خیال کر کہ بیشک اس پتھر پر حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے لب ہائے مبارک نے مس فرمایا ہے شرم کر کہ تیرا منہ اور وہاں تک پہنچنا اور لحاظ رکھ کہ جو لب ایسی جگہ مس کرنے سے مشرف ہوئے اب تو ان سے کلام بیہودہ و نامرضی نہ نکالیے ورنہ ان برکات کے فوت ہونے کا اندیشہ ہے

ملتزم سے چمٹے محبت و شوق کا قصد کر اور اسی طرح امید رکھ کہ تیرے جسم نے وہاں مس کیا جہاں تن نورانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مس فرمایا تھا عجب کیا کہ جسم محبوب و بیت مقدس کی برکت سے تیرے بدن کو آتش دوزخ سے بچالیں جب غلاف کعبہ سے لپٹے خیال کر کہ ایک بیکس بے یار و سیاہ گناہگار اپنے گناہوں سے اس بادشاہ غفور رحیم کی بارگاہ میں التجا لایا ہے اور اس کا دامن پکڑ کر کہہ رہا ہے میرا تیرے در کے سوا کہیں ٹھکانہ نہیں اور تیرے کرم وعفو کے سوا کوئی ملجا و ماویٰ نہیں مجھے یہ دامن بڑا وسیلہ ہاتھ آگیا اسے نہ چھوڑوں گا جب تک تو اپنے فضل سے میرے گناہوں پر قلم مغفرت نہ پھیر دے اور آئندہ اپنے دشمنوں سے مجھے رہائی دے

marfat.com

اور یقین جان کہ کیسا ہی سخت نافرمانبردار غلام ہو جب اپنے کریم و رحیم مولیٰ کا دامن پکڑ کر مچل جاتا ہے کہ میں تو بے عفو کیے نہ مانوں گا تو اسے رحم ہی آجاتا ہے اور اس کی خطاؤں سے درگذر فرماتا ہے پھر جب حق تبارک و تعالیٰ تو ارحم الرحمین و اکرم الاکرمین ہے جل جلالہ و لا الہ الا ہو جب صفا و مروہ کے درمیان دوڑے اور سات پھیرے کرے خیال کر اس وقت میں نے اس بندۂ مطیع فرمانبردار جاں نثار کی سی صورت بنائی ہے جو اپنے مولےٰ کی خدمت میں نہایت سرگرم ہے ایک دم پاؤں اس کا زمین سے نہیں لگتا کبھی آتا ہے کبھی جاتا ہے یا مثل اس فقیر بینوا کے جسے اس کی محتاجی نے بیتاب کر رکھا ہے دروازۂ کریم پہ آتا ہے اور اس کی صفت و ثنا کرکے سوال کرتا ہے مگر اُسے نہیں کھلتا میرے حق میں کیا حکم ہوا لوٹ جاتا ہے پھر بیقراری اس کی اسے واپس لاتی ہے اور دیر تک اسی حالت میں رہتا ہے یا مثل اس عاشق جان سوختہ کے جو کوچۂ محبوب میں سرگرداں پھر رہا ہے جمال جاناں نظر نہیں آتا اور دل کی بے چینی اسے ایک دم قرار نہیں لینے دیتی اور تصور کر ایک دن میزان کھڑی کی جائے گی ایک پلّہ میں نیکیاں دوسرے پلہ میں گناہ رکھے جائیں گے تو اس پریشانی میں کہ دیکھیئے کونسا پلہ غالب ہوتا ہے مضطرب پھرتا ہوگا کہ کبھی اس پلّہ پر جائے گا کبھی اس پہ اور حالت خوف و رجا دل کو زیر و زبر کر رہی ہو گی جب نویں رات منےٰ میں سوئے اور صبح کو عرفات جانے کا قصد ہو یاد کر ایسے ہی روز خواب مرگ سے اٹھ کر میدان محشر میں جانا ہو گا اور یہی خلق کا اژدحام اور امید و بیم کا عالم ہو گا جب عرفات میں وقوف کرے تو لوگوں کا اطراف و اکناف سے آکر ایک زمین میں جمع ہونا اور ہر ایک

marfat.com

کا اپنے لیے آواز بلند کرنا اور مختلف لغتوں میں اللہ جل جلالہ کو پکارنا اور ہر قافلہ کا اپنے اپنے سرداروں کے ساتھ ساتھ ہونا اور ان کے ہمراہ چلنا اور ضعفاء و عاجزین و زناں و اطفال کا دوسروں سے اعانت چاہنا دیکھ کر اس مضمون کو بالکل عرصات قیامت پر منطبق کر کہ اسی طرح تمام عالم ایک میدان میں مجتمع ہو گا اور ہر ایک اپنی اپنی فکر میں ہو گا مختلف زبانیں طرح طرح کی آوازیں رنگ رنگ کی صورتیں پھر ہر فرقہ اپنے امام کے ساتھ ہو گا، انبیاء اپنی اپنی امتوں کو لیے کھڑے ہوں گے گناہگار نیکوں سے شفاعت طلب کریں گے اس وقت دیکھا چاہیے مجھے اپنے مہربان پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے زمرہ میں اور ان کے نشان والاشان کے نیچے جگہ ملتی ہے اور میری شفاعت حق تعالیٰ سے کرتے ہیں یا نہیں اللھم احشرنا فی زمرتہ وارزقنا من شفاعتہ آمین ٥ اور اعتقاد رکھ کہ یہ دن بیشک افضل الایام ہے اور آج رحمت الٰہی خلق کی طرف بے انتہا متوجہ ہے اور یہ موقف ہرگز اوتاد و ابدال وصلحاء و اولیاء سے خالی نہیں خدا کے نیک بندے اپنے دلوں کو خیال غیر سے پاک کیے ہوئے اس کے حضور گڑگڑا رہے ہیں ان کے وہ ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہیں جنہیں وہ خالی نہیں پھیرتا اور وہ گردنیں اس کی رحمت کی جانب بلند ہیں جو ہمیشہ اس کے حضور جھکی رہی ہیں اور وہ آنکھیں اس کی مہربانی پر کھولے ہوئے ہیں جنہوں نے اس کی یاد میں دریا بہائے ہیں اور رات رات بھر نیند سے آشنا نہ ہوئیں پھر بالیقین ان کی دعا اور ان کا عمل سب مقبول ہیں اور کریم کی عادت نہیں کہ مجمع سائلین سے بعض کو دے اور بعض کو محروم پھیرے ایسے ہی لوگوں کی نسبت فرماتا ہے ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ

وہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا پاس بیٹھنے والا بدبخت و محروم نہیں رہتا علاوہ بریں یہ مقبولان خدا ہرگز تنہا اپنی مغفرت و قضائے حاجت کے طلبگار نہیں بلکہ تمام اہل موقف کو ان کی دعا شامل ہے ؎

و للارض من کاس الکرام نصیب

تو بالیقین حسب وعدۂ الٰہی میرے سب گناہ بخشے گئے اور آج ایسا ہو گیا کہ گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اسی واسطے کہا جاتا ہے جو وقوف عرفہ کرکے گمان کرے کہ اس پر کوئی گناہ باقی رہا اس سے بڑھ کر کوئی گناہگار نہیں عیاذاً باللہ و رزقنا اللہ حسن الایمان آمین جب رمی جمار کرے اطاعت امر الٰہی کا قصد کر اور اپنی عقل کو دخل نہ دے الحذر کہ تیرے دل میں خیال گزرے اس فعل کی کوئی غایت سمجھ میں نہیں آتی ایک بیہودہ وعبث سا کام معلوم ہوتا ہے اے نادان ایک کھلی غایت وغرض اس میں بھی موجود کہ ایسے حکم کے امتثال سے کمال عبودیت و غایت انقیاد و مفہوم ہوتا ہے جس کام کی خوبی و منفعت خود سمجھ لی اس میں محض اطاعت نہ رہی بندہ وہ ہے جو مولیٰ کے حکم میں عقل کو دخل نہ دے مردہ بدست زندہ ہو جائے تجھے جو کہا وہ کر اس سے کیا کام کہ کیوں کہا اور کیا فائدہ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَ ھُمْ یُسْئَلُوْنَ۝ طبیب جو تجھے دوا بتاتا ہے بے اندیشہ پی جاتا ہے گو اس کی ماہیت و افعال و خواص سے آگاہ نہ ہو اور سمجھ لیتا ہے طبیب دانا ہے اور میرے ازالۂ مرض کی فکر رکھتا ہے اس نے کچھ تو میرا فائدہ سمجھ ہی لیا ہو گا اللہ جل جلالہ پر اس قدر اطمینان بھی نہیں رکھتا وہ تو ارحم الراحمین ہے اور سب حکیموں سے بڑھ کر حکیم معہذا اس میں ایک پیغمبر جلیل القدر یعنی سیدنا خلیل اللہ ابراہیم علیہ و علی نبینا الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ تشبہ ہے کہ ان مقامات پر ابلیس لعین انکا

marfat.com

متعرض ہوا تھا تا ان کے حج میں کچھ شبہ ڈال دے یا قابو چلے تو کسی معصیت میں آلودہ کر دے حق سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں حکم دیا مردود کو پتھر ماریں کہ خائب و خاسر لوٹ جائے اور امید اس کی ٹوٹ جائے ہم بھی انہیں کا اتباع کرتے ہیں اگر تیرے دل میں اندیشہ گزرے انھوں نے تو شیطان کے پتھر مارے تھے اب شیطان کہاں ہے جس کے میں پتھر ماروں تو سمجھ لے کہ اگر شیطان یہاں موجود نہیں تو یہ وسوسہ تیرے دل میں کس نے ڈالا مستعد ہو کر اسی کے پتھر مار اور اطاعت حکم الٰہی سے ملعون کے دل پر زخم کاری لگا جب ذبح ہدی و اضحیہ کرے اسے بھی اسی طرح امتثال امر ربانی و اقتدائے سنت ابراہیمی سمجھ اور امید رکھ کہ اس کے ہر عضو کے عوض تیرا ہر عضو انشاء اللہ تعالیٰ نار دوزخ سے آزاد ہو گا اور جہد کر کہ آدمی ہو کر ایک جانور سے کم نہ ہو جا جس نے اس کے حکم سے اپنی گردن دے دی اور تجھ سے اس کی مرضی کا کوئی کام نہیں بن پڑتا بعد تمام حج کے ہمیشہ طاعت الٰہی و اجتناب مناہی میں سرگرم رہ کر دلیل قبول حج ہے حیف ہے جو نگاہ خدا کے گھر پر پڑے اب کسی حرام قصد سے اٹھے وا دریغا جن ہاتھوں نے غلاف کعبہ چھوا موقف عرفات میں خدا کی طرف بلند ہوئے اب ان سے امر نامشروع صادر ہو جو لب تلبیہ و بوسۂ حجر سے مشرف ہوئے اب ان سے سخن ناشائستہ نکلے جو پاؤں راہ خدا میں چلے اب ان سے کار ناشائستہ کی طرف جائے جو بدن مجمع اقطاب و ابدال و مجلس ذکر ذوالجلال میں حاضر رہا اب محفل لہو و لعب و مجمع فساق و فجار میں شریک ہو۔ اللھم انا نسئلک التوفیق والھدایۃ والثبات علی امرک فی البدایۃ والنھایۃ فاغفرلنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا واختم لنا بالحسنٰی واقض لنا حوائجنا انک اکرم مسئول و رحمک

خیر ماموں و استغفر اللہ ربی ان ربی لغفور رحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۵ خاتمہ رزقنا اللہ حسنھا ۔

زیارت سراپا طہارت مدینہ طیبہ

زَادَھَا اللہُ شَرَفاً مِّیْن

ہر چند موضوع اس مختصر کا صرف ارکان اربعہ ہیں اور یہ مبحث ان سے جدا مگر یہ ذکر اس کا ہے جسکی یاد یاد الٰہی سے مفارق نہیں یہاں وہ نام پاک ورد زبان ہوگا جو آرام جاں ہے اور زیور ایمان جسکے بغیر مسلمانوں کو کبھی تسکین ممکن نہیں کوئی ذکر کوئی چرچا کیسا ہی نفیس و عمدہ ہو دل مومن بعد نام خدا کے اس میں اسی نام کا جویاں و نگراں رہتا ہے اگر اس سے خالی دیکھتا ہے بجھ جاتا ہے اور مزہ کامل نہیں پاتا یہ وہ نام ہے جسے خالق ارض و سما جل جلالہٗ نے زمین و آسمان و مہر و ماہ کی پیدائش سے بیس لاکھ برس پہلے اپنے نام کے ساتھ عرش بریں پر لکھا حق عزّ مجدہ کو یہی نام ایسا بھایا جس سے تمام عالم بالا آباد فرمایا سدرۃ المنتہیٰ کے پتے اور جنت کے ہر قصر و غرفے اور ہفت آسمان کے تمام مواضع و اماکن کو اس سے زینت دی اور حور عین کے سینوں اور ملائکہ مقربین کے آنکھوں پر اسے تحریر فرما کر صفا و روشنی بخشی ۔ اہل ایمان کو بھی لازم کہ بعد ذکر الٰہی ہمیشہ علی الدوام یاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مصروف رہیں اور کسی وقت اس حال میں اپنے دل و زبان و قلم کو اس سے خالی نہ رکھیں ذکر محبوب سے سرور ۔ عجب ہے چہ جائیکہ معیت ذکر الٰہی باعث

marfat.com

کافی موجود ہو ایمان کے دو جزو ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اگر مباحث پیشین لا الہ الا اللہ سے متعلق تھیں یہ بحث محمد رسول اللہ سے علاقہ رکھتی ہے معہذا جس طرح حج کے بعد زیارت مدینہ طیبہ کو حاضر نہونا ظلم و جفا ہے اسی طرح اس کا بیان کر کے اسے چھوڑ جانا بیجا و خطا بنا بران فقیر اس خاتمہ کی برکت سے رسالہ کو جلوہ گاہ مسک الختام کرتا ہے اور اسے دو فصل پر منقسم کر کے دونوں جہان میں حسن انجام کی امید رکھتا ہے و باللہ التوفیق و بالاعتصام ولا حول ولا قوۃ الا باللہ المہیمن العلام۔

فصل اوّل

فضائل زیارت سراپا طہارت سیّد المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم اور اس کے تارکین کی مذمت و بیان حرمان دولت میں اعاذنا اللہ منہ قال اللہ تبارک و تعالےٰ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ٥ اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ستم کریں تیرے پاس حاضر ہوں پس خدا سے بخشش چاہیں اور بخشش چاہے رسول ان کے لیے البتہ پائیں خدا کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان آیہ کریمہ درد مندان مرض معصیت کو دوائے جاں بخش و روح افزا بنانے اور انھیں دارالشفائے سرور مسیحا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہدایت فرماتی ہے کہ جو ستمگار ہماری نافرمانیوں سے اپنی جان پر ظلم کرے وہ تیری بارگاہ بیکس پناہ میں آستاں بوس ہو کر اپنے درد دل کا علاج چاہے گا اور تو شربت خوشگوار استغفار سے اس تشنہ کام کا معالجہ فرمائے گا حضرت شافی مطلق حکیم برحق جل جلالہ اسے شفائے کامل دعا جل بخشے گا

marfat.com

یہاں سے مثل ماہ نیم ماہ و مہر نیم روز روشن کہ آستانۂ نبوت پہ حاضر ہو کر استغفار مغفرت ذنوب میں اثر تام رکھتی ہے دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے' وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ جلدی کرو اپنے رب کی مغفرت کی طرف ان دونوں آیتوں کے ملانے سے یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ ہم گنہگاروں کو خاک بوسی عتبہ مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نہایت شتابی چاہیئے۔ اور ہرگز ہرگز اس میں توقف کی راہ نہ دیں کہ موت کا وقت معلوم نہیں کیا عجب مہلت نہ دے اور یہ نعمت بے بہا ہاتھ سے جائے اور آیہ کریمہ کی سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات دیوی سے تخصیص محض تحکم قصر پہ کیا دلیل قائم اور کونسی ضرورت اس کی طرف داعی اگر ایسی ہی تخصیصات بے مخصص کا دروازہ کھولا جائے شریعت مطہرہ سے امان اٹھ جائے تمام احکام میں جس کا جی چاہے قیدیں لگا لے بلکہ منع تخصیص پر دلائل حاکم اوّلاً آیہ کریمہ اگرچہ لفظاً اخبار ہے مگر معنےٰ فرقہ عصاۃ کو اس طریقہ استغفار کی طرف ارشاد ہے کما لا یخفی اور احکام الٰہیہ زمان دون زمان یا قوم دون قوم سے خاص نہیں ہوتے الا ما دل البرھان علی تخصیصہ بلکہ اگر غور کیجئے تو ہم بہ نسبت صحابہ کہ سب خیار و عدول تھے اس دوا کی طرف زیادہ محتاج عقل تقاضا کرتی ہے کہ کریم جب درخزانہ کھولے مالداروں کو عطا فرمائے اور ان عاجزان بیکس کو محروم رکھے جنہیں شدت فاقہ نے تالب گور پہنچا دیا ہے ثانیاً جی کے پاس حاضر ہونا دونوں صورتوں میں صادق خصوصاً جبکہ احادیث صریحہ میں صاف ارشاد فرمایا جو میری قبر کی زیارت کو حاضر ہوا گویا میری زندگی میں میری زیارت کو آیا ثالثاً علماء مصرح کہ انبیائے کرام و حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام بحیاۃ حقیقیہ دنیاویہ قبور میں زندہ ہیں اور حدیث سے ثابت ہمارے اعمال حضور میں پیش کیے

marfat.com

جاتے ہیں نیکیوں پر مسرور ہوتے اور برائیوں پر استغفار فرماتے ہیں۔ رابعاً ائمہ محققین و ائمہ آیہ کریمہ سے فضل زیارت روضہ منورہ پر استدلال کرتے رہے اور زائرین کا حضور قبر اعطر میں اسے تلاوت کرنا قرناً فقرناً ماثور و کفی بہذا سنداً اور احادیث اس باب میں بکثرت وارد یہاں بعض پر اقتصار ہوتا ہے و باللہ التوفیق۔

حدیث اوّل:۔ دار قطنی بیہقی ابو الشیخ ابن ابی الدنیا ابو بکر بزار قاضی محاملی عقیلی ابن عساکر حافظ ابو طاہر سلفی طبرانی ابن خزیمہ ذہبی اور ابو احمد ابن عدی کامل اور حافظ ابوالفرج شمس الدین ابن الجوزی کتاب مثیر العزم الساکن الی اشرف الاماکن اور حافظ فقیہ شیخ عبدالحق حقی کہ بشہادت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اعاظم علمائے حدیث سے ہیں احکام صغریٰ و احکام کبریٰ میں کر ان میں صرف احادیث صحیحہ جمع کرنے کا ذمہ کیا ہے باسانید خود ما بعضہم عن بعض سیدنا و ابن سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من زار قبری وجبت لہ شفاعتی جو میری قبر شریف کی زیارت کرے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے اور روایت بزار میں ہے حلت لہ شفاعتی اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے حافظ عبداللہ ذہبی اس حدیث کی تحسین اور شیخ عبدالحق الترامًا تصحیح کرتے ہیں علماء فرماتے ہیں یعنی زائر ایک شفاعت خاصہ سے مختص ہو گا کہ اس قسم کی شفاعت اس کے غیر کے لیے اصلاً نہ کی جائے گی یا اس کے لیے زیادت نعیم یا تخفیف ہول قیامت یا جنت میں بے حساب جانے یا اس میں درجات بلند پانے یا زیادت دیدار الٰہی کے لیے جداگانہ شفاعت فرمائیں گے کہ یہ اقسام شفاعت ہر چند اوروں کے لیے بھی ہونگے مگر زائر

marfat.com

اس نصیب زائد و بہرہ وافر کا مستحق ہو گا یا معنی یہ ہیں واللہ اعلم کہ زیارت قبر شریف سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم حسن خاتمہ و موت علی الایمان کی موجب ہوتی ہے جس کے سبب زائر مستحقان شفاعت میں کہ اہل اسلام میں بالضرور داخل ہوتا ہے اور شیطان اسے راہ ایمان سے پھیر کر حرمان شفاعت کا داغ نہیں لگا سکتا فقیر کہتا ہے غفر اللہ لہ اور یہ کچھ ان کے کرم سے بعید نہیں عالم حیات ظاہری میں اس جمال جہاں آرا کے دیدار سے مشرف ہونا مسلمان کو سوء خاتمہ سے بچاتا ہے صحابہ کرام سب کامل الایمان تھے اور ایمان پر دنیا سے گئے اور حضور کی زیارت بعد وفات مثل زیارت زمان حیات ہے پس اگر ہم سرگشتگان وادی معاصی کو جیسے محض اپنے فضل و کرم سے آستاں بوسی کا اذن دیا اور حاضری دربار سے مشرف فرمایا عجب کیا کہ دم نزع بیکسوں کی دستگیری فرمائیں اور پنجہ دشمن سے نجات دیکر اس ایمان کو جو انھیں کی سرکار سے عطا ہوا ہے سلامت رکھیں وما ذلک علی اللہ بعزیز ۰ ان ذالک علی اللہ یسیر ۰ ان اللہ علی کل شئی قدیر ۰ اور لفظ شفاعتی میں شفاعت کو اپنی طرف سے اضافت فرمانا اس کے اظہار عظمت کے لیے کہ جیسا شفیع عظیم اسی قدر شفاعت بڑی اور نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی افضل نہ ان کی شفاعت سے کسی کی شفاعت اکمل گویا ارشاد ہوتا ہے کہ بہت گنہگاروں کی ملائکہ و انبیاء و علماء و شہداء وغیرہم مقربان خدا شفاعت کریں گے اگرچہ وہ شفاعت بھی درحقیقت ہماری ہی شفاعت ہے کما قال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا صاحب شفاعتھم ولا فخر مگر جو ہماری زیارت کو حاضر ہوا اس کو ہماری بارگاہ بیکس پناہ سے ایک علاقہ خاصہ ہے جو غیر کو نہیں کہ جو کریم کے در پر آیا وہ تو اسی کا ہو چکا اور اس پر اس کی دستگیری و

marfat.com

غمخواری لازم ہو گئی پس اس کے زخم دل پر ہم خود بنفس نفیس مرہم رکھیں گے اور ہر آفت سے بچا کر جیسے یہاں ہمارے آستانہ پر جبہ سائی کی تھی وہاں بھی اپنے جوار رحمت خاص میں جگہ دیں گے الا اے آوارگان دست عصیاں و ستم دیدگان نفس و شیطان دوڑو اور اس دولت و سعادت کو لوبنواز مژدہ ہو خوان جود بچھایا گیا اور صلائے عام دی گئی جو آیا اس نے پایا اور کیا کچھ پایا اور جس نے قدم ہٹایا محروم رہا اور محروم مرا اور قیامت کو بھی محروم اٹھے گا ۔

الا اے رستگاری خواہ خود بشتاب سوئے او

بیاؤ جود عام مصطفائی را تماشا کن

اگر خیریت دنیا و عقبے آرزو داری

بدرگاہش بیا و ہر چہ می خواہی تمنا کن

حدیث ثانی: طبرانی معجم کبیر اور دارقطنی امالی اور ابوبکر مقری معجم میں اور حافظ سلفی و حافظ ابن عساکر و حافظ ابونعیم بطرق خود مثل حدیث سابق اور حافظ ابو علی سعید بن السکن بغدادی کتاب السنن الصحاح میں کہ تجرید احادیث صحیحہ کی متکفل ہے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من جاءنی زائرا لاتعملہ الا زیارتی کان حقا علیّ ان اکون لہ شفیعاً یوم القیمۃ جو میرے پاس میری زیارت کو حاضر ہوا کہ سوائے زیارت اور کوئی کام اسے نہ لایا ہو مجھ پر حق ہو جائے کہ روز قیامت اس کا شفیع ہوں امام ابن السکن رحمۃ اللہ علیہ اشارۃً فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی صحت پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے اور اسے صرف زمانہ حیات والا پر مقتصر سمجھنا محض نادانی علمائے دین تصریح فرماتے ہیں کہ انبیائے کرام خصوصاً سیدالانبیاء علیہ و علیہم التحیۃ والثناء کا

marfat.com

حال زمان حیات و بعد از وفات یکساں ہے وہ اپنی قبور میں حیات حقیقی ظاہری و دنیاوی سے زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں نماز وغیرہ عبادات بجا لاتے ہیں موت ان کی صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے ورنہ خواص کی نگاہیں اب بھی اس جمال بے مثال کی جلوہ گاہ ہیں حضرت شیخ ابوالعباس مرسی حضرت سیدنا ابوالحسن شاذلی قدس اسرار ہما فرماتے ہیں اگر ایک آن جمال محمدی صلے اللہ علیہ وسلم نگاہ سے پوشیدہ ہو جائے اپنے آپ کو مسلمان نہ جانوں علاوہ بریں دائما اکابر علما مثل حافظ ابن سکن مذکور کہ صدی چہارم کے اکابر اعیان سے ہیں اور امام علام تقی الملۃ والدین سبکی اور حافظ ابوالفضل احمد بن محمد خطیب قسطلانی اور شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی اور سید اجل نورالدین علی سمہودی وغیرہ ہم رحمہم اللہ اس حدیث کو فصل زیارت قبر شریف میں ذکر کرتے آئے اور یہ ایسا امر نہیں جس میں کوئی ذی عقل شک کر سکے اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد ہدایت بنیاد سے بین و مبرہن ہو گیا کہ زیارت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص اسی قصد سے شدالرحال مندوب اور شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پسند و مرغوب ہے یہاں تک کہ آنے والوں کو ہدایت فرماتے ہیں سوا ہماری زیارت کے دوسرا قصد نہ ہو۔ رئیس الحنفیہ محقق الاطلاق امام علام کمال الدین محمد بن الہمام اسی حدیث سے فرماتے ہیں زائر کے لیے اولی یہ ہے کہ پہلے سفر میں صرف نیت زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی رکھے اور اس کے ساتھ قصد مسجد اقدس کو بھی شامل نہ کرے کہ نیت حضور کے لیے خالص رہے اور مدینہ طیبہ پہنچ کر بعد زیارت شریف کے نیت مسجد پھر کرے یا دوسرے سفر میں دونوں نیتیں جمع کرے کہ اس صورت میں تعظیم و اجلال محبوب ذی الجلال صلے اللہ علیہ

marfat.com

وسلم بیشتر ہے اور حضور کے ارشاد والا سے کہ سوا میری زیارت کے اور کوئی قصد نہ ہو موافق تر اور متاخرین نے ہر چند نیت مسجد اقدس کو بھی مناسب سمجھا اور اسے حضور کے لیے اخلاص نیت کے منافی نہ جانا کہ اگر مسجد کا قصد ہے تو وہ کس کی وجہ سے ہے وہاں بھی حضور ہی کا جلوہ ہے اور انہیں کی مسجد کہلاتی ہے انہیں سے علاقہ رکھتی ہے مگر کوئی پیشوائے دین اہل حق وتحقیق سے اس کا قائل نہ ہوا کہ سفر میں صرف قصد مسجد رکھیں اور زیارت شریف اسکے طفیل میں ہو اور کیسے کوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ارشاد پسند کرے گا یا حضور کے پاس حاضری کو دوسرے امر کا تابع وطفیلی ٹھہرائے گا انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ٥

حدیث ثالث: دارقطنی بیہقی طبرانی ابویعلی ابن عدی ابن عساکر عقیلی سعید بن منصور اور حافظ ابن النجار بغدادی کتاب الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینۃ اور حافظ ابن جوزی مثیر العزم الساکن میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حج فزارنی بعد وفاتی فکا نما زارنی فی حیواتی جس نے حج کیا پھر میری قبر کریم کی زیارت کی بعد میری وفات کے گویا وہ میرے جمال جہان افروز کے دیدار سے مشرف ہوا میری حیات میں اور بیہقی و ابن النجاری نے لفظ وصحبنی زیادہ کیا یعنی گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور میرے شرف صحبت سے فیض یاب ہوا ہاں اے زائران آستان مصطفوی وخاکبوسان عتبہ علیہ نبوی صلوات اللہ وسلامہ علیہ طوبے وتہنیت تم پر فدا ہے، اور آسمانوں سے تمہیں مبارکباد کی پیہم صدا تمہارے آقا و مولی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تمہاری نسبت فرماتے ہیں گویا ہمیں ہمارے حیات ظاہری میں دیکھا

marfat.com

اور پھر یہ بھی ارشاد ہے کہ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ جس نے مجھے دیکھا بیشک اس نے حق کو دیکھا اے عزیزو اگر تم صحابی نہیں گویا صحابی ہو دل و جان تمہاری ان آنکھوں پہ قربان جن میں روضۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس جلوہ گر ہوا اور بہار انوار ان نگاہوں پر نثار جنہوں نے ایسے گلستان ہمیشہ بہار میں جولاں کیا خفا آنکھیں تمہاری آنکھیں ہیں اور قسمت تمہاری قسمت رزقنا اللہ العود الی ھذا الحریم الکریم کرۃ بعد کرۃ و مرۃ بعد مرۃ فی عافیۃ و مسرۃ من دون بلاء و معترہ امین۔

حدیث رابع: ابوداؤد طیالسی و حافظ ابو نعیم اور بیہقی سنن کبیر میں اور حافظ ابن عساکر حضرت امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من زار قبری او قال من زارنی کنت لہ شفیعاً و شھیداً و من مات باحد الحرمین بعثہ اللہ عزوجل من الاٰمنین یوم القیمۃ یعنی میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا جو میری قبر شریف کی زیارت کرے یا ارشاد ہوا جو میری زیارت کرے اور معنی واحد ہیں میں اس کا شفیع و گواہ ہوں اور جو دونوں حرم سے ایک میں مرے اللہ تعالےٰ اُسے روز قیامت بے خوفوں میں اٹھائے۔

حدیث خامس: ابوجعفر عقیلی ابوبکر بیہقی حافظ ابن عساکر مرفوعاً راوی من زارنی متعمداً کان فی جواری یوم القیمۃ و من مات فی احد الحرمین بعثہ اللہ من الاٰمنین یوم القیمۃ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو بالقصد میری زیارت کرے اور اسے مقصود اصلی جانے روز قیامت میرے سایہ اور میری امان میں ہو یا میرا ہمسایہ ہو اور جو حرمین میں سے

marfat.com

کسی حرم میں انتقال کرے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن امن والوں میں محشور کرے۔

حدیث سادس: حافظ ابوالفتح ازدی بطریق سفیٰن الثوری عن منصور عن ابراہیم عن علقمۃ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حج حجۃ الاسلام و زار قبری و غزا غزوۃ و صلے فی بیت المقدس لم یسالہ اللہ عزوجل فیما افترض علیہ جو حجۃ الاسلام بجا لائے اور میری قبر کریم کی زیارت سے مشرف ہو اور ایک جہاد کرے اور بیت المقدس میں نماز پڑھے اللہ جل جلالہ اس سے فرائض کا حساب نہ لے یعنی جب فرائض کا حساب نہ ہو تو واجبات و سنن تو دوسرے درجہ میں ہیں علماء فرماتے ہیں ممکن ہے یہ جزائے عظیم یعنی اعمال کی پرسش نہ ہونا ان چاروں باتوں کے اجتماع پر مترتب ہو یا ان میں سے ہر ایک یہ فضیلت رکھتی ہو فقیر کہتا ہے غفر اللہ لہ ترتیب ذکر سے ظاہر کہ زیارت اقدس جہاد نفل و نماز بیت المقدس سے افضل ہے فافہم۔

حدیث سابع: بیہقی ابن ابی الدنیا اور حافظ ابوالفرج مثیر العزم میں سیدنا انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من زارنی بالمدینۃ محتسبا کنت لہ شفیعاً و شہیداً یوم القیمۃ جو مدینہ آکر بہ نیت ثواب میری زیارت کرے میں روز قیامت اس کا شفیع و گواہ ہوں اور مثیر العزم میں بیہقی کی دوسری روایت سے ہے عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من مات فی احد الحرمین بعث من الآمنین

marfat.com

یوم القیمۃ ومن زارنی محتسبا الی المدینۃ کان فی جواری یوم القیمۃ یعنی ارشاد فرماتے ہیں جو احد الحرمین میں مرے روز قیامت بے خوف اٹھے اور جو میری زیارت کو بہ نیت ثواب مدینہ تک آئے روز قیامت میری امان میں ہو۔

حدیث ثامن: دارقطنی و بیہقی محاملی ابن عساکر حضرت حاطب بن ابی بلتعہ بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وھذا لفظ الدار قطنی عن حاطب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیوتی ومن مات باحد الحرمین بعث من الآمنین یوم القیمۃ یعنی سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے میری زیارت کی بعد میرے انتقال کے گویا اس نے میری زیارت کی میری زندگی میں اور جو مکہ یا مدینہ میں وفات پائے روز محشر ہر ہول سے امن میں ہو۔

حدیث تاسع حافظ ابوالفتوح سعید بن محمد بن اسمٰعیل یعقوبی اپنے جزء میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من زارنی بعد موتی فکانما زارنی وانا حی ومن زارنی کنت لہ شاھداً اور شفیعاً یوم القیمۃ یعنی حضور سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میری زیارت کرے بعد میری موت کے گویا اس نے میری زیارت کی بحالت میری زندگی کے اور جو میری زیارت کرے میں اس کا گواہ یا شفیع ہوں قیامت کے دن۔

حدیث عاشر: حافظ ابوجعفر عقیلی و ابن عساکر سیدنا و ابن سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من زارنی فی مماتی کان کمن زارنی فی حیواتی ومن زارنی حتی ینتھی الی قبری کنت لہ یوم القیمۃ شہیداً او

قال شفیعاً جو میرے انتقال کے بعد میری زیارت کرے وہ مثل اس کے ہو جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جو میری زیارت کو حاضر ہو یہاں تک کہ میرے مرقد انور تک پہنچ جائے میں روز قیامت اس کا گواہ ہوں یا فرمایا شفیع ہوں اور ابن عساکر کے لفظ یہ ہیں من زارنی فی المنام کان کمن زارنی فی حیوتی الحدیث یعنی خواب میں میری زیارت سے مشرف ہونا ایسا ہے جیسا مجھے میری زندگی میں دیکھنا باقی الفاظ یکساں ہیں۔

حدیث حادی عشر: علامہ محقق عاشق المصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم شیخ عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب الے دیار المحبوب میں نقل کرتے ہیں سید المحبوبین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حج الی مکۃ ثم قصدنی فی مسجدی کتبت لہ حجتان مبرورتان جو مکہ میں آکر حج کرے پھر میری نیت سے میری مسجد میں حاضر ہو اس کے لیے دو حج مبرور لکھے جائیں اور فرماتے ہیں حج مبرور کی جزا سوا جنت کے کچھ نہیں اور حق یہ کہ حج مبرور وہ حج ہے جسے حضرت اکرم الاکرمین جل جلالہ اپنے فضل و کرم سے قبول فرمالے حاصل یہ کہ زیارت اقدس کے لیے جانا بشرطیکہ ریا و سمعہ وسوسۂ ادب سے خالی ہو حج مقبول کا ثواب رکھتا ہے اور اس کا عوض یہی ہے کہ اللہ جل جلالہٗ زائر کو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت و برکت و شفاعت و شہادت سے داخل جنت النعیم فرمائے۔

حدیث ثانی عشر ابوالحسن یحییٰ بن حسن جعفر حسینی کتاب اخبار المدینہ کے باب ماجاء فی زیارۃ قبر النبی صلے اللہ علیہ وسلم والسلام علیہ میں حضرت بکیر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابوالقاسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اتی الی المدینۃ زائرا الی

marfat.com

وجبت لہ شفاعتی یوم القیمۃ ومن مات فی احد الحرمین بعث آمنا جو مدینہ آئے میری زیارت کے لیئے روز قیامت میری شفاعت اسکے لیئے واجب ہو جائے اور جو حرمین سے کسی حرم مرے بے خوف اٹھایا جائے۔

حدیث ثالث عشر: دار قطنی علل میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من زارنی الی المدینۃ کنت لہ شفیعاً و شہیداً یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مدینہ آکر میری زیارت کرے میں اس کا شفیع وگواہ ہوں۔

حدیث رابع عشر: ابن عساکر حضرت مولی المسلمین امیرالمومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے موقوفاً راوی کہ فرماتے ہیں من سال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدرجۃ والوسیلۃ حلت لہ شفاعتہ یوم القیمۃ ومن زار قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی جوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے درجہ علیا و وسیلہ عظمےٰ حق تعالیٰ سے مانگے روز قیامت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اس کے لیے حلال ہو جائے اور جو مرقد اطہر سید البشر صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امان میں ہو۔

حدیث خامس عشر ابن حبان اور دارقطنی کتاب العلل وغرائب مالک اور ابو احمد ابن عدی کامل میں لطریق حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ ابن الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی۔ جس نے خانہ کعبہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی بتحقیق اس

marfat.com

نے مجھ پر ظلم کیا اے عزیز پردہ غفلت چشم بصیرت سے اٹھا اور بغور دیکھ اس ارشاد میں تارک زیارت کے لیے کیسی سخت وعید ہے علماء فرماتے ہیں جفا ایذا ہے اور ایذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرام قطعی اللہ عزمجدہ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ ط بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اللہ کے رسول کو ان پر خدا کی پھٹکار ہے دنیا و آخرت میں بالجملہ جو زیارت پر قادر ہو اور بلا عذر اس سے اعراض کرے وہ ناحق شناس اس وعید میں داخل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر حق یہ نہیں کہ عیاذاً باللہ انھیں ایذا پہنچائیں اور یزید کے وارث بنیں بلکہ یہ کہ ان کی خاک پا پر دل و جان نثار کریں اور ان کی محبت و یاد میں دو جہان فراموش رزقنا اللہ غایتہ و قصواہ بجاہ کل من احبہ والاہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ و بارک وسلم ۔

حدیث سادس عشر: حضرت امام باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ابن البخار درہ ثمینہ اور ابو سعید شرف المصطفیٰ میں اعضالاً حضرت سیدنا و مولانا اسداللہ الغالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کرتے ہیں قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من زار قبری بعد موتی فکا نما زارنی فی حیاتی ومن لم یزرنی فقد جفانی جو میری قبر کی زیارت کرے بعد میری موت کے گویا اس نے میری زیارت کی میری زندگی میں اور جو میری زیارت نہ کرے پس بیشک اس نے مجھ پر جفا کی اور ابن البخار کے لفظ یہ ہیں روی عن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یزر قبری فقد جفانی جو میرے مرقد مطہر کی زیارت نہ کرے اس نے مجھ پر ستم کیا یہ حدیث حدیث سابق

یحیےٰ بن جعفر حسینی اخبار المدینہ میں مسنداً بطریق

marfat.com

سے بخت تر ہے کہ وہاں حکم حج پر معلق تھا کہ جو حج کر کے زیارت نہ کرے اس پر یہ وعید ہے اور یہاں مطلقاً فرماتے ہیں۔

حدیث سابع عشر حافظ ابو عبداللہ محمد بن محمود بن البخار کتاب الدرۃ الثمینہ فی فضائل المدینہ میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من زارنی میتا فکانما زارنی حیا و من زار قبری وجبت لہ شفاعتی یوم القیمۃ وما من احد من امتی لہ سعۃ ثم لم یزرنی فلیس لہ عذر یعنی حضور رحمۃ للعٰلمین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میری زیارت کرے درصورت میری وفات کے گویا اس نے میری زیارت کی بحالت میری حیات کے اور جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لیے میری شفاعت روز قیامت واجب ہو جائے اور جو امتی میرا قدرت رکھتا ہو پھر میری زیارت نہ کرے اس کے لیے کوئی حیلہ نہیں یعنی جب باوجود استطاعت میری آستانہ بوسی سے محروم رہا تو روز قیامت اس کا کوئی بہانہ نہ سنا جائے گا اور کوئی عذر و حیلہ کام نہ آئے گا۔

حدیث ثامن عشر: ابن فرحون نے مناسک اور حضرت امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہما نے احیاء العلوم شریف میں ذکر کیا سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من وجد سعۃ ولم یقدم الی فقد جفانی جس نے وسعت پائی اور میرے دربار میں حاضر نہ ہوا اس نے مجھ پر جفا کی عیاذاً باللہ

فائدہ اس تفصیل و جمع طرق سے ظاہر ہو گیا کہ زائر کے لیے وعدۂ صادقۂ شفاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پانچ صحابہؓ نے روایت کیا فاروق اعظمؓ اور ان کے صاحبزادے عبداللہ اور ابنِ عمؓ

marfat.com

عم المصطفیٰ عبداللہ بن عباس اور انسؓ بن مالک اور بکیرؓ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کی احادیث ہیں ائمہ محدیث نے اپنی کتب میں روایت کیں دارقطنیؒ طبرانیؒ ابنؒ خزیمہ بیہقی عقیلیؒ ابنؒ ابی الدنیا ابوؒبکر بزار ابوالشیخ محاملی ابن عدی ابنؒ عساکر ابوؒنعیم ابوؒداؤد طیالسی ابنؒ السکن سلفیؒ ابوؒبکر مقری یحییٰؒ حسینی ابنؒ جوزی ذہبیؒ عبدالحق اور یہ بشارت جاں بخش کہ جس نے بعد وفات زیارت کی وہ مثل اس کے ہے جس نے عالم حیات میں زیارت کی چھ صحابیوں نے ابنؓ عمر ابنؓ عباس علیؓ مرتضیٰ حاطبؓ بن ابی بلتعہ ابوہریرہؓ انسؓ اور ان کی اخبار چودہ ائمہ نے ذکر کیں دارقطنی عقیلیؒ طبرانی بیہقی ابویعلیٰ ابنؒ عدی ابنؒ عساکر سعیدؒ بن منصور یعقوبیؒ محاملی ابنؒ النجار سیدؒ حسینی ابنؒ جوزی ابوؒسعید اہل زیارت کے لیے یہی مژدہ انشاءاللہ دنیا و آخرت میں بس ہے اور معترضین منکرین کو انھیں دولتوں سے محرومی کافی و باللہ التوفیق۔

فصلِ دوم

آدابِ زیارت سراپا کرامت میں

جب توفیق الٰہی مساعدت فرمائے اور عزم اس سفر سراپا ظفر کا مصمم ہو جائے واجب ہے کہ نیت لحاظ غیر سے خالص کرے اور استخارہ و تجدید توبہ و رد مظالم و ارضائے ارباب حقوق وغیرہا آداب سفر بجالاکر بغایت خشوع و خضوع و ادب و وقار و شوق و ذوق اس راہ پاک میں جہاں سر اور آنکھوں سے چلنا چاہیے بحالت امید و بیم قدم رکھے اور اپنے تمام اوقات بعد ادائے فرائض و قضائے حاجات ضروریہ انسانیہ ذکر شریف سیدالمرسلین صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

وتکثیر درود و سلام میں بسر کرے خصوصاً اوقات متبرکہ مثل آخر شب و وقت سحر علی الخصوص **جب** دیار محبوب قریب آجائیں کہ وہ زمانہ تجلی خاص کا ہے اور جس طرح ادھر شیدائیان دلفگار کا شوق نزدیکی کوئے جاناں سے دوبالا ہوتا جاتا ہے ادھر سے بھی اپنے قاصدان بارگاہ بے کس پناہ پر بسبب اس کے کہ وہ اس سرکار کے مہمان کہلائے جائیں گے رحمت خاصہ زیادہ ہوتی جاتی ہے حدیث میں ہے حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے ایک گروہ ملائکہ اس کام کے لیے پیدا فرمایا ہے کہ جو لوگ زیارت رحمۃ اللعلمین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے قصد سے مدینہ طیبہ آتے ہیں اور راہ میں صلوٰۃ و سلام حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھیجتے ہیں یہ ملائک حاضر دربار ہو کر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ فلاں ابن فلاں بقصد زیارت والا آتا ہے اور یہ تحفہ سرکار میں پیش کرتا ہے اے عزیز اس سے زیادہ سعادت کیا ہے کہ تیری حاضری سے پہلے تیرا ذکر خیر اس محفل قدس منزل میں باریاب ہو اور بایں آلودگی عصیاں وتلوثات بے پایاں تیرا اور تیرے باپ کا نام ان کے حضور لیا جائے ؎

جاں میدہم در آرزو اے قاصد آخر باز گو
در مجلس آں نازنیں حرفے گر از ما مے رود

جب حرم مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفا وطیبا کے قریب پہنچے اور آنکھ وہاں کے درختوں اور پہاڑوں اور آثار و معالم پر پڑے دامن اجلال و ادب کمر ایمان پر چست باندھے اور ہمہ تن دریائے شوق و ذوق میں ڈوب جائے دل غفلت پسند اگر ایسے وقت بھی خواب بے خبری میں ہو اس نادان کا شانہ ہلائے اور کہے او بے وقت سونے والے او اپنے نفس پر ظلم کرنے والے جاگ اور ہوشیار ہو کہ یہ وقت خواب کا نہیں اشک بیتابی سے منہ دھو اور آنکھیں مل کر دیکھ کر

marfat.com

صبح تجلا جلوہ گر ہے اور نور کا تڑکا پیش نظر کوچۂ جاناں کی ٹھنڈی نسیمیں چل رہی ہیں فیض بہار سے تمناؤں کی کلیاں کھِل رہی ہیں۔ صبائے رحمت کی نرم نرم چالیں عطر بیز ہیں مرغانِ خوش الحان ذکر محبوب میں ترنم ریز ہیں اور بے خبر اگر اب بھی سویا کب جاگے گا۔

دیکھ تو طالع بیدار سے غم دور ہے آج
جاگ ظالم کہ طلوعِ سحرِ نور ہے آج

غرض جس قدر قرب زیادہ ہو درود و سلام کی تکثیر کرے اور دل کو خیالات ایں و آں اور زبان کو ذکر زید وعمر سے دور رکھے جب حرم محترم مدینہ سکینہ میں داخل ہو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِکَ فَاجْعَلْهُ لِیْ وِقَایَةً مِّنَ النَّارِ وَ اَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَ سُوْءِ الْحِسَابِ ٥ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَارْزُقْنِیْ وَ زِیَارَةَ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَهٗ اَوْلِیَاءَکَ وَاَهْلَ طَاعَتِکَ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ ٥ اور احسن یہ ہے کہ سواری سے اتر پڑے اور روتا ہوا سر جھکائے آنکھیں نیچی کیے چلے اور ہو سکے تو برہنہ پا بہتر ہے وفد عبدالقیس جب حاضر خدمت اقدس ہوئے اور ان کی نگاہ جمالِ جہاں آرائے سیدالمحبوبین صلے اللہ علیہ وسلم پہ پڑی بیتابانہ سواریوں سے کود پڑے اور دوڑ کر حضور کے ہاتھ پاؤں چومے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس فعل پر انکار نہ فرمایا ہیہات ہیہات سواری کیسی یہاں تو پیادہ پا برہنہ قدم چلنا بھی مجبوری ہے ؎

جائے سرست اینکہ تو پا مے نہی
پائے نہ بینی کہ کجا مے نہی

علما فرماتے ہیں اگر اپنی آنکھوں پر چلتا تو جو حق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

پیش از حضور مسجد وضو و مسواک کرے اور غسل احسن ہے اور جامہ سفید پاکیزہ پہنے اور نیا بہتر ہے اور سرمہ و خوشبو لگائے اور مشک افضل ہے اور اپنے مہربان پروردگار جل جلالہ کا شکر بجا لائے کہ اس ذرۂ بے مقدار کو کہاں پہنچایا کہ رفعت آسمان بھی ہزاروں منزل پیچھے رہ گئی حدیث میں ہے جب زائر بقصد زیارت قریب مدینہ پہنچتے ہیں ملائکہ کرام ہدایائے رحمت و تحفہائے عنایت کے ساتھ ان کا استقبال کرتے اور انواع مژدہ و بشارت ان کے شامل حال فرماتے اور گلہائے تشریف و اعزاز کے طبق بلبلان شیدا کے سروں پر لٹاتے ہیں

جبذا روز سعادت مرحبا یوم الوصال

باغ من گل می کند امروز بعد از چند سال

جب دروازۂ شہر میں داخل ہو صلاۃ و سلام عرض کرے اور یہ دعا پڑھے بسم اللہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ رب ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطاناً نصیرا ٥ حسبی اللہ امنت باللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا حول قوۃ الا باللہ اللھم انی اسئلک بحق السائلین علیک وبحق ممشای ھذا الیک فانی لم اخرج بطراً ولا اشراً ولا ریاء ولا سمعۃ انما اخرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک و مرضات رسولک صلی اللہ علیہ وسلم اسئلک ان تبعدنی من النار و ان تغفرلی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اور ہر مسجد کو جاتے اس دعا کا التزام رکھے حدیث میں ہے اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کو مقرر کیے جائیں گے اور حضرت رب العزت جل جلالہ اپنے وجہ کریم سے اس کی طرف توجہ فرمائے گا اب تمام ہمت اپنی تکثیر صلوۃ و سلام میں صرف کرے اور درود میں وہ کلمات مدائح مصطفےٰ و ثنائے سید الانبیا علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام ذکر کرے جو اس بادشاہ عرش

marfat.com

کا اس پر واجب ہے اس کے تو حصوں سے ایک حصہ ادا نہ ہوتا ہے

لو جئتکم قاصدا اسعی علی بصری
لم اقض حقا وای الحق ادیت

جب نگاہ قبہ سعادت و برج کرامت پر پڑے اس کی اور اس آفتاب سپہر اجلال کی عظمت کا خیال کامل دل میں لائے جو اس میں رونق افروز ہے اور جانے کہ یہ قبہ اس زمین پاک پر مشتمل ہے جو بالا جماع تمام زمینوں یہاں تک کہ اماکن جنت و خاک کعبہ بلکہ بتصریح علمائے دین عرش بریں سے بھی افضل ہے اور عجب کہ جو مشتاق آفت رسیدۂ فراق ایک عمر کی تمنا کے بعد طے منازل و قطع مراحل کر کے اس مقام تک پہنچے اور خدا اسے اپنے کرم سے یہ دن دکھائے پھر غایت بیتابی و وجد میں جامہ سے باہر نہ ہو جائے ہے

چناں کہ رقص کناں گرم میرود مجنوں
مگر ز دور نگاہش بمحمل افتاد است

بالجملہ بکمال ادب و ہیبت و وفور شوق و محبت آگے بڑھے اور اتنی عمر تک اپنی محرومی پر تاسف کرے اور حسن خاتمہ کی دعا مانگے کہ آخرت میں اس جمال باکمال کے دیدار سے مشرف ہونا غایت خطر میں ہے اور ابھی کیا معلوم کہ اس آستانہ پاک تک پہنچتے پہنچتے عمر ساتھ نہ دے یک اجل آ جائے اور دل کی حسرت دل میں رہ جائے۔

با اینکہ کعبہ نمایاں شود ز پا منشیں
کہ نیم گام جدائی ہزار فرسنگ است

جب مدینہ شریف تک پہنچے قبل از دخول اور نہ بن پڑے تو بعد از دخول

marfat.com

بارگاہ صلے اللہ علیہ وسلم کی باعث خوشنودی ہوں عاشق جاں باختہ جب کوچہ محبوب میں پہنچتا ہے وہ دریائے شوق جو اس کے کوزۂ دل میں بند تھا۔ دفعتہً ابل پڑتا ہے اس وقت اسے سوا یادِ محبوب کے کچھ نہیں سوجھتا دل شوق دیدار میں شعلہ افگن ہوتا ہے اور زبان مدح و دعائے جاناں میں گلفشاں کہ شاید میری بات اس کے کان تک پہنچے اور اسے پسند آئے تو مجھ سے رضا مند ہو جائے ۔

حمامۃ جرعی حومۃ الجندل اسجعی　　　فانت بمرای من سعاد و مسمع

اور رفعت و عظمت اس بقعۂ پاک کی دل میں لائے اور مراقبہ جلال و جمال محبوب ذی الجلال صلے اللہ علیہ وسلم میں مستغرق ہو جائے اور یہ خیال کرے کہ یہ وہ مکان پاک ہے جسے حضرت حق سبحانہ نے اپنے حبیب پاک کی آرامگاہ بنایا اور اس بادشاہ والا جاہ کا دارالسلطنت و تخت گاہ فرمایا یہ وہی شہر ہے جہاں کا ہر کوچہ اس گل کی بو سے مہک رہا ہے یہ وہی شہر ہے جہاں کا ہر ہر ذرہ اس آفتاب کی ضیا سے چمک رہا ہے یہ وہی شہر ہے جہاں سے تمام عالم پر برکات فائض ہوتی ہیں یہ وہی شہر ہے جہاں سے سب نامرادوں کو ان کی دلی مرادیں ملتی ہیں یہ وہی شہر ہے جس کی سالہا سال جبرائیل نے کوچہ گردی کی ہے یہ وہی شہر ہے جہاں مدتہا مدت تک حظیرۂ قدس سے وحی اترتی رہی ہے یہ وہی شہر ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے لوٹ کر اس کے قریب آتے مرکب اقدس کو اس کے شوق میں تیز رواں فرماتے ۔

ہر دمم از سر دوے تازہ سر بر می زند
غالبا روز وصال یار نزدیک آمد ست

marfat.com

اور تصور کرے کہ وہ وقت ہے کہ محمد جیسا غلام رو سیاہ بندہ سراپا گناہ ایسے بادشاہ دو جہان خود عالم بان کے بارگاہ عرش جاہ میں جاتا ہے اگر طریقۂ آداب شاہی بقدر قدرت ملحوظ رکھے گا دو جہان کی نعمتیں اس سرکار سے پائے گا اور ایک دم میں تمام دفتر گناہ سفید ہو جائے گا اور جو عیاذا باللہ اپنی خباثت قلب سے سر رشتۂ ادب ہاتھ سے دیا ایسا مارا جائے گا کہ پھر کہیں ٹھکانا نہ پائے گا یہاں آنے والوں کو ہر وقت در و دیوار سے ندا ہوتی ہے ؎

اینکہ آرامگاہ یار رسول اللہ است | اللہ اللہ چہ عجب در گہ والا جاہ است
پیش او چرخ زمینے ست خدا آگاہ است | گر تو بیباک رسی بند دریں جا راہ است
بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است | سجدہ گاہِ ملک و روضۂ شاہنشاہ است
سارے گستاخوں کا سامان سزایاں ہو جائے | سرکشی سرد کرے سرو چراغاں ہو جائے
خم نہ تعظیم کو ہو زلف پریشاں ہو جائے | خندہ بیجا کرے گل چاک گریباں ہو جائے
بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است | سجدہ گاہِ ملک و روضۂ شاہنشاہ است
ہمہ تن قطب ہمیں افلاک نہ کھائیں چکر | موج دریا نہ بڑھے نوح کا طوفاں ہو اگر
پاؤں پھولوں پہ ادب سے نہ رکھے بادِ سحر | گرچہ ایں بارگہ رحمت عام است مگر
بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است | سجدہ گاہِ ملک و روضۂ شاہنشاہ است

اب کہ اس شہر مینو بھر میں داخل ہو لیا ان ضروریات و حوائج سے جن کا لگاؤ باعث تشویش خاطر و پریشانی قلب ہو بسرعت تمام فراغ پاکر پہلا کام یہ کرے کہ آستانہ والا کی طرف بنہایت خشوع و خضوع اپنی خوبی بخت پر ناز کرتا اور وفور شوق میں خون روتا متوجہ ہو اگر رونا نہ آئے رونے کا منہ بنائے اور دل کو بزور رونے پہ لائے کہ انشاء اللہ اس کی مداومت بھی باعث التہاب شوق و حصول گریۂ بے تکلف ہے اور اپنی سختی دل سے رسول اللہ

marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف التجاء لائے عجب کیا کہ وہ جان مسیح جن کی ایک نظر مہر تمام امراض قلبی و قالبی سے شفاء ہے نگاہ لطف فرمائیں اور اس کے دلِ مردہ کو جلائیں اے عزیز اگر آئینۂ دل خیال غیر کے رنگ سے پاک ہے تو جو مہ پارہ برج تصور میں جلوہ گر ہے آشکارا و عیاں اس کا جمال دیکھ لے گا ورنہ نصیبہ تیرا بھی زیارت در و دیوار ہے و بس وہ نور پاک تو اس درجہ ظاہر ہے کہ ہزار آفتاب اس کی ادنیٰ تجلا میں محو ہو جائیں تیری خفاش منشی تیرے لیے پردہ و حائل ہو رہی ہے ؎

او را بچشم پاک تواں دید چوں ہلال
ہر دیدہ جائے منظر آں ماہ پارہ نیست

جب در مسجد پہ حاضر ہو صلاۃ وسلام عرض کر کے قدرے توقف کرے گویا سرکار سے اذن حضوری طلب کرتا ہے پھر دہنا پاؤں پہلے رکھتا دعائے ماثور پڑھتا نہایت خشوع و خضوع و ادب و اجلال و ہیبت و وقار کے ساتھ اس بقعۂ پاک میں داخل ہو اور اس وقت تمام ہمت اپنی جانب تعظیم و ادب مشغول کرے اور قلب و جوارح کو خیال غیر و حرکات عبث سے باز رکھے مسجد اقدس کی آرائش و زینت ظاہری کی طرف نگاہ نہ کرے اور اگر کوئی شخص ایسا سامنے آئے جس سے سلام و کلام ضروری ہو حتی الوسع اُمن کر جائے اور نہ بن پڑے تو قدر ضرورت سے تجاوز نہ کرے اور اس وقت بھی زبان و چشم اس کے ساتھ مشغول ہوں اور گوشہائے قلب یکسر خالی تاکہ رجال لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کا مصداق ہو اور یقین جانے کہ یہ اس عظمت والے تاجدار کا دربار عرش وقار ہے جسے اس کے مالک و مولیٰ نے تمام عالم کا فرماں روا بنایا اور اقلیم فرش سے کشور عرش

marfat.com

تک سکہ و خطبہ اس کے نام نامی کا جاری فرمایا اس کے ادب و اجلال کو اپنی تعظیم سے مقرون اور اس کے حضور آواز بلند کرنے کو حبط عمل کا موجب قرار دیا اے عزیز اس مقام عظیم میں کہ پورا پورا آئینہ ہے یوم یقوم الناس لرب العٰلمین ٥ کا سب سے زیادہ کام کی بات جو استغراق و حضور و نور و سرور و وقار و ہیبت اور خیال غیر سے غفلت کی مثمر ہو تصور حضور اقدس کی حیات کا ہے چشم یقین کو سرمۂ ایمان سے روشن کر اور یقین جان کہ وہ جناب مزار اعطر و انور میں بحیات حقیقی دنیاوی ظاہری ویسے ہی زندہ ہیں جیسے قبل از طریان وفات تھے موت ان کی فقط تصدیق وعدہ انک میت کے لیے ایک امر آنی تھی اور انتقال ان کا صرف نظر عوام سے چھپ جانا بلکہ اب حیات اور تمام کمالی صفات مثل علم و سمع و بصر و قدرت و تدبیر و تصرف و اختیار کار و بار عالم سے پہلے اکمل و اوفر ہیں کہ کمالات والا یوماً فیوماً ترقی پہ ہیں قال اللہ و تعالیٰ و للاٰخرۃ خیر لک من الاولیٰ عالم غیب سے روزی دیئے جاتے ہیں اور بطریق تلذذ و تنعم نماز و عبادت الٰہی میں مشغول ہیں کہ ارشاد فرماتے ہیں وجعلت قرۃ عینی فی الصلاۃ روضۂ انور سے جہاں چاہتے ہیں تشریف لے جاتے ہیں نظم و نسق عالم انھیں تفویض ہوا ہے تمام احکام ان کی رائے پر نافذ ہوتے ہیں امت کے روز نامچے روزانہ حضور میں پیش ہوتے ہیں سب کارنامے عرض اقدس تک پہنچائے جاتے ہیں ہر وقت ہمارے لیے دعا و استغفار میں مشغول ہیں تابہ قیامت امتی امتی پکارے رہیں گے جو سلام عرض کرتا ہے جواب سے مشرف فرماتے ہیں اور اعتقاد کرے میں اس جناب کے پیش نظر ہوں حال میرا دیکھ رہے ہیں اور گفتگو میری

marfat.com

سنئے کہ امام علامہ عاشق المصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت احمد بن محمد خطیب قسطلانی قدس اللہ سرہ العزیز و افاض علینا من برکاتہ مواہب شریف میں ارشاد فرماتے ہیں حضور اس کی نیات و خطرات سے آگاہ ہیں اور جو خیال دل میں گزرتا ہے اس پر مطلع و ہو الحق الناصع الذی لا مرتبہ فیہ اب علماء کو اختلاف ہے کہ بعد دخول اس مکان جنت نشان کے پہلا کام زیارت حضور سید الانام علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام ہے یا نماز تحیۃ المسجد جمہور علماء تقدیم نماز کے قائل ہیں لیکن اگر طالب صادق و محب وائق کا دل اس دیر کو کسی طرح گوارا نہیں کرتے اور جذبۂ اشتیاق اسے کشاں کشاں کھینچے جاتا ہے تو بسم اللہ مانع کون ہے آنکھوں سے آئے اور اپنی وہ اصل مراد جس کے لیے گھر بار یار و دیار سے منہ موڑ کر دشت ہائے پرخار و جبال دشوار گزار قدم شوق سے پائے کوہاں قطع کرتا آیا ہے پائے اگر کوئی ترک مستحب کی وجہ پوچھے گا بیقراری و پروانہ واری اس دل سوختہ جاں باختہ کی خود جواب دے لے گی ورنہ مصلائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جہاں اب وسط مسجد میں محراب بنی ہے اور وہاں میسر نہ آئے تو حتی الوسع اسکے نزدیک دو رکعت نفل بہ نیت تحیۃ المسجد نہایت تخفیف و اختصار میں صرف سورۂ کافرون و اخلاص کے ساتھ ادا کرے مگر نہ ایسی حذف وکمی جس میں مراعات و واجبات و سنن فوت ہو جائے کہ اگرچہ عجلت بدرجہ غائت مطلوب ہے مگر خود صاحب سنن کے حضور ترک سنن کس درجہ معیوب ہے اور جماعت قائم ہو تو شریک ہو جائے کہ اسیں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائے گی بعدہ اس رب بیمثال نوال ذوالجلال تعالیٰ کے لیے سجدۂ شکرانہ میں گرے جس نے اس ذرہ بیقدار کو محض اپنی قدرت کاملہ سے اپنے ذروۂ علیا پر پہنچایا جہاں آفتاب پرتو خاک کا نام ہے اور ماہتاب تجلیات نہیش پا افتادہ

marfat.com

کا داعی غلام اور بتوسل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم جناب الٰہی میں دعا کرے کہ حسن ادب و تمام وقار و عز قبول روزی ہو مجھ بندہ ناتواں کی مجال نہیں کہ تیرے حبیب کی شان رفیع کے لائق جو تعظیم اس کے لاکھ حصوں سے ایک پارہ بجا لا سکے مگر یہ کہ انھیں کی رحمت تیرے حضور میری شفاعت کرے اور تقصیرات پر قلم عفو پھیرے تو نے بتایا تو میں نے ارادہ کیا اور تو ہی لایا تو یہاں تک پہنچا اب یہ بھی تیرا ہی کام ہے کہ قلب پر افاضۂ ادب و اجلال فرمائے اور میرے ظاہر و باطن کو ناشائستہ و ناپائستہ سے محفوظ رکھے جب ان سب مہمات سے فارغ ہوا تو اب وقت وہ آیا کہ منہ اس کا مثل دل کے اس قبۂ پاک کی طرف ہو گیا جو اللہ جل جلالہ کے محبوب عظیم الشان رفیع المکان کی آرام گاہ اور ایسے بادشاہ عزبا پناہ کی بارگاہ والا جاہ ہے الا اے مشتاق بیقرار مہجور دل فگار ہشیار خبردار کہ یہی وقت امتحان ہے اور آزمائش گاہ مردان ہے

بر کفے جام شریعت بر کفے سندان عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

ہاں یہ وہی مقام ہے جسکے لیے دور سے تجھے آداب سکھاتے لائے ہیں حوم و تیقظ کے عروۂ وثقی کو مضبوط تھام لے اور گردن جھکائے آنکھیں نیچی کیے لرزتا کانپتا بید کی طرح تھرتھراتا اپنی تر دامنی کے عرق شرم میں سراپا ڈوبا قدم بڑھا ہاں اے سرگشتۂ وادی شوق و بیہ مست بادۂ ذوق ہشیار خبردار نادیدہ چلنا اور پاؤں سنبھل کر رکھنا کہ یہاں راہ دم تیغ ہے اور ادنٰی لغزش پا میں ایمان کا حزر مانا کہ نائرۂ اشتیاق تیرے دل غم دیدۂ فراق میں آتش فگن ہے اور آج کوچۂ محبوب کی نرم نرم ہوائیں اس

marfat.com

پہ دامن زن اپنے تلوثات و تکدرات اور اس بارگاہ عرش اشتباہ کی عظمت و طہارت کے مراقبہ سے دریائے اشک ندامت کو جوش میں لا اور اس آتش دل و جگر سوز کو سرکشی سے بچا ؎

حافظا علم و ادب ورزکہ در حضرت شاہ
ہرکہ رانیست ادب لائق قربت نبود

خضوع و وقار و تذلل و انکسار کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کر اور سوا سجدہ و عبادت کے جو بات ادب و اجلال میں ادخل و اکمل ہو حتی الامکان بجا لا حضور والا کی جانب بائیں یعنی مشرق کی طرف آ کہ وہ جناب مزار پر انوار میں رو بقبلہ جلوہ نما ہیں جب تو اس سمت سے حاضر ہو گا۔ اس تاجدار عرش وقار کی نگاہ بیکس پناہ تیری طرف ہو گی اور یہ امر تجھے دو جہان میں بس ہے پھر زیر قندیل میخ سیمیں کے محاذی جو دیوار حجرہ مقدسہ میں چہرۂ انور کے مقابل مرکوز ہے پہنچ کر پشت بقبلہ دست بستہ مثل نماز کھڑا ہو کتب معتمدہ میں اس معنی کی تصریح ہے اور زنہار شباک اقدس کے بوسۂ و مس سے دور رہ کہ خلاف ادب ہے ہاں اگر غلبہ حال و استیلائے شوق باعث ہو کیا مضائقہ ع

کہ سلطان نگیرد خراج از خراب

شیخ محقق فرماتے ہیں یہی مفتی بہ و مختار ہے مگر اس کے لیے تنہائی زیادہ سزاوار ہے۔ اب کہ تجھے یہ دولت بے نہایت حاصل ہوئی سلطنت ہفت کشور اس پر قربان کر اور ہیبت و وقار کے ساتھ مجرا و تسلیم میں مشغول ہو باآواز حزیں وصوت درد آگیں و دل شرمناک و جگر چاک چاک

معتدل آواز سے نہ بہت نرم و پست نہ نہایت سمت و بلند عرض کر السلام

علیک ایها النبی الکریم و رحمة الله و برکاته السلام علیک یا رسول الله
السلام علیک یا حبیب الله السلام علیک یا خلیل الله السلام علیک
یا خیر خلق الله السلام علیک یا صفوة الله السلام علیک یا خیرة الله السلام
علیک یا سید المرسلین السلام علیک یا امام المتقین السلام
علیک یا من ارسله الله رحمة للعلمین ۔ السلام علیک یا مبشر المحسنین السلام
علیک یا شفیع المذنبین السلام علیک یا خاتم النبیین السلام علیک یا سر الله
المخزون السلام علیک یا در الله المکنون السلام علیک یا سرور القلب المحزون
السلام علیک و علی جمیع الانبیاء و المرسلین و الملئکة المقربین السلام علیک
و علی آلک و اهل بیتک و اصحٰبک اجمعین ۔ و سائر عباد الله الصٰلحین
جزاک الله عنا افضل و اکمل ما جزی به رسولا عن امته و نبیا عن قومه
و صلی الله و سلم علیک ازکی و اعلی و انمی صلاة صلاها علی احد من خلقه
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشهد انک عبده و رسوله
و خیرته من خلقه و اشهد انک بلغت الرسالة و ادیت الامانة و نصحت
الامة و اقمت الحجة و جاهدت فی الله حق جهاده و عبدت ربک حتی اتاک
الیقین و صلاة الله و ملئکته و جمیع خلقه و علیک یا رسول الله اللهم اته الوسیلة
و الفضیلة و الدرجة العالیة الرفیعة و ابعثه مقاما محمودا الذی وعدته و اعطه المنزل
المقعد المقرب عندک و نهایة ما ینبغی ان یساله السائلون ربنا امنا بما انزلت
و اتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشٰهدین امنت بالله و ملئکته و کتبه و رسله و الیوم
الاخر و القدر خیره و شره اللهم فثبتنا علی ذلک و لا تردنا علی اعقابنا ربنا
لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا و هب لنا من لدنک رحمة ۔ انک انت الوهاب
ربنا اتنا من لدنک رحمة و هیئ لنا من امرنا رشدا ○ ربنا اغفر لنا و لاخواننا

marfat.com

الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا ط رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ ٥ بعدہ فرصت غنیمت جان اور زبان عرض بلحاظ آداب ظاہر و باطن کھول اور جو کہنا ہے کہ یہ وہ بارگاہ نہیں جس سے کوئی محروم جائے ؎

حاشاہ ان یحرم الراجی مکارمہ
او یرجع الجار منہ غیر محترم

پس باعتقاد اس کے کہ سوا حق جل و علا کے کوئی قادر مطلق و مالک عالم معطی و مانع و ضار و نافع نہیں اور اگر بفرض محال تمام اولین و آخرین جن و انس ارواح و ملکہ چھوٹے اور بڑے تمام عالم ایک ذرہ کو اس کی جگہ سے حرکت دینے پر اکٹھے ہو جائیں اور بیکبار اس پر زور آزمائی کریں اور اسی کیفیت سے لاکھ برس گزر جائیں اور ان کی قوتیں یوماً فیوماً ترقی پر ہوں یہاں تک کہ ہر ایک ان میں سے ہفت طبق زمین ایک ہاتھ پر اٹھا لے مگر ارادۂ الٰہیہ اس ذرہ کا تحرک نہ چاہے ہر گز ہر گز ممکن نہیں کہ ادنیٰ جنبش دے سکیں آخر کہ نقش با نقاش چوں نیرد کند مخلوق کے علم و قدرت و سمع بصر کو اس کے صفات کاملہ سے کوئی نسبت نہیں یہ حادث وہ قدیم یہ فانی وہ باقی یہ ناقص وہ کامل یہ اس کی عطائیں اس کی مخلوق اس کے قبضۂ اقتدار میں اور وہ پاک موصوف کی پاک صفتیں تمام شوائب نقص و شیون شین سے منزہ بلکہ ان کے حضور صفات مخلوق کا نام زبان پہ لانا وجود و عدم میں نسبت دینا ہے اشتراک یہاں مجرد اسمی اور تناسب مفاہیم صرف وہمی کمالات وجود پر متفرع ہیں اور وجود اس کی ذات پاک سے خاص باقی جو کچھ ہے اگر اس کے انتساب سے قطع نظر کی جاوے محض ہالک ولا شئے ہے آنکھوں پہ جو کچھ پردے پڑے ہیں کہ

marfat.com

عالم آباد نظر آتا ہے اگر سرمۂ توحید لگا کر دیکھئے تو بالکل سنسان لق و دق بیابان ہو کا عالم یعنی ہو ہے اور ہو کے سوا سب ہے نہیں ہیں باایں ہمہ اس قادر مطلق جل جلالہ نے اپنی حکمت کاملہ کے مطابق عالم ایجاد کیا اور انہیں مختلف رنگوں میں رنگا کوئی مجبور و بے علم محض ہے کسی پر اپنے علم و قدرت کا پرتو ڈالا گو ہم نہ جانیں کہ وجود کیا ہے اور نہیں کو ہم ہے کیونکر کہتے ہیں بلکہ جب ہم خود ہی نہیں تو ہم کہنے والا کون ہے اور یہ کیا فارق ہے جو ہم میں اور پتھر میں رکھا گیا اور ہماری طبیعتیں ان صفات طیبہ کا پرتو کیونکر ہوئیں اتنا جانتے ہیں کہ ع ل م ق در میں شرکت ہے آگے خدا جانتے اور ان میں بھی باہم کمی و زیادتی کا فرق رکھا بچہ سوا میں اور ماں کے کچھ نہیں جانتا اور بجز چند باتوں کے کچھ قدرت نہیں رکھتا پھر جب بڑھتا جاتا ہے اس کے علم و قدرت روز افزوں ہوتے ہیں پھر ان میں سے ایک فرقہ کو بے سابقہ خدمت بمحض عنایت اپنے اولیاؔ اور اپنے محبوب قرار دیا اور ان کے علوم کو وہ وسعت دی کہ ہفت آسمان اس کے حضور آئینۂ تصویر ہیں اور قدرت کو وہ ترقی بخشی کہ اچلے موتی و ابرا ابرص و اکمہ کرتے ہیں مغیبات پر پر اطلاع پاتے ہیں نہ اس طرح کہ وہ محض آلام بے استعمال آلات ہو کہ ان کی طرف اسے بنظر ظاہر بھی اضافت نہ کر سکیں بلکہ جیسے ہمیں ادراک مبصرات کے لیے آنکھ عطا فرمائی اور اس میں قوت باصرہ رکھی کہ بعد ارتفاع موانع و اجتماع شرائط جو چیز سامنے آئی ہم نے جب چاہا آنکھ کھولی اور دیکھ لی اسی طرح انہیں ادراک مغیبات کے لیے ایک آلہ عطا فرمایا اور اس کے استعمال پر قدرت بخشی اور ان سب میں ایک ذات پاک کو سب کا سرتاج بنایا اور اسے اپنے نفس کریم کے لیے چن لیا اور واسطۂ ایجاد عالم ٹھہرایا کہ جو کچھ بنایا انکے

marfat.com

لیے بنایا اگر وہ نہ ہوتا کچھ نہ ہوتا اور جبکہ وہ مقصود اصلی و منظور خاص تھا اس پر اپنی ذات و تمام صفات کا پورا پورا پرتو ڈالا ماکان و مایکون سے اسے آگاہ کیا تمام علوم اولین و آخرین اور ہزاروں زیادات خاصہ کا جامع فرمایا دنیا کے موجود و مستقبل کو اس کے پیش نظر کر دیا کہ وہ ایک آن میں قیامت تک کی کائنات یوں دیکھ رہا ہے۔ جیسے اپنی ہتھیلی۔ سمع کو وہ قوت دی کہ پانچ سو برس کی راہ اور یہاں کی آواز دونوں یکساں ہیں بالجملہ اسے اپنا آئینہ بنانے کے لیے صیقل رحمت سے وہ جلائیں بخشیں جن سے ما فوق بر گز متصور نہیں جو کمال خزانۂ قدرت میں تھا اس پر ختم کر دیا یہاں تک کہ اسے اپنی کل مملکت کا دولہا بنایا اور اولین و آخرین کو اس کے تجمل و اظہار شوکت کے لیے اس کا براتی ٹھہرایا اور جس طرح عالم اپنی ابتدا میں بارادۂ الٰہیہ اسی کا محتاج تھا کہ وہ نہ ہوتا تو کوئی خلقت وجود نہ پاتا تو نہایت مناسب ہوا کہ بقا میں بھی اسی کا دست نگر رہے لہٰذا کنجیاں کاروبار عالم کی اس کے ہاتھ میں رکھیں اور اپنی خلافت تامہ و نیابت مطلقہ عطا کی تصرف اس کا عالم علوی و سفلی میں جاری کیا نظم و نسق جہان اس کی رائے پر چھوڑ دیا قوت کن فکان اس کے لبوں میں ودیعت رکھی جسے جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں چھین لیں آسمان و زمین تابع فرمان فرش تا عرش زیر نگیں تمام ذرات کون و مکان میں حکم جاری مخلوق میں نہ ان کے سوا کوئی حاکم نہ وہ کسی کے محکوم قضائے الٰہی ان کی رضا جو اور تقدیر ازلی حکم سے ہم پہلو جو یہ چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے اور پر ظاہر کہ نائب سلطانی جو تقسیم خزائن و تدبیر و مہمات پر بادشاہ کی طرف سے مقرر ہو گدایان بینوا اگر اسے نائب و ماذون سمجھ کر اس

marfat.com

کے حضور دست تمنا دراز کریں تو انہوں نے اس نائب کو بادشاہ کا ہمسر نہ سمجھا بلکہ درحقیقت بادشاہ ہی کے سامنے ہاتھ پھیلایا اور اس کی مرضی کے مطابق کام کیا کہ اگر وہ رعایا کو اس کا دست نگر کرنا نہ چاہتا اسے نائب و ماذون نہ بناتا ہاں اے زائر تو سمجھا کہ وہ ذات پاک مشرف بہ لولاک جس کے ادنیٰ وصف میں یہ کلام جاری ہوا تھا کون ہے ہاں وہ یہی بادشاہ عرش پائگاہ ہیں جن کا نام نامی ابوالقاسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جن کے دربار دُربار ہیں تو رجس وقت باریاب ہے جن کے حضور تو دست بستہ سرافگندہ حاضر ہے جن کے دریار فیض سے کوئی پیاسا نہیں جاتا جن کے بحر جود کا کنارہ نظر نہیں آتا جنھیں دو جہان کی بیکس پناہی ہے جن کا حکم از ماہ تا بماہی ہے جو ایک نظر لطف میں شاہی کونین عطا فرمائیں ادنیٰ نگاہ کرم سے زمین کو آسمان بنا دیں تو مریض جاں بلب وہ جان مسیحا تو فقیر بینوا وہ کان جود و عطا مانگنے والا چاہیئے پھر بخدا یہ نہیں کہنا نہیں جانتے ہاں اعتقاد و ایمان امور مذکورہ پر درست کر اور ان کا دامن رحمت دست الحاح سے تھام اور بآواز نرم و حزیں عرض کر اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اسئلک الشفاعۃ یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ؎

یا صاحب القبر الکریم الاطیب	یا منتہیٰ املی و غایۃ مطلبی ،
یا من بہ فی النائبات توسلی	والیہ من کل الحوادث مہزلی
یا من یرجیہ لکشف عظیمۃ	ولحل عقد ملتو متصعب
یا من یجود علی الوجود بانعم	خضر تعم عموم صوب الصیب
یا غوث من فی الخافقین وغیثہم	وربیعہم فی کل عام مجدب
یا رحمۃ الدنیا وعصمۃ اہلہا	وامان کل مشرق ومغرب

marfat.com

یا من یؤمل منه کل کرامة	ونلوذ فی حرم الجناب الاغلب
یا من نناديه فیسمعنا علیٰ	بعد المسافة سمع اقرب اقرب
یا من هو البر التقی المنتقیٰ	سر السرارة طیب من طیب
یا سیدی انی رجوتک ناصراً	من جور نفس ضل منها مهربی
فاقل عثار عبیدک الداعی الذی	یرجوک اذ راجیک غیر مخیب
واکتب له والدیه براءة	من حر نار جهنم المتلهب
واقمع بجولک باغضیه وکل من	یوذیه من متمرد متعصب
واشفع له ولمن یلیه وقم بهم	فی کل حال یا شفیع المذنب
وعلیک صلی ذوالجلال اتم ما	صلے وسلم یا رفیع المنصب
وعلیٰ صحابتک الکرام وآلک آل	اعلام اهل الفضل کل الاخاء
رسول الله ضاق بی الفضاء	وجل الخطب وانقطع الاخاء
رسول الله فضلک لیس یحصی	ولیس لقدرک السامی انتهاء
مقامک تقصر الاملاک عنه	وفضلک لم تنله الانبیاءَ
وکم لک فی العلی من معجزات	ورایات بها سبق القضاءَ
اذا انتسبوا المکارم والمعالی	فانت لها تمام وابتداءَ
اذا الفخر انتهی شرفا فحاشی	وکلا ما لفخرک انتهاء
ومن یحصی مکارمک اللواتی	لهافی کل مرتبة سناء
اجب یا نور طیبة صوت عبد	اسیر الذنب فیه لک الولاء
تدارکنی بجاهک من ذنوبی	واوزار نضیق بها الفضاء
وکن لی ملجاء فی کل حال	فلیس الیٰ سواک لی النجاء
فان اکثر تمنا دنیا واخری	فلیس البحر تنقصه الجاری

marfat.com

بکاء الغریب بفقد الدار والجار ان الغریب غزیر دمعہ الجاری
یا منقذ الخلق من نار الجحیم وہم علیٰ شفا جرف ہار بنہار
یا عدتی یا رجائی فی النوایب یا عزی وکنزی ویسری لعد اعساری
ارجو بفضلک فی الدارین مرحمۃ وفی الاقامۃ بین الدار والعم
یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ سواک عند حلول الحادث العمم
ولن یضیق رسول اللہ جاہک بی اذا الکریم تجلی باسم منتقم
فان من جودک الدنیا وضرتہا ومن علومک علم اللوح والقلم
ومن تکن برسول اللہ نصرتہ ان تلقہ الاسد فی اجامہا تجم
یا خیر من دفنت فی الترب اعظمہ تطاب من طیبہن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ فیہ العفاف وفیہ الجود والمتمل
الیک رسول اللہ اشکو نوائبا من الدہر لا یقوی لہا التحمل
وانی لا رجو انہا بک تنجلی فانک لے جاہ وحسن وجدیر
نبی الہدیٰ عنانت بی الحال فی الورے وانی لما املت نیک جدیر
فسل خالقی تفریج کربے فانہ علیٰ کشفہ دون انام نصیری
ایدرکنی ہم وانت ظہیری اظلم فی الدنیا وانت نصیری
فعار علی حامی الحمی وہو قادر اذا ضاع فی البید اعقال بعیر

ابیات

یا رسول اللہ بدرگاہت پناہ آوردہ ام ہمچو کاہے عاجزم کوہ گناہ آوردہ ام
یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام بر درت ایں بار با پشت دوتا آوردہ ام
دیو رہزن در کمیں نفس و ہوا اعدائے دیں ہم در سایۂ لطفت پناہ آوردہ ام

marfat.com

آں نبی گویم کہ بودم سالہائے در کوے تو — ہستم آں گمرہ کہ اکنوں بر رہ آوردہ ام
گرچہ روئے معذرت نگذاشت گستاخی مرا — کردہ گستاخی زبان عذر خواہ آوردہ ام
چشم رحمت برکشا موئے سفید من نگر — گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام
غیر تو ملجا او ما نیست کس را در جہاں — لطف کن یا سیدی حال تباہ آوردہ ام
در تمنا ایں بس کہ بعد از مدتے دور و دراز — بر حریم آستانت می نہم روئے نیاز
یا رسول اللہ نمی گویم کہ مہمان تو ام — یا فقیر ریزہ خوار طعمۂ خوان تو ام
بر لب افتادہ زباں گرگیں سگے ام تشنہ لب — آرزو مندئے از بحر احسان تو ام
مسند عزت نہم بر صدر ایوان قبول — گر نیاید ننگ روا ز دست زبان تو ام
دفترے دارم سیاہ از معصیت بیچارہ من — گر شفاعت نامۂ ناید ز دیوان تو ام

ابیات

یا نبی اللہ السلام علیک — انما الفوز و الفلاح لدیک
بسلام آمدم جوابم دہ — مرہمے بر دلم خرابم نہ
بس بود جاہ و احترام مرا — یک علیک از تو صد سلام مرا
خواہم از شوق دست بوس تو مرد — دست بیرون کن از یمانی برد
مہر روئے تو ہوش برد از من — تیمار دے خود ز برد یمن
چوں توئی دیدہ در باغ بلاغ — ہمچو نرگس ز سرمۂ ما زاغ
سوئم افگن ز مرحمت نظری — باز کن بر رخم ز لطف دری
مہر بکشا ز حقۂ یاقوت — روح را کام بخش و دل را قوت
زاری من شنو تکلم کن — گریۂ من نگر تبسم کن

marfat.com

تلخ شد کام من زبخت نژند — ساز شیریں زلعل شکر خند
لب بجنباں پئے شفاعت من — منگر در گناہ طاعت من
گر زفتم طریق سنت تو — ہستم از عاصیان امت تو
ماندہ ام زیر بار عصیاں پست — افتم از پا گرم نگیری دست
رحم کن بر من و فقیری من — دست دہ مہر دست گیری من
خود بدست تو کے رسد دستم — اینقدر بس کہ در رہت پستم
پست بودن براہ تو خوشتر — کز بلندی بعرش سودن سر

رباعی

می آیم و می آورم از بار گہے — پیغام حرم بجترم با دستے
مضمون رسالت آں کہ برما شماست — عفو گنہے شفاعت رو سیاہے

آفتاب اندر بدخشاں لعل سازد سنگ را — غیر خاموشی چہ گوید لعل شکر آفتاب

عزیزا الحذر الحذر ہرگز ہرگز یہ خطرہ دل میں نہ لانا کہ میری بات یہاں کیا سنی جائے گی یا میں کس قابل ہوں کہ جو ایسی بارگاہ میں عرض حال کروں وائے نادانی اگر ایسا خیال کیا تو تیرا حال کس قدر مشابہ ہے اس مریض نادان سے جو طبیب کے یہاں جائے اور مایوسی ظاہر کرے کہ میں تو بیمار ہوں طبیب میرے حال پر کیا التفات کرے گا اے بیخبر وطبیب تو اسی لیے ہے کہ بیماروں کی دلجوئی و چارہ سازی کرے پھر یہ بیجا ہراس اور بعلت علالت اس کی توجہ وعنایت سے یاس محرومی و بدبختی نہیں تو کیا ہے عیاذا باللہ منہ ؎

عصیت فقالوا کیف تلقی محمدا — و وجھک اثواب المعاصی مبرقع

marfat.com

عسی اللہ من اجل الحبیب وقربہ   یدارکنی بالعفوا والعفو وسع

جان برادر یہ بارگاہ اس بادشاہ رأفت پناہ کی ہے جسے اس کے پروردگار و مولیٰ جل جلالہ نے خطاب رحمۃ للعلمین دیا اور تاج شفاعت مذنبین اس کے سر انور پر رکھا واعجبا دعا یہاں مقبول نہ ہوئی تو کہاں ہوگی اور گناہ یہاں عفو نہ ہوئے تو کہاں بخشے جائیں گے مگر ہاں سر رشتہ ادب ہاتھ سے نہ دینا ضرور ہے عرض مطلب میں کلمات استعطاف جو موجب جوش رحمت ہیں مناسب تر لیکن کوئی ایسا لفظ نہ ہو جس سے ناز و دلال ٹپکے یا اپنے مقرب بارگاہ ہونے پر دلالت کرے کہ یہ سوء ادب ہے پھر اگر کسی نے سلام عرض کی وصیت کر دی تھی بجا لائے کہ بعد قبول خلف وعدہ ہے پھر ایک گز شرعی اپنے دہنے ہاتھ یعنی مشرق کی جانب ہٹ کر مقابل چہرہ انور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کھڑا ہو کر عرض کرے السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ السلام علیک یا صفی رسول اللہ السلام علیک یا صاحب رسول اللہ السلام علیک یا وزیر رسول اللہ السلام علیک یا ثانی رسول اللہ فی الغار ورفیقہ فی الاسفار وامینہ علی الاسرار و نجیہ باللیل والنہار و جاعل نفسہ جنۃ لہ من الاشرار السلام علیک یا علم المھاجرین والانصار السلام علیک یا عتیق اللہ من النار السلام علیک یا افضل الصحابۃ الاخیار السلام علیک یا ابابکر الصدیق الصفی المختار السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جزاک اللہ عن رسولہ وعن الاسلام واھلہ خیرا لجزاء ورضی اللہ عنک احسن الرضا پھر اسی قدر ہٹ کر روبروئے جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ قیام کر کے کہے السلام علیک یا امیر المومنین عمر الفاروق السلام علیک یا متمم الاربعین السلام علیک یا من استجاب اللہ فیہ دعوۃ خاتم النبیین السلام علیک من اظہر اللہ بہ الدین السلام علیک یا من اعز اللہ بہ الاسلام والمسلمین

marfat.com

السلام علیک یا سیف اللہ المسلول علی الکفار و المنفقین السلام علیک یا من ضربت من ظلہ الشیاطین السلام علیک یا من نطق بالصواب و وافق قولہ محکم الکتاب السلام علیک یا من عاش حمید او خرج من الدنیا شہیدا جزاک اللہ عن نبیہ و خلیفۃ و امتہ خیراً السلام علیک ورحمۃ اللہ و برکاتہ پھر قدرے نصف گز شرقی کے لوٹ آئے اور صدیق و فاروق کے درمیان کھڑا ہو کر عرض کرے السلام علیکما یا صاحبی رسول اللہ السلام علیکما یا خلیفتی رسول اللہ السلام علیکما یا وزیری رسول اللہ السلام علیکما یا ضجیعی رسول اللہ السلام علیکما یا معینی رسول اللہ فی الدین والقائمین بسنتہ فی امتہ حتی اتکما الیقین فجزاکما اللہ عن ذلک مرافقۃ فی جنۃ و ایانا معکما برحمتہ انہ ارحم الراحمین ٥ اے دین کے سردارو اور اے خدا کے پیارے کے پیارو اللہ تمہیں اسلام و اہل اسلام کی طرف سے نیک بدلہ دے ہم تمہارے سردار و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تم دونوں سروران اکرم و خلفائے اعظم کی زیارت کو حاضر ہوئے تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں اپنا وسیلہ کرتے ہیں تم ان کے حضور ہماری شفاعت کرو کہ وہ خدا کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں تاکہ اللہ ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ہماری سعی قبول فرمائے اور ہمیں سچے دین پر قائم رکھے اور اسی پر دنیا سے اٹھائے اور اپنے نبی کے گروہ میں ہمارا حشر کرے انہ کریم روف رحیم آمین پھر مواجہہ صاحب رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ میں حاضر ہو اور اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا بجا لائے اور حضور پر درود بھیجے اور دست برداشتہ جو چاہے اپنے اور اپنے والدین و مشائخ و اہل اقارب و کافہ مؤمنین کے لیے مانگے اور صلاۃ و سلام بدستور سابق عرض کر کے کہے الٰہی اپنے اس پیارے نبی کو بہتر اس کا دے جو انہوں نے اپنے لیے مانگا اور بہتر اس کا جو کسی نے ان کے لیے مانگا اور

marfat.com

بہتر اس کا جس یمک کسی مانگنے والے کا خیال نہ پہنچا اور بہتر اس کا جو تونے ہر چشم و گوش و خطرہ سے مخفی رکھا الٰہی انھیں ان کی امت میں وہ شفاعت کرامت کر جس پر سب اولین و آخرین رشک لے جائیں الٰہی انھیں ان کے اہلبیت و امت میں وہ عطا کر جس سے انکی آنکھیں ٹھنڈی ہوں الٰہی انکی آل و امت کو دنیا و آخرت میں وہ رفیع مرتبے بخش جو کسی نبی کی آل و امت کو نہ دیے ہوں الٰہی تو نے فرمایا تو ہم نے سنا اور تو نے بتایا تو ہم نے جانا اور تو نے اپنے اس نبی پر اپنی سچی کتاب اتاری اور اس میں فرمایا ولو انہم اذ ظلموا انفسہم الآیہ سوائے رب ہمارے اور اے رب محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اے ارحم الراحمین اے ذوالجلال والاکرام ہمنے تیری نافرمانیوں سے اپنی جانوں پر ظلم کیا اب تیرے نبی کے دربار میں حاضر ہوئے تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں۔ اے خدا کے پیارے رسول صلوات اللہ و سلامہ علیک صدقہ اپنی آل اطہر کا اور صدقہ اپنے اصحاب مطہر کا یا رسول اللہ صدقہ صدیق کی سپید داڑھی کا صدقہ فاروق کی چمکتی تلوار کا صدقہ عثمان کی نیچی نگاہ کا صدقہ علی کی قوت بازو کا صدقہ اپنے جگر پارہ بتول زہرا کی چادر عفت کا صدقہ حسن کی سیادت کا صدقہ حسین کے کفن خون آلود کا صدقہ اپنے بیٹے عبدالقادر جیلانی کا کہ ہماری مشکلیں لوجہ اللہ حل فرایئے بارگاہ الٰہی میں ہمارے لیے استغفار کیجئے کہ ہم وعدۂ الٰہیہ کی امید رکھتے ہیں اے رب ہمارے ہمیں آستانۂ حبیب سے محروم نہ پھیر الٰہی یہ تیرا حبیب ہے اور ہم تیرے بندے اور شیطان تیرا دشمن اے آسمان و زمین کے بادشاہ اے وسیع رحمت والے اے سریع مغفرت والے اگر تو ہمیں بخش دے گا اور یہ تیرے کرم سے کچھ دور نہیں تو تیرا محبوب خوش ہوگا اور تیرے بندے نجات پائیں گے اور تیرا دشمن غمگین ہو

marfat.com

گا اور اگر اے رب ہمارے تیری پناہ دوسری صورت ہوئی تو تیرا حبیب محزون ہو گا اور تیرے ضعیف و ناتوان بندے ہلاک ہو جائیں گے اور تیرا ملعون دشمن خوش ہو گا اے مولی ہمارے اے وہ جس کے در کے سوا ہمارا کہیں ٹھکانا نہیں تیرا کرم اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ تو اپنے پیارے کو غمناک اور بندوں کو ہلاک اور دشمن کو خوش کرے الٰہی عرب کرام کی عادت سنی جب ان میں کوئی سردار مرتا اس کی قبر پر بردے آزاد کرتے الٰہی یہ تیرا محبوب تمام عالم کا سردار ہے ہمیں اس کریم کی قبر کریم پر آزاد فرما الٰہی ہم تجھے اور تیرے رسول اور تیرے بندوں صدیق و فاروق اور ان ملٰئکہ کرام کو جو تیرے نبی کے روضہ منورہ کے گرد خدمت کے لیے اترتے ہیں گواہ کرتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ یہ تیرے پاس سے لائے سب حق ہے الٰہی ہم اپنے گناہوں اور تیری نعمتوں کا اقرار رکھتے ہیں ہمیں اپنی رحمت سے بخشدے اور ہم پر وہ احسان کر جو اپنے مقبول بندوں پر کیے کہ تو ہی ہے بڑا احسان والا اور تو ہی ہے غفور رحیم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ہ سبحن ربک رب العزۃ عما یصفون ہ وسلم علی المرسلین ہ والحمد للہ رب العٰلمین ہ پھر منبر اطہر کے قریب آئے اور دعا کرے پھر روضۂ مطہرہ میں یعنی جو جگہ مابین منبر انور و حجرہ منورہ کے ہے اور اُسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا آکر دو رکعت نفل پڑھے اور دعا کرے الٰہی تیرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کو ریاض جنت سے فرمایا اور تیری عادت کریمہ ہے کہ جسے جنت میں داخل کیا اسے پھر دوزخ نہیں بھیجتا اے رب میرے اب اپنے فضل و کرم سے آتش دوزخ پر

marfat.com

عطا کر دے آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔ **وصل بعض مسائل نافعہ و بغایت مفیدہ میں**

مسئلہ :۔ اس سواد جنت آباد کی مدت اقامت نہایت غنیمت جانے اور جہد کرے کہ کوئی نفس بیکار نہ جائے کیا معلوم پھر یہ دولت کب نصیب ہو مسجد انور سے سوا ضروریات کے کسی وقت باہر نہ جائے ہمیشہ با طہارت حاضر رہے مگر حاشا کہ وہاں دنیوی باتوں یا عبث کاموں میں اوقات ضائع کرے کہ یہ امور ہر مسجد میں ناپسند ہیں چہ جائیکہ کس کی مسجد اور کس کے پیش نگاہ تمام اوقات درود و نماز و قرآن و ذکر و دعا میں صرف کرے جلوس مسجد میں نیت اعتکاف رکھے اگرچہ روزہ نہ ہو اور جو روزہ نصیب ہو خصوصاً ایام گرم میں تو کیا کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مدینہ کی تکلیف و مشقت پر صبر کرے میں اس کا شفیع و گواہ ہوں ۔

مسئلہ :۔ ہر عمل صالح یہاں کا پچاس ہزار تک مضاعف ہوتا ہے لہٰذا شب بیداری وغیرہ حسنات ترک نہ کرے کھانے پینے کی تقلیل ہم مبحث وقوف میں بیان کر آئے قرآن محض نور ہے خصوصاً صاحب قرآن کے حضور اور نہ ہو تو ایک ایک ختم تو یہاں اور حطیم میں کر لے ۔

مسئلہ :۔ نظر حجرہ منورہ و قبۂ معطرہ کی طرف عبادت ہے جیسے کعبہ کی طرف لہٰذا اس کی تکثیر کرے اور جالب برکات و ماحی سیئات ہے مگر خشوع و خضوع و ادب و وقار کے ساتھ ۔

مسئلہ :۔ ہمارے نزدیک تکثیر زیارت خصوصاً آفاقی کے لیے مستحب ہے پنجگانہ نماز کے بعد حضور میں حاضر ہو کر بطریق مذکور عرض صلاۃ و سلام کیا کرے کہ تکثیر خیر کثیر ہے ۔

مسئلہ :۔ جب وہ عبارات و ادعیہ جو ہم ذکر کر آئے یاد نہ ہو سکیں چند

marfat.com

فقرات پر اختصار کرے اور اکبر واجبات سے ہے کہ تطویل اس وقت تک روا رکھے کہ ملال نہ آجائے فان اللہ لا یسام حتی تسامو۔

مسئلہ:۔ جب محاذات قبر کریم میں گزرے اگرچہ بیرون مسجد اگرچہ بیرون مدینہ جہاں سے قبۂ کریمہ نظر آئے بے وقوف کیے اور صلاۃ و سلام بھیجے ہرگز نہ گزرے کہ خلاف ادب ہے حضرت ابو حازم فرماتے ہیں مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا میں نے سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ارشاد فرماتے ہیں ابو حازم سے کہہ تو ہی ہے وہ جو میرے حضور گزرتا ہے مجھ سے اعراض کیے ہوئے اور کھڑے ہو کر مجھ پر سلام نہیں عرض کرتا اس روز سے ابو حازم نے کبھی ایسا نہ کیا۔

مسئلہ:۔ ترک جماعت تو ہر جگہ مذموم ہے مگر یہاں سخت محرومی عیاذاً باللہ منہ طبرانی کی حدیث میں وارد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس سے چالیس نمازیں با جماعت میری مسجد میں فوت نہ ہوں اس کے لیے آزادی لکھی جائے دوزخ سے اور آزادی لکھی جائے نفاق سے اور آزادی لکھی جائے عذاب سے۔

مسئلہ:۔ وقت دیوار مطہرہ کو مس نہ کرے اس سے نہ چمٹے گرد روضۂ انور طواف نہ کرے زمین نہ چومے پیٹھ مثل رکوع نہ جھکائے تعظیم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ان کی اطاعت میں ہے اور وہ جو بعض جہال سے صادر ہوتا ہے کہ حضور کو سجدہ کرنے لگتے ہیں حرام قطعی و باعث ناراضی جناب مسجود لہ ہے اور بنظر عبادت ہو تو کفر و شرک۔

مسئلہ:۔ قبر اطہر و اعطر کو ہرگز پیٹھ نہ کرے نماز میں نہ غیر نماز میں کہ خلاف ادب ہے بلکہ نماز اطراف ثلثہ باقیہ میں پڑھے اور

marfat.com

جانب سجدہ قبر کریم کا ہونا کچھ مضر نہیں کہ بیچ میں حائل ہے مگر نیت استقبال کعبہ کی ہو نہ توجہ قبر اقدس کی

مسئلہ:۔ جو زمین بعد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے سیدنا عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ پھر ان کے بعد امرا و سلاطین نے زائد کی مذہب مختار پر وہ فضل تضاعف صلاۃ وحصول برکات میں مسجد قدیم سے ملحق ہے مگر افضل یہ ہے کہ حتی الامکان مسجد قدیم کی تحری کرے کہ اس کے زیادت فضل میں شبہہ نہیں اور اختلاف علماء سے خروج بھی ہے۔

مسئلہ:۔ سب ستون اس مسجد پاک کے متبرک اور سب کے پاس نماز مستحب کہ آخر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نظر گاہ میں ہیں مگر بعض کو خصوصیت خاصہ حاصل وہاں استحباب صلاۃ تاکد پاتا ہے ان میں سے ایک ستون وہ ہے جو محراب معظم کے دہنی طرف مصلائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی علامت ہے ستون حنانہ اس کے آگے تھا دوسرا ستون ام المومنین عائشہ صدیقہ کہ امام اگر مصلائے شریف میں نماز پڑھے تو اس کے پیچھے کی صف میں جو ستون واقع ہوں ان میں منبر سے جانب مشرق تیسرا ستون ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چند روز اس کی طرف نماز پڑھی اس کے پاس دعا مقبول ہوتی ہے تیسرا اسطوانۂ توبہ اور وہ ستون عائشہ اور ستون ملاصق بدیوار حجرہ کے بیچ میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف نماز پڑھی اور وہاں اعتکاف فرمایا چوتھا اسطوان السریر کہ جالی شریف سے ملتصق ہے اسطوانہ توبہ سے مشرق کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس اعتکاف کیا۔ پانچواں ستون علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور وہ شمال کی طرف اسطوانہ توبہ کے پیچھے ہے جناب مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ یہاں نشست اور نماز پڑھتے چھٹا اسطوان الوفود کہ وہ اسی جانب اسطوانہ علی کے

marfat.com

پیچھے ہے اور اسطوانہ توبہ میں صرف بستون علی حائل ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور افاضل صحابہ یہاں رونق افروز ہوتے ۔ ساتواں اسطوان التہجد کہ بیت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پیچھے ہے ۔

مسئلہ واجبۃ الحفظ:۔ لوگوں کی عادت ہے کہ حرمین کریمین میں جو شمعیں جلائی جاتی ہیں ان کا موم چربی یا تیل یا بخور و طیب کا باقیماندہ یا تدرے وہ گلاب جو کہ کعبہ معظمہ کے لیے لایا جاتا ہے خدام کرام سے ہبتہً یا شراءً لے لیتے ہیں اور یہ حرام مطلق ہے اور لینے والے پر واجب کہ واپس کر دے ہاں اگر تبرک چاہے اپنے پاس سے بتی لاکر آستانہ پاک یا درکعبہ پر روشن کرے یا چراغ جلائے یا بخور سلگائے یا گلاب چھڑکے وہ واپس لے جائے اور خدام کو جائز نہیں کہ لوگوں کو اس کے واپس لے جاتے سے ممانعت کریں اسی طرح غلاف کعبہ کہ خدام سے خریدتے ہیں علماء فرماتے ہیں صرف اس صورت میں جائز ہے کہ بعد کہنگی سلطان اسے فقرا پر تقسیم کر دے خدام ہوں یا غیر ان کے پھر لوگ ان سے خرید لیں اور اگر ہنوز پرانا نہ ہوا یا جنہیں دیا گیا اغنیاء ہیں یا بے حکم سلطان لوگوں نے خود بانٹ لیا ہے تو ہرگز جائز نہیں کہ وہ لوگ اگرچہ نبی شبیہ ہوں اس کے مالک نہیں بلکہ اگر واقف غلاف غیر سلطان ہے تو حکم سلطان نصرہ اللہ بھی معتبر نہیں مثل سائر اوقاف شرط واقف کا اعتبار ہوگا ہکذا ذکروا فقیر کہتا ہے عفر اللہ لہ قاعدہ شرعیہ ہے کہ معروف مثل مشروط ہے تو عجب کیا کہ سوا کہنگی و فقر بائع کے اور شرط نہ ہو فافہم واللہ اعلم ۔

مسئلہ:۔ حسب استحسان علماء زیارت اہل بقیع و شہدائے احد و مسجد قبا و دیگر مساجد منسوبہ بہ حضور اصطفا صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا اگر

marfat.com

قصد ہو تو تفصیل ان کے مواقع اور ایام زیارت و ادعیہ وغیرہا کی کتب مطولہ سے دریافت کرے کہ وہاں بھی درحقیقت پرتو اسی آفتاب عالم تاب کا ہے صلے اللہ علیہ وسلم ورنہ حجرہ مطہرہ کے حضور حاضر رہنے کے برابر کیا دولت ہے علامہ ابن الحاج مدخل میں نقل کرتے ہیں حبیب عارف باللہ سیدنا ابن ابی جمرہ قدس اللہ سرہ العزیز مسجد اقدس میں حاضر ہوئے۔ سوا قعدۂ نماز کے ایک آن نہ بیٹھے اول حضور سے آخر روز رخصت تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور کھڑے رہے دل میں خیال گزرا بقیع رفیع کی زیارت کو چلیے پھر کہا کہاں جاؤں یہ اللہ کا دروازہ ہے سائلوں اور گداؤں اور شکستہ دلوں کے لیے کھلا ہوا آخر نہ گئے اور اسی خاک آستان سے دیدۂ ایمان کو منور کرتے رہے اللھم ارزقنا آمین اب نہ باقی رہا مگر بیان وداع یہ وہ روز مصیبت نہیں جس کو بیان کرتے کلیجہ منہ کو نہ آئے اور اس سے کیا پوچھنا ہے جس کے دل پر ابھی تازہ زخم ہے۔ آؤ ہم تم مل کر دعا کریں کہ اللہ پھر وہ دن دکھلائے کہ وہ آستان ہو اور یہ سر شوریدہ یارب توفیق ادب وعشق کامل عطا فرما آمین ؎

دلے از سنگ بباید بسر راہ وداع
کہ تحمل کند آں لحظہ کہ محمل برود

قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سوز دم درکش
حسن ایں قصہ عشق ست در دفتر نمی گنجد

تمت

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ لِفَاطِمَۃَ اَیُّ شَیْءٍ خَیْرٌ لِّلنِّسَاءِ
قَالَتْ لَا یَرَاہُنَّ الرِّجَالُ

(رواہ البزار)

پردہ

اس کتاب میں پردے کی حقیقت پر شرح و بسط کیساتھ روشنی ڈالی گئی ہے

مؤلفہ

حضرت مولانا ابوالبشیر محمد صالح نقشبندی چشتی قادری
رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ مہریہ رضویہ - جامع مسجد نور ڈسکہ
ضلع سیالکوٹ

marfat.com

حافظ عبدالوحید ربانی

حافظ عبد الوحید

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

تواریخ

حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مصنفہ

مجمع الفقہ والفتوی علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

احقر العباد محمد رفیق قادری رضوی

عفی عنہ

ناشر: مکتبہ مہریہ رضویہ برزد جامع مسجد نور شہر و سکہ ضلع سیالکوٹ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ

marfat.com

حیات الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

از

عمدۃ المفسرین۔ امام المحدثین

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

غزالی زماں رازی دوراں امام اہلسنت حضرت علامہ

الحاج سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

ملنے کا پتہ

مکتبہ مہریہ رضویہ

کالج روڈ۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

marfat.com

بیعت وخلافت اور سجادہ نشینی کے بیان میں لاجواب رسالہ

مسمّیٰ باسم تاریخی

نقاءُ السّلافۃ

فی احکام

۱۳۱۹ھ

البیعۃِ والخلافۃ

مُصنّفہ

امام اہلِ سُنّت، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین و ملت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ مہریہ رضویہ نزد جامع مسجد نور، ڈسکہ

marfat.com

نغمۂ محبوب (اوّل دوم)

فارسی، اردو اور پنجابی کے مشہور و معروف شاعروں کی بے نظیر نعتوں کا مجموعہ

ذکرِ محبوب

نغمۂ محبوب کی طرح اردو پنجابی کی مستند کیف آور نعتوں کا بے مثال مجموعہ

بیعت و خلافت

جو بیعت و خلافت کے احکام اور سجادہ نشینی سے متعلق اظہارِ خیال پر مشتمل امامِ اہلسنّت اعلیٰحضرت بریلوی کی لاجواب تصنیف ہے

الموت الاحمر علٰے کل انجس اکفر یعنی
عُلماءِ دیوبند کی مکاریاں

جسمیں مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفےٰ رضا خاں نوری علیہ الرحمۃ نے اکابر علماءِ دیوبند کے خطوط کے جوابات نہایت احسن طریق سے تحریر فرمائے ہیں۔

گلدستہ حافظ جھنڈا (مرحوم)

حمد و نعت، مناقب چہار یار، مناقب مشائخ آلو مہار شریف، مولود نامہ معراج نامہ، پیسے نامہ پر مشتمل مجموعہ

marfat.com

بیعت وخلافت اور سجادہ نشینی کے بیان میں لاجواب رسالہ

مسمّٰی باسمِ تاریخی

نَقَاءُ السُّلَافَۃ

فی احکام

۱۳۱۹ھ

اَلْبَیْعَۃِ وَالْخِلَافَۃ

مُصنّفہ

امامِ اہلِ سُنّت، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجددِ دین و مِلّت،
حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ مہریہ رضویہ، نزد جامع مسجد نُور، ڈسکہ